درود شریف کے دینی و دنیاوی
فوائد و برکات پر ایک بے مثال کتاب

جواہرِ دُرُود و سلام

- درود و سلام کے حیرت انگیز فضائل
- درود و سلام کے ضروری احکام و مسائل
- زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چوبیس وظیفے
- درود و سلام سے مقاصد میں کامیابی اور مشکلات کا حل
- مدینہ منورہ میں حاضری کے آداب اور درود و سلام کا نذرانہ

پسند فرمودہ
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

مصنف
مفتی فیضان الرحمن کمال
جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مبشر پبلشرز
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

درود شریف کے دینی و دنیاوی
فوائد و برکات پر ایک بے مثال کتاب

جواہرِ درود و سلام

- درود و سلام کے حیرت انگیز فضائل
- درود و سلام کے ضروری احکام و مسائل
- زیارت نبوی ﷺ کے لئے چوبیس وظیفے
- درود و سلام سے مقاصد میں کامیابی اور مشکلات کا حل

مصنف
مفتی فیضان الرحمٰن کمال
جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

پسند فرمودہ
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

مبشر پبلشرز
علامہ بنوری ٹاؤن ۔ کراچی۔

نام	جواہر دُرُود و سلام
پسند فرمودہ	مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم
مصنف	مفتی فیضان الرحمن کمال Faizyyabi@gmail.com 0321-2351381
اشاعت دوم	جون ۲۰۱۲
باہتمام	فیصل رشید
تعداد	۱۱۰۰

اسٹاکسٹ
إدارة الرشید کراچی
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی
Tel: 021-34928643 Cell: 0321-2045610
E-mail: Idaraturrasheed@gmail.com
Idaraturrasheed@yahoo.com

کتاب کے مضامین پر طائرانہ نظر

☆......درود وسلام کے حیرت انگیز فضائل

☆......درود وسلام کے ضروری احکام ومسائل

☆......درود وسلام کے ۵۱ مستحب مواقع اور چند مکروہ اوقات

☆......سب سے افضل درود کون سا ہے؟ (۱۵، اقوال)

☆......درود وسلام سے مقاصد میں کامیابی اور مشکلات کا حل

☆......یومیہ درود وسلام کا آسان وسہل وظیفہ

☆......زیارتِ نبوی ﷺ کے لیے چوبیس وظیفے

☆......مدینہ منورہ میں حاضری کے آداب اور درود وسلام کا نذرانہ

☆......آنحضرت ﷺ کی مبارک زندگی کے مختصر خدوخال

☆......محبتِ نبوی ﷺ کو دلوں میں اُجاگر کرنے والے مضامین

آئینۂ مضامین

انتساب

محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نام

جو تمام جہاں والوں کے لیے

رحمت کا پیغام لے کر آئے تھے

اور

ان خوش نصیب انسانوں کے نام

جن کی زبانیں اللہ پاک کے ذکر

اور نبی کریم ﷺ پر درود و سلام سے ہمیشہ تر رہتی ہیں۔

دعائیہ کلمات

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

حضرت والا دامت برکاتہم نے بڑی شفقت فرمائی،
باوجود ضعف اور ناسازیٔ طبع کے کتاب ''جواہر درود و سلام'' کو
اپنے دست مبارک میں لے کر ورق پلٹتے رہے اور پڑھ پڑھ کے
مسرت کا اظہار فرماتے رہے۔

''ماشاء اللہ بہت اچھا کام کیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے،
برکتوں سے نوازے''۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆

کلماتِ بابرکات

استاذ محترم حضرت مولانا قاری مفتاح اللہ صاحب دامت برکاتہم

استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

نحمدهٗ ونصلي على رسوله الكريم، وبعد!

نبی کریم ﷺ کی ذاتِ بابرکات پر درود بھیجنا ایک مبارک، مسنون و مقبول عمل ہے۔ درود شریف پڑھنے کی اہمیت اور افادیت قرآن و احادیث میں کثرت سے وارد ہے، یہ دنیا و آخرت میں کامیابی کا ایک بہترین عمل ہے۔ مشائخ نے درود شریف کے کثرت سے پڑھنے کو اہلسنت والجماعت کی نشانی بتایا ہے۔

درود شریف پر ہر دور اور ہر زبان میں طویل و مختصر کتابیں لکھی گئی ہیں اور یہ ہر دور کی ضرورت رہی ہے۔ موجودہ دور کی بھی ضرورت تھی جس کو ہمارے نوجوان فاضل مفتی سید فیضان الرحمٰن جو کہ مادرِ علمی ،ازہر پاکستان جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کی شاخ مدرسہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے مدرس ہیں اور ہمارے لائق شاگردوں میں سے ہیں، نے پورا کر دیا ہے۔

زیرِ نظر کتاب ''جواہرِ درود و سلام'' مصنف کی پہلی علمی کاوش اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ مصنف اور علمائے دیوبند کی سچی عقیدت کا آئینہ دار ہے۔ کتاب کو جستہ جستہ مقامات سے دیکھا ماشاء اللہ درود و سلام کے آداب، احکام و مسائل اور عظیم الشان فضائل پر اسے مشتمل پایا جو مصنف کی بڑی عرق ریزی اور جانفشانی کا مظہر ہے۔ کتاب میں لکھی ہوئی باتیں پڑھنے اور عمل کرنے کے قابل ہیں اور ہر مسلمان کو چاہیے کہ کتاب کو اچھی طرح پڑھے اور کتاب میں مذکور آداب و فضائل کے استحضار کے ساتھ کثرت سے درود و سلام پڑھے۔ مصنف کی دیگر اور بھی کتابیں چھپ کر شائع ہو چکی ہیں جن سے علماء، طلبہ اور عوام الناس کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ مصنف کی علمی و عملی صلاحیتوں کو اور اجاگر کرے، انہیں برکتوں سے نوازے، مزید توفیق عطا فرمائے اور اس کتاب کو ان کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

یہ ان کا فیضان نظر تھا یا مکتب کی کرامت تھی۔ فقط

۱۴۳۳/۲/۱۳ ھ

تقریظ

حضرت مولانا مفتی مختار اللہ صاحب دامت برکاتہم

رئیس دار الافتاء دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

الحمدلله و کفیٰ و الصلوٰة و السلام علی خیر الخلائق و الانبیاء، امابعد !

حضرت مولانا مفتی سید فیضان الرحمٰن کمالؔ صاحب کی عظیم کاوش ''جواہر درود وسلام'' کے مطالعہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

درود شریف کی اہمیت، فضیلت اور اس کے متعلق جملہ احکامات کو باکمال طریقے سے عام فہم، شستہ اور شگفتہ انداز میں لکھا گیا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم کی اس عظیم محنت کو قبول فرمائیں اور دارین کی سعادت کا ذریعہ بنائیں۔ آمین

نزیل حالاً جامعہ دار العلوم کراچی

تقریظ

حضرت مولانا مفتی نور عالم خان صاحب دامت برکاتہم
رئیس دارالافتاء دارالعلوم فاروق اعظمؒ بلاک k نارتھ ناظم آباد کراچی
زیرِ سرپرستی: مفسر قرآن حضرت مولانا محمد آصف قاسمی صاحب دامت برکاتہم
امیر جامعہ اسلامیہ کینیڈا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدهٗ ونصلی علیٰ رسوله الکریم، امابعد!

درود شریف دنیاوی و اُخروی اور علم و عمل میں ترقی کا سب سے بہترین ذریعہ ہے۔ حدیث پاک کے مطابق بروزِ قیامت کثرت سے درود شریف پڑھنے والا جناب سرکارِ دو عالم ﷺ سے بہت قریب ہوگا اور آپ ﷺ کی خصوصی دعا و شفاعت سے مستفید ہوگا۔

درود شریف کی برکت سے اللہ و رسول ﷺ کی محبت نصیب ہوتی ہے، مال و اولاد میں پاکیزگی آتی ہے، رزق میں کشادگی ہوتی ہے، مسائل و مصائب سے نجات ملتی ہے، حیرت انگیز طور پر نیک اعمال میں ترقی ہونے لگتی ہے اور بُرے اعمال سے دل اکتانے لگتا ہے۔ جو شخص بھی صدقِ دل اور اخلاص سے درود و سلام پڑھے گا اسے سکونِ دارین اور حلاوتِ ایمانی نصیب ہوگی۔

میرے شیخ مبلغِ اسلام حضرت بھائی واصف منظور صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے احباب کو وظائف و معمولات کی تلقین کرتے وقت درود و سلام کے اہتمام کی خاص تاکید کرتے اور اکثر مجالس میں درود و سلام کے فضائل اور بزرگوں کے واقعات بیان فرماتے۔ بعض مشائخِ دین نے تو فرمایا ہے کہ اگر تربیت و تزکیۂ نفس کے لیے کسی کو شیخِ کامل نہ ملے تو اُسے

کثرت سے درود شریف پڑھنے کو اپنا معمول بنالینا چاہیے، یہی ان شاء اللہ اس کی تربیت کے لیے کافی ہوگا اور اس کے اندر اسی کے ذریعہ حضور اکرم ﷺ والے نرم اخلاق پیدا ہوں گے۔

اور بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ جو شخص کثرت سے نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجتا ہے اس کو خواب میں آپ ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل ہوتی ہے، البتہ یہ ضروری ہے کہ درود و سلام کے آداب و مسائل کا استحضار رہے تا کہ صحیح معنوں میں اس کے برکات و ثمرات سے مستفید ہو سکیں۔

زیر نظر تالیف ''جواہر درود و سلام'' میں عزیزم مفتی سید فیضان الرحمٰن کمالی صاحب نے ماشاء اللہ بڑی عرق ریزی و جانفشانی اور عقیدت و احترام کے جذبات سے معمور ہو کر درود و سلام کے متعلق ہر پہلو پر ضرورت کے مطابق وہ خدمت سرانجام دی ہے کہ جسے دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا اور فاضل نوجوان کے لیے دل و جان سے دعائیں نکلیں، اور ان شاء اللہ نکلتی رہیں گی۔ یقیناً اس وقت اس جیسی کتاب کی معاشرے میں ضرورت تھی، کتاب کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ ہر مضمون کے اختتام پر اس کا حوالہ ضرور دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے باصلاحیت مؤلف کے علم و عمل میں خصوصی برکت دے اور ان کی تمام علمی کاوشوں بالخصوص اس تالیف کو اپنی بارگاہ سے شرف قبولیت کا پروانہ عنایت فرما کر پوری امت کے دلوں میں عظمت و احترام نبوی ﷺ کے ساتھ درود و سلام پڑھنے کا شوق و جذبہ پیدا فرمائے اور قارئین کے لیے اسے خوب نافع بنائے، اور ہم سب کی مغفرت کا سامان کرے۔ آمین یارب العالمین

فقط

[دستخط] ۲/۳/۱۴۳۳ھ

دارالافتاء دارالعلوم فاروق اعظمؒ
بلاک K نارتھ ناظم آباد کراچی

ارشادِ گرامی

محبوب الامۃ حضرت جناب محبوب زکریا صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ اجل حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

نحمدہٗ ونصلّی علی رسولہ الکریم، امابعد !

بندہ عرض کرتا ہے کہ میرے شیخ عارف باللہ شیخ العرب والعجم حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کے پاس ایک صاحب آیا کرتے تھے۔وہ جب بھی آتے تھے کچھ ہدیہ لے کرآتے تھے۔مگر یہ بھی عجیب بات تھی کہ جس وقت بھی وہ آتے حضرت والا دامت برکاتہم کے آرام کا وقت ہوتا۔لہذا ہدیہ وصول کر کے حضرت والا دامت برکاتہم کو پیش کیا جاتا اوران صاحب کا نام بتایا جاتا۔جب کئی مرتبہ ایسا ہوا تو حضرت والا دامت برکاتہم نے فرمایا کہ کون صاحب ہیں؟ آئندہ جب بھی یہ آئیں تو انہیں میرے کمرے میں لاکر میری ملاقات کرائی جائے۔لہذا اگلی حاضری پر ان کی حضرت والا دامت برکاتہم سے ملاقات کرائی گئی۔تو حضرت والا دامت برکاتہم نے ان سے ملکر انتہائی مسرت کا اظہار فرمایا اوردعائیں دیں۔

درودشریف بھی ایک امتی کی طرف سے سرورعالم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ ہے۔اوپر کے واقعہ سے ثابت ہوا کہ ہدیہ دینے والے کی طرف خصوصی توجہ ہوجاتی ہے۔لہذا درودشریف حضور ﷺ کی توجہات حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔کیونکہ امتی کا درودشریف سرورعالم ﷺ تک امتی اوراس کے والد کے نام کے ساتھ پہنچائے جانا نصوص سے مؤید ہے۔

دوسری بات یہ کہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفیؒ فرمایا کرتے تھے کہ حضور سرورعالم ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ﷺ کو جب بھی کوئی ہدیہ پیش کرتا تو آپ ﷺ ہدیہ دینے والے کو

کوئی چیز تحفہ میں عطا فرمایا کرتے یا پھر ہدیہ دینے والے کے لیے دعائیں فرمایا کرتے۔ لہذا درود شریف کا ہدیہ حضور ﷺ کی دعاؤں کے حصول کا بھی انمول ذریعہ ہے۔

مولانا مفتی سید فیضان الرحمٰن صاحب زید مجدہم جو ہمارے حضرت شیخ دامت برکاتہم کے احباب خصوصی میں سے بھی ہیں اور مدرسہ خلفائے راشدینؓ (شاخ) جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے مدرس بھی ہیں جنہوں نے درود شریف کے متعلق یہ کتاب لکھ کر سعی بلیغ فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے اور امت کے لیے نافع بنائے۔ آمین۔

درود شریف کی اہمیت پر اپنے دادا شیخ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوریؒ خلیفہ اجل حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ حافظ اشرف علی صاحب تھانویؒ کا ایک اہم ملفوظ رقم کر کے ان کلمات کو ختم کرتا ہوں کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ درود شریف اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کے پڑھنے سے بیک وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر مبارک بھی نصیب ہوتا ہے اور سرور عالم ﷺ کا ذکر مبارک بھی نصیب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام امت کو اس نعمت عظمیٰ کی قدردانی نصیب فرمائے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین ﷺ

بندہ محبوب زکریا عفااللہ عنہ
شب جمعہ ۲۶ ذوالحجہ ۱۴۳۱ ھ
بمطابق ۲ دسمبر ۲۰۱۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نگاہِ اولیں

الحمد للّٰہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفٰی، وبعد!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا انتہائی مقبول، مبارک اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل ہے، حضور پاک ﷺ سے محبت کا تقاضا اور حقوق وآداب میں سے بھی ہے۔

درود وسلام مشکلات کے حل، جائز مقاصد میں کامیابی، دلی اطمینان وسکون، معاملات میں آسانی، رحمت خداوندی کے متوجہ ہونے اور محبت رسول ﷺ کے حصول کا قوی ذریعہ اور علمی، روحانی اور اخروی ترقی کا بہترین وسیلہ ہے۔

احقر کے لئے یہ مقام شکر ہے کہ درود وسلام کا یہ حسین گلدستہ بنام "جواہر درود وسلام" قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے اور بفضلہ تعالیٰ اپنی ایک دیرینہ آرزو کی تکمیل کی توفیق مل رہی ہے جس پر بارگاہ رب العزت میں جس قدر بھی شکر بجالاؤں وہ کم ہے۔ وللّٰہ الحمد و لہ المنۃ

زیرِ نظر کتاب "جواہر درود وسلام" اس اعتبار سے جامع ہے کہ اس میں درود و سلام کے ہر پہلو سے متعلق بحث کی گئی ہے۔

شروع میں "درود وسلام" کے بیش بہا فضائل و برکات ذکر کئے گئے ہیں اس کے بعد درود نہ پڑھنے پر وعیدوں کا ذکر ہے اور اس سلسلے میں ان روایات پر اعتماد کیا گیا ہے کہ جو فضائل کے باب میں حجت اور دلیل بن سکیں۔ دوئم: مستند مآخذ سے درود وسلام کے ضروری احکام و مسائل درج کئے گئے ہیں۔ سوئم: درود وسلام کے لئے پسندیدہ اور ناپسندیدہ اوقات ومقامات بالتفصیل بیان کئے گئے ہیں۔ چہارم: درود وسلام کے ذریعہ نیک مقاصد میں کامیابی اور مشکلات کا حل پیش کیا گیا ہے۔ اور اس سلسلے میں حدیث پاک کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، بزرگان دین واولیاء ومشائخ سے مروی اور اد و وظائف بحوالہ کتب نقل کیے گئے ہیں۔ پنجم: خواب میں

حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہونے کیلئے درود وسلام کے چوبیس وظائف پیش کئے گئے ہیں۔ ششم: ہفتہ کے سات دنوں کی تقسیم پر "درود وسلام کا یومیہ وظیفہ" ترتیب دیا گیا ہے جس میں احادیثِ رسول ﷺ، صحابہ کرام، تابعین اور بزرگانِ دین سے منقول درود وسلام کے صیغوں پر اعتماد کیا گیا ہے تا کہ ہر مسلمان بہ سہولت مختلف انداز سے درود وسلام پڑھ کر اپنی صبح وشام کو معطر رکھ سکے اور پاکیزہ زندگی گزار سکے۔ ہفتم: مدینہ منورہ اور روضۂ اقدس ﷺ میں حاضری کے آداب اور ہشتم: اس بقعۂ نور میں پڑھے جانے والے درود وسلام کا حسین مجموعہ پیش کیا گیا ہے۔ نیز کتاب کے آخر میں احقر ہی کا عرصہ قبل حضور اکرم ﷺ کی مبارک زندگی کے مختصر خدوخال کے موضوع پر مرتب کردہ مضمون "مختصر نقوشِ سیرت" اور چند مفید اقتباسات بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

درود وسلام کے بارے میں ایک اہم بات یہ یاد رکھنی چاہیئے کہ درود وسلام کے فضائل کا بڑا ذخیرہ تو احادیث میں موجود ہے مگر اس کے اکثر صیغے اور طریقے صحابہ کرام ﷺ اور اولیائے کرام رحمہم اللہ سے مروی ہیں، جو انہوں نے یا تو اپنے بڑوں سے سن کر بیان کیے ہیں یا مختلف مقاصد میں منجانب اللہ انہیں القاء ہوا، سو کچھ بھی ہو ان لفظوں سے درود وسلام کا پڑھنا بھی برکت سے خالی نہیں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس گلدستہ کو اپنے فضل وکرم سے مقبولیت سے نوازے اور کثرت کے ساتھ درود وسلام پڑھنے کا ذریعہ بنا کر عامۃ المسلمین کے لئے اس کو نافع اور مؤلف اور مؤلف کے والدین، اساتذہ ومشائخ کے لئے ذخیرۂ آخرت وحصول شفاعتِ نبوی ﷺ کا ذریعہ بنا دے۔ آمین

کیے ہیں پیش دل و جان کے ہم نے نذرانے
قبول کرلیں تو سمجھوں کہ ہم بھی مخلص ہیں

فقط طالب دعائے حسنِ خاتمہ
سید فیضان الرحمٰن کمالؔ
۱۴۳۱/۴/۱۷ ھ

درود شریف کی اہمیت اور فضائل

۱.....درود و سلام پڑھ کر حضور اکرم ﷺ کے لئے رحمت کی دعا کرنا آپ ﷺ کا اپنی امت پر حق ہے اس لئے کہ آپ ﷺ ہی وہ مبارک ہستی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام بندوں (انسان و جنات) اور تمام مخلوقات کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ'' ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ (سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۷)

۲.....اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (سورہ احزاب، آیت:۵۶)

ترجمہ:۔ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر (ﷺ) پر، اے ایمان والو! تم آپ (ﷺ) پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

اس آیت سے درود و سلام بھیجنے والے مسلمانوں کی ایک بہت بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کام میں شریک فرمالیا جو کام حق تعالیٰ خود بھی کرتے ہیں اور اس کے فرشتے بھی۔ (معارف القرآن، مفتی محمد شفیع صاحبؒ: ۲۲۱/۷)

چار بڑے فوائد کا حصول

۳.....حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کے دس گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں اور دس درجے بلند فرما دیتے ہیں اور یہ درود اس کے (ثواب میں) دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔ (الصلات والبشر ص ۳۵)

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی اترتی ہے

۴.....حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس

میرے رب کا پیام آیا ہے جس میں یوں ارشاد فرمایا ہے کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ درود بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ درود بھیجوں گا اور جو ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلام بھیجوں گا۔ (حوالہ بالا، ص ۲۷)

فائدہ: اللہ جل شانہٗ کی طرف سے تو ایک ہی درود اور ایک ہی رحمت ساری دنیا کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس دفعہ رحمتیں نازل ہوں۔

(العطور المجموعہ، ص ۲۳۹)

۵.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بے شک قیامت میں ہر موقع پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا ہوگا۔ (الصلات والبشر، ص ۳۷)

دنیا اور آخرت کی ساری فکروں کی کفایت

۶.....حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: ''میں چاہتا ہوں کہ آپ پر درود بھیجا کروں (یعنی اللہ تعالیٰ سے آپ پر رحمت کی دعا زیادہ کروں) آپ مجھے بتا دیجئے کہ اپنی دعا میں سے کتنا حصہ آپ پر درود کے لئے مخصوص کردوں؟ (یعنی میں اپنے لئے دعا کرنے میں جو وقت صرف کیا کرتا ہوں اس میں سے کتنا آپ ﷺ پر درود کے لئے مخصوص کردوں)'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا کہ میں اس کا چوتھائی حصہ آپ پر درود کے لئے مخصوص کردوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جتنا تم چاہو، اور اگر زیادہ کرو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا: ''تو پھر میں اس کے لئے آدھا وقت مخصوص کرتا ہوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا چاہو کردو، اور اگر زیادہ کرو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا تو پھر میں اس میں سے دو تہائی وقت آپ پر درود کے لئے مخصوص کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا چاہو کردو، اور اگر زیادہ کرو گے تو تمہارے لئے خیر ہی کا باعث ہوگا۔ میں نے عرض کیا پھر تو میں اپنی اس دعا کا سارا ہی وقت آپ ﷺ پر درود کے لئے مخصوص کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے

فرمایا: اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری ساری فکروں اور ضرورتوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفایت کر دی جائے گی، یعنی تمارے سارے دینی و دنیاوہ مہمات غیب سے انجام پائیں گے اور تمہارے گناہ و قصور معاف کر دیئے جائیں گے۔ (القول البدیع، ص:۶۷)

خلوصِ دل سے درود پڑھنے پر اجر و ثواب کی بہتات

۷...... حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرا جو امتی خلوصِ دل سے مجھ پر درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس درود بھیجتا ہے، اور اس کے صلہ میں اس کے دس درجے بلند کرتا ہے، اور اس کے حساب میں دس نیکیاں لکھتا ہے، اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے۔ (سعادۃ الدارین، ص۹۶)

حضور اکرم ﷺ کی خوشی، نیکیوں کا حصول، گناہوں کی معافی، درجات کی بلندی اور فرشتے کی دعا

۸...... حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا چہرۂ انور خوشی سے بہت چمک رہا تھا اور خوشی کے آثار چہرۂ انور پر بہت ہی محسوس ہو رہے تھے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جتنی خوشی آج چہرۂ انور پر محسوس ہو رہی ہے اتنی کبھی پہلے نہیں محسوس ہوئی؟ تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے خوشی کیوں نہ ہو، ابھی ابھی جبرئیل علیہ السلام میرے پاس سے گئے ہیں اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ آپ پر درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دس نیکیاں اس کے اعمال نامہ میں لکھ دیں گے، اور اس کے دس گناہ معاف فرما دیں گے اور اس کے دس درجے بلند فرما دیں گے، اور ایک فرشتہ بھی اس سے وہی کہے گا جو اس نے کہا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے جبرئیلِ امین سے دریافت کیا کہ یہ فرشتہ کیسا؟ تو جبرئیل امین نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو قیامت تک کے لئے مقرر فرما دیا ہے کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے تو وہ کہے: "وَاَنْتَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ۔" (اور تجھ پر بھی اللہ تعالیٰ درود یعنی رحمت نازل کرے)۔ (الصلات والبشر، ص۲۷)

نفاق اور دوزخ سے حفاظت

۹.....حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں اور جو شخص مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر سو مرتبہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں اور جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پیشانی پر ''بَرَاءَۃٌ مِنَ النِّفَاقِ وَ بَرَاءَۃٌ مِنَ النَّارِ'' لکھ دیتے ہیں (یعنی یہ شخص نفاق سے بری ہے اور جہنم سے بھی بری ہے) اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے۔ (حوالہ بالا، ص ۳۵)

درود لکھنے والے کے لئے فرشتوں کا دعائیں کرتے رہنا

۱۰.....حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مجھ پر درود بھیجے کسی کتاب میں (یعنی کسی مکتوب میں) تو ہمیشہ فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعائیں کرتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔''

(سعادۃ الدارین، ص ۱۰۱)

سو حاجتیں پوری ہو جاتی ہیں

۱۱.....حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ہر روز مجھ پر سو بار درود بھیجے تو اس کی سو حاجتیں پوری کی جائیں گی۔ستر (۷۰) اسکی آخرت کی اور تیس (۳۰) اس کی دنیا کی۔ (حوالہ بالا، ص:۱۰۰)

دن اور رات کے گناہوں کی معافی

۱۲.....حضرت ابو کاہل ﷺ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو کاہل! جو شخص میری محبت اور شوقِ ملاقات میں ہر دن تین مرتبہ اور ہر رات تین مرتبہ مجھ پر درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم فرما لیا ہے کہ اس کے رات و دن کے گناہوں کی مغفرت فرما دیں۔ (الصلات والبشر، ص ۴۵)

حسنِ خاتمہ اور شفاعت کی خوشخبری

۱۳......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مجھ پر درود بھیجے یا اللہ تعالیٰ سے میرے لئے ''مقامِ وسیلہ'' کا سوال کرے تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت (سفارش) لازم ہوگی۔'' (حوالہ بالا،ص ۵۱)

فائدہ: علامہ فیروز آبادیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں ایمان پر خاتمہ کی خوشخبری بھی پنہاں ہے، کیونکہ آپ ﷺ کی شفاعت قیامت والے دن صرف ایمان داروں کو حاصل ہوگی، اب درود پڑھنے والے کا خاتمہ ایمان پر ہوگا، تب ہی تو وہ شفاعت کا اہل اور مستحق بنے گا۔ (حوالہ بالا،ص ۱۱)

درود شریف کی برکت کئی نسلوں تک رہتی ہے

۱۴......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے کی برکت درود پڑھنے والے کی اولاد میں بھی باقی رہتی ہے۔ (حوالہ بالا،ص ۱۰۶)

اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا حصول

۱۵......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کو یہ پسند ہو کہ (مرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ سے راضی ہونے کی حالت میں ملاقات کرے تو وہ مجھ پر بکثرت درود بھیجے۔'' (مسالک الحنفاء،ص ۱۸۹)

نسیان اور بھول چوک دور ہو جاتی ہے

۱۶......حضرت عثمان بن ابی حرب رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کوئی بات کہنا چاہے مگر وہ اسے یاد نہ آرہی ہو تو وہ مجھ پر درود بھیجے۔'' (سعادۃ الدارین،ص ۷۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے کہ جب تم کوئی بات بھول جاؤ تو مجھ پر درود بھیجو انشاء اللہ وہ بات یاد آجائے گی۔ (حوالہ بالا،ص ۷۹)

نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو اپنے اوپر کسی بات کے بھولنے کا اندیشہ ہو تو وہ نبی کریم ﷺ پر بکثرت درود بھیجے۔ (الصلات والبشر، ص ۴۵)

قیامت کے دن کی شدّتِ پیاس سے حفاظت

۱۸...... مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف یہ وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! کیا آپ قیامت کے دن پیاسا رہنا محفوظ رہنا پسند کرتے ہیں؟ تو آپؑ نے عرض کیا: اے میرے اللہ! جی ہاں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ پھر آپ محمد ﷺ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجیں۔" (القول البدیع ص:۲۲)

درود شریف دعا کی قبولیت کا ذریعہ ہے

۱۹...... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دعا زمین اور آسمان کے درمیان ہی رکی رہتی ہے اوپر نہیں جاسکتی جب تک نبی پاک ﷺ پر درود نہ بھیجا جائے۔

(ترمذی شریف۔ بحوالہ الصلات والبشر، ص ۴۱)

حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں یادآوری

۲۰...... حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ درود و سلام پہونچانے والا فرشتہ، بھیجنے والے امتی کا نام اس کی ولدیت کے ساتھ ذکر کرتا ہے، یعنی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کرتا ہے: "یَا مُحَمَّدُ صَلَّی عَلَیْکَ فُلَانُ بْنُ فُلَان۔" اے محمد (ﷺ)! فلاں نے جو بیٹا ہے فلاں کا آپ پر درود بھیجا ہے۔ (الصلات والبشر، ص ۵۲)

کتنی خوش قسمتی ہے اور کتنا ارزاں سودا ہے کہ جو امتی اخلاص کے ساتھ درود وسلام عرض کرتا ہے وہ حضور ﷺ کی خدمت میں اس کے نام اور ولدیت کے ساتھ فرشتے کے ذریعے پہنچتا ہے، اور اس طرح آپ ﷺ کی بارگاہِ عالی میں اس بے چارے مسکین امتی اور اس کے باپ کا ذکر بھی آجاتا ہے۔

ع ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے (زاد الخلیل، ص ۱۲)

درود شریف مجلسوں کی زینت ہے اور قیامت میں نور

۲۱......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی مجالس کو درود شریف کے ساتھ مزین کیا کرو اس لئے کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے قیامت میں نور ہے۔

(سعادۃ الدارین، ص:۸۸)

سو مرتبہ درود پڑھنے کی عظیم فضیلتیں

۲۲......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سو مرتبہ درود بھیجنے والے کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ شخص نفاق اور جہنم سے بری (محفوظ) ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے۔

ایک اور روایت میں اس کا اضافہ ہے کہ فرشتے اس پر ایک ہزار مرتبہ درود بھیجتے ہیں، اور اس کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔

ایک اور روایت میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص روزانہ سو بار مجھ پر درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے دس لاکھ نیکیاں عطا فرمائیں گے اور دس لاکھ خطائیں معاف فرمائیں گے، اور اسے سو مقبول صدقوں کا ثواب ملے گا، اور جس شخص کا درود مجھ تک پہنچے تو میں بھی اس کے لئے رحمت کی دعا کرتا ہوں اور اسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔

(حوالہ بالا، ص:۱۰۰)

صبح و شام دس مرتبہ درود پڑھنے کی فضیلت

۲۳......حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح دس بار اور شام کو دس بار مجھ پر درود بھیجے قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت ہے۔

(معجم کبیر بحوالہ الصلاۃ والبشر، ص:۴۴)

اُحد پہاڑ کے برابر ثواب

۲۴......حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو

مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ایک قیراط ثواب عطا فرماتے ہیں اور ایک قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔'' (سعادۃ الدارین، ص ۸۳)

درود پڑھنے کی وصیت

۲۵..... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ وصیت کی ہے کہ میں سفر ہو یا حضر ہر حال میں چاشت کی نماز پڑھوں اور سونے سے پہلے وتر کی نماز پڑھ لیا کروں اور یہ کہ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتا رہوں۔ (حوالہ بالا، ص ۸۳)

فقر و فاقہ اور تنگ دستی سے نجات

۲۶..... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور فقر و فاقہ اور تنگ دستی کی شکایت کرنے لگا تو اس سے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کر چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو، پھر مجھ پر سلام بھیج اور ایک بار سورۃ ''قل هو الله احد'' پڑھ لیا کر۔''

اس شخص نے ارشادِ گرامی کے مطابق عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کی خوب فراوانی کر دی، یہاں تک کہ وہ اپنے رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو بھی دینے لگا۔

(القول البدیع، ص: ۷۰)

دعا کی قبولیت کے لئے شرط

۲۷..... حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دعائیں قبول نہیں ہوتیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی ثناء اور نبی کریم ﷺ پر درود نہ پڑھ لیا جائے، چنانچہ ثناء اور درود پڑھنے کے بعد دعا کی جائے تو وہ قبول ہوتی ہے۔''

(نسائی شریف بحوالہ سعادۃ الدارین، ص: ۸۶)

بندہ نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے

۲۸......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو مجھ پر دن میں ایک ہزار بار درود بھیجے تو اسے اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک کہ وہ جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔'' (القول البدیع ص:۶۹)

بنی اسرائیل کے ایک گنہگار کا اکرام

۲۹......بعض روایات میں منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص گناہوں کے ارتکاب سے باز نہیں آتا تھا، چنانچہ جب اس کا انتقال ہوا تو لوگوں نے (اس سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے) اس کے لاشے کو دور پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اس کو غسل دیں اور اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ اے باری تعالیٰ! اس گنہگار کو کیونکر یہ اعزاز حاصل ہوا؟ (کہ اس کی تجہیز و تکفین کے لئے آسمان سے وحی بھیجی جارہی ہے) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کہ (یہ اعزاز اسے اس لئے حاصل ہوا کہ) اس نے ایک دن تورات کھولی اور اس میں محمد ﷺ کا نام مذکور پایا تو اس نے ان پر درود پڑھا، چنانچہ میں نے اس عمل کی برکت سے اس کی مغفرت کر دی۔

(سعادۃ الدارین، ص ۱۰۵، ۱۰۶)

سبحان اللہ! درود شریف پڑھنے والے کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتنا اونچا مقام و مرتبہ ہے۔ اس کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہو سکتی ہے کہ درود شریف پڑھنے کی برکت سے وقت کے سب سے بڑے اور جلیل القدر نبی کو اپنے گنہگار امتی اور ایک ایسے شخص کے اعزاز و اکرام اور تجہیز و تکفین کا حکم دیا گیا جس کی کثرت معاصی کی بناء پر لوگ اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

فضائل کا خلاصہ

درود شریف کی خیر و برکت اور فضیلتوں کے بارے میں جو کچھ احادیث میں وارد ہوا ہے اس کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ خیر و برکت نازل کرتے ہیں اور اس کے فرشتے اس شخص کے حق میں رحمت کی دعائیں کرتے ہیں، حضور اکرم ﷺ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے، خیر و برکت اور سلامتی کی دعا ملتی ہے، درود گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور اعمال پاکیزہ بنا دیئے جاتے ہیں، گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، درجات بلند کیے جاتے ہیں، نامۂ اعمال میں ایک قیراط کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے۔ قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہوگا۔

جو شخص اپنی تمام دعاؤں کو درود بنا دے اس کے لئے دنیا و آخرت کے سارے کاموں کی کفایت اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں۔ خطرات سے نجات مل جاتی ہے۔ قیامت کے دن نبی کریم ﷺ اس کے شاہد ہوں گے اور اس کی شفاعت فرمائیں گے۔ درود سے اللہ کی رضا اور اس کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ اس کے قہر و غضب سے امن حاصل ہوتا ہے۔ قیامت میں عرش کا سایہ نصیب ہوگا، پیاس کی شدت سے محفوظ رہے گا۔ جہنم کی آگ سے خلاصی ہوگی۔ پل صراط سے سہولت اور امن و عافیت سے گذر جائے گا۔ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا۔ درود شریف نادار کے لئے صدقے کا حکم رکھتا ہے۔ اس کے پڑھنے والے کے مال و آل میں برکت ہوتی ہے۔ اس کے ورد سے سو حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔ مجالس کے لئے زینت ہے، اور معیشت کی تنگی کو دور کرتا ہے۔ اس کے ذریعے اسبابِ خیر تلاش کیے جاتے ہیں۔

درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہوگا اور پڑھنے والے کے علاوہ اس کی نسلیں بھی درود کی برکت سے فیض یاب ہوتی ہیں۔ درود شریف نور ہے۔ اس سے دشمن مغلوب ہوتا ہے، دلوں کو نفاق اور زنگ سے پاک کرتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں محبت ہونے کا ذریعہ ہے، خواب میں سرورِ عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے،

درود شریف پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے، بہت بابرکت اور افضل ترین عمل ہے، دین و دنیا میں سب سے زیادہ نفع دینے والا ہے، حصولِ مسرت اور بہترین عطاؤں کا ذریعہ ہے اور ایسی تجارت ہے جس میں گھاٹا قطعاً نہیں۔ تمام اولیاء کرام کا صبح و شام کا معمول رہا ہے اور ہے۔ درود شریف پڑھنا ہر مسلمان کے لئے فرض و واجب کے درجے میں ہے، کیونکہ اللہ جل شانہٗ نے قرآن کریم میں اس کا حکم صادر فرمایا ہے۔ (از مقدمہ جامع الصلوات، ص ۳۳۔۳۴)

اہلِ سنت کی پہچان

۳۰.....حضرت زین العابدین علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہلِ سنت کی خاص نشانی نبی کریم ﷺ پر بکثرت درود بھیجنا ہے۔ (سعادۃ الدارین، ص:۱۰۷)

درود شریف نہ پڑھنے پر وعیدیں

۱.....حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ، ہم منبر کے قریب ہو گئے۔ حضور ﷺ نے جب منبر کے پہلے زینے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، جب دوسرے زینے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، اسی طرح جب تیسرے زینے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ جب آنحضرت ﷺ خطبہ سے فارغ ہوئے اور نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے منبر پر چڑھتے ہوئے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبرائیل امین میرے پاس آئے تھے۔ جب میں نے منبر کے پہلے زینہ پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا کہ ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہیں ہوئی۔ میں نے کہا آمین۔ پھر جب دوسرے پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا کہ ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے زینے پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچے اور اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں۔ میں نے کہا آمین۔ (القول البدیع، ص:۷۷)

اس حدیث کی رو سے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے تین بد دعائیں دیں اور حضور اقدس ﷺ نے ان تینوں پر آمین کہی۔ اول تو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام جیسے مقرب فرشتے کی دعا ہی کافی تھی۔ اس پر آنحضرت ﷺ کی آمین نے اس بد دعا کو اتنا تیز وتند اور سخت بنا دیا کہ اس کے تصور سے ہی لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث کئی بڑے صحابہ کرام ؓ سے مروی ہے اور اپنے مضمون کے اعتبار سے درود شریف سے غفلت برتنے والوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ (از مقدمہ جامع الصلوات، ص:۳۷)

۲...... حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بڑا بد بخت ہے۔''

(ابن سنی وطبرانی، بحوالہ سعادۃ الدارین، ص:۲۲۳)

۳...... حضرت عبداللہ بن جراد ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر اس نے مجھ پر درود نہیں بھیجا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔'' (مسند دیلمی، بحوالہ سعادۃ الدارین، ص:۲۲۳)

۴...... حضرت علی المرتضیٰ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اصلی بخیل اور کنجوس وہ آدمی ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ (ذرا سی زبان ہلا کے) مجھ پر درود نہ بھیجے۔'' (نسائی شریف، بحوالہ سعادۃ الدارین، ص:۲۲۳)

۵...... حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ کہیں بیٹھے ہوں اور انہوں نے اس نشست میں نہ اللہ کو یاد کیا اور نہ اپنے نبی (ﷺ) پر درود بھیجا (یعنی ان کی وہ مجلس اور نشست اللہ کے ذکر اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے سے بالکل خالی رہی) تو قیامت میں یہ مجلس ان کے لئے حسرت وخسران (اور نقصان) کا باعث ہوگی۔ پھر چاہے اللہ ان کو عذاب دے اور چاہے تو معاف فرما دے اور بخشدے۔'' (ترمذی، بحوالہ القول البدیع، ص:۷۸)

ان جیسی وعیدوں کی بناء پر حافظ ابن حجر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے ذکر ہونے پر درود نہ پڑھنا گناہ کبیرہ ہے۔

(اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسی محرومی سے محفوظ رکھے۔ آمین) (سعادۃ الدارین، ص۲۲۵)

کب اور کہاں درود پڑھنا مستحب ہے؟ (اکیاون مواقع)

ا......جمعۃ المبارک کے دن: جمعہ کے دن کو اسلام میں خاص اہمیت حاصل ہے اور اسے سید الایام (دنوں کا سردار) قرار دیا گیا ہے۔

(الف)......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن یا رات میں مجھ پر درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرماتے ہیں اور اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو درود کو میری قبر تک پہنچاتا ہے جیسے تم لوگوں کے پاس ہدیے پہنچائے جاتے ہیں۔ (بیہقی بحوالہ سعادۃ الدارین، ص:۸۱)

(ب)......حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اسلئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کر دیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ کے انتقال کے بعد بھی؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہاں انتقال کے بعد بھی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھائے، پس اللہ کا نبی (ﷺ) زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق دیا جاتا ہے۔ (سعادۃ الدارین، ص:۸۰)

(ج)......حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرے اوپر روشن رات (یعنی جمعرات) اور روشن دن (یعنی جمعہ کے دن) میں کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے۔ میں تمہارے لئے دعا و استغفار کرتا ہوں۔'' (حوالہ بالا، ص:۸۰)

(د)......حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لئے کہ میری امت کا درود ہر جمعہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، اور جو مجھ پر درود بھیجنے میں سبقت کرے گا وہی قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔'' (بیہقی بحوالہ سعادۃ الدارین، ص:۸۰)

(ہ)......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھ پر درود (قیامت کے دن) پلِ صراط پر روشنی ہوگا، اور جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی (۸۰) مرتبہ درود بھیجے گا اس کے اسی (۸۰) سال کے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ابن شاہین وغیرہ، بحوالہ سعادۃ الدارین ص:۸۹)

جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھنے کی برکت

خلاد بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے بزرگ تھے۔ انتقال سے کچھ پہلے حالتِ نزع میں لوگوں کو ان کے سرہانے ایک کاغذ ملا، جس پر لکھا ہوا تھا ''یہ خلاد بن کثیر کے لئے دوزخ کی آگ سے آزادی کا پروانہ ہے۔'' لوگوں نے جب ان کے اہلِ خانہ سے ان کے خاص اعمال سے متعلق دریافت کیا تو انہیں بتایا گیا کہ خلادؒ جمعہ کے دن حضور اکرم ﷺ پر ایک ہزار بار یہ درود پڑھا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ.''

(الصلات والبشر، ص ۱۱۱)

۲......رسول اللہ ﷺ اسمِ گرامی کتاب میں لکھتے وقت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو کوئی اپنی کتاب (یعنی نوشت) میں مجھ پر درود بھیجے (مثلاً صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دے) تو جب تک اس کتاب میں درود کے حروف لکھے ہوئے رہیں گے فرشتے اس شخص کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔'' (القول البدیع، ص:۱۳۷)

درود لکھنے کی وجہ سے ایک شخص کی مغفرت

محمد بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور اُن سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کا آپ کے ساتھ معاملہ کیسا رہا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے عرض کیا کہ کس وجہ سے؟ انہوں نے فرمایا اس وجہ سے کہ میں جب بھی حضور اکرم ﷺ کے لئے ''نبی'' کا لفظ لکھتا تو اس کے ساتھ ''صلی اللہ علیہ وسلم'' بھی لکھ لیتا تھا۔ (الصلات والبشر، ص:۱۱۲)

۳......حضور اکرم ﷺ کا جب نام لیا جائے:

مجلس میں جب ایک سے زائد بار حضور اکرم ﷺ کا ذکر ہو تو کم از کم ایک بار درود پڑھنا واجب ہے اور بار بار درود پڑھنا افضل اور بہتر ہے۔

(ا)......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو کوئی مسلمان بندہ مجھے یاد کر کے مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے دس نیکیاں عطا فرماتے ہیں، اور اس کے دس گناہ معاف کر دیتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیتے ہیں۔'' (نسائی بحوالہ الصلات والبشر، ص:۳۹)

(ب)......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ شخص ذلیل و خوار ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے (اور وہ پھر بھی) مجھ پر درود نہ بھیجے۔'' (احمد و ترمذی بحوالہ الصلات والبشر، ص:۳۹)

۴......مسجد میں داخل ہوتے وقت اور مسجد سے نکلتے وقت:

(ا)......حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو (پہلے) درود و سلام پڑھتے پھر یہ دعا کرتے: ''رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ'' اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو (پہلے) درود و سلام پڑھتے اور پھر یہ دعا کرتے: ''رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ''.

(مسند احمد بحوالہ القول البدیع، ص:۹۶)

(ب)......حضرت ابو اسید اور حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو (پہلے اپنے) نبی ﷺ پر سلام کہے اور پھر یہ دعا پڑھے: ''اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ'' اور جب مسجد سے باہر نکلے تو (سلام کہہ کر) یہ دعا پڑھے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ''

(ابوداؤد شریف بحوالہ الصلات والبشر، ص:۴۰)

لہٰذا مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے ''بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی

رَسُوْلِ اللّٰہِ ‘‘ کہہ لینا چاہیئے پھر دونوں حدیثوں میں مذکور دعاؤں میں سے کوئی سی دعا پڑھ لے اور جب مسجد سے باہر آنے لگے تو بھی ’’بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ‘‘ پڑھے اس کے بعد اوپر مذکور دعاؤں میں سے کوئی سی دعا پڑھ لے۔

۵......اذان کے بعد:

(ا)......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی اذان سننے کے بعد (مجھ پر درود بھیجتے ہوئے) اس طرح کہے: ’’اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ النَّافِعَۃِ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَارْضَ عَنْہُ رِضَاءً لَاسَخَطَ بَعْدَہٗ۔‘‘ تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمالیتا ہے۔ (مسند حافظ عبدالغنی بحوالہ الصلات والبشر، ص:۵۲)

(ب)......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اذان کے کلمات سننے کے بعد ’’اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ، اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ‘‘ کہے تو اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت لازم ہوگی۔ (سعادۃ الدارین، ص:۱۰۲)

نوٹ:......اذان کے بعد دعا اور درود و سلام کے مختلف کلمات وارد ہوئے ہیں، اس لئے سہولت کے مطابق کوئی سے بھی کلمات پڑھ لیے جائیں (انشاء اللہ) فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

۶......دعا کے شروع، درمیان اور آخر میں:

(ا)......حضرت عبداللہ بن بشر رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشادِ گرامی نقل کرتے ہیں کہ دعائیں تمام کی تمام رُکی رہتی ہیں جب تک اس کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور حضور اکرم ﷺ پر درود سے نہ ہو۔ اگر ان کے ساتھ دعا کرے گا تو اس کی دعا یقیناً قبول ہوگی۔

(ب)......حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے مروی ہے کہ نبی آخر الزماں ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی دعا ایسی نہیں ہے کہ جس میں بندہ اور خالق کے درمیان حجاب (پردہ) نہ ہو یہاں تک کہ حضور اکرم ﷺ پر درود بھیجے۔ جب وہ ایسا کرتا ہے تو وہ حجاب اٹھ جاتا ہے اور وہ

دعا قبولیت کے مقام میں داخل ہو جاتی ہے ورنہ لوٹ آتی ہے۔ (اصلاحات والبشر،ص:۴۱)

علامہ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دعا سے پہلے اور آخر میں درود شریف پڑھنے والے کی دعا قبول ہو جاتی ہے کیونکہ حق تعالیٰ صرف آگے اور پیچھے کے درود کو قبول فرمالیں اور درمیان کی دعا کو رد کر دیں یہ اُن کے کرم سے بعید ہے۔ (اتحاف السادۃ المتقین،ص:۵/۲۵۵)

۷......عرفات کے میدان میں:

وقوفِ عرفہ کے موقع پر درود و سلام پر مشتمل دو مبارک اور مقبول اعمال یہ ہیں:

☆......پہلا عمل:

۱......تلبیہ: ''لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ'' اور تکبیر ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' (کچھ دیر تک پڑھ لے)

۲......پھر ''لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ، اَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا'' (سو بار)

۳......پھر ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ'' (تین بار)

۴......پھر تین بار سورۃ الفاتحہ، ہر دفعہ ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' کے ساتھ شروع کرے۔

۵......پھر مندرجہ ذیل درود شریف: ''صَلَّی اللّٰہُ وَمَلَائِکَتُہٗ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ''۔ (سو بار)

۶......پھر خوب آہ و زاری کے ساتھ اپنے لئے اور اپنے والدین، اعزہ و اقرباء اور مسلمان بھائیوں کے لئے دعا کرے۔

حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عرفات کے پہلے دن اس دعا سے بہتر کوئی قول و عمل نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے پہلے اس دعا کے پڑھنے والے پر نظرِ رحمت فرمائیں گے۔''

ایک دفعہ اس عمل سے فارغ ہو جائے تو پھر دوبارہ شروع کر دے اور شام تک مسلسل اس عمل کو کرتا رہے۔ (اگر اس عمل کو شام تک جاری رکھے) تو اللہ رب العزت فرشتوں کے

سامنے اس شخص پر فخر فرمائیں گے اور ارشاد فرمائیں گے: ''میرے اس بندے کو دیکھو کہ اس نے میری بڑائی بیان کی اور تلبیہ پڑھا اور میری پاکی، حمد اور توحید بیان کی اور وہ سورۃ پڑھی جو مجھے سب سورتوں میں سب سے زیادہ پسند ہے اور میرے نبی (محمد ﷺ) پر درود بھیجا، تم گواہ رہو کہ میں نے اس کے عمل کو قبول کیا اور اس کے لئے اجر و ثواب کو لازم کیا اور اس کے گناہ معاف کر دیئے اور جس جس کی اس نے شفاعت کی میں نے ان کے حق میں اس کی شفاعت قبول کر لی اور اگر یہ (سب) اہلِ عرفہ (حجاج کرام) کے حق میں شفاعت کرے تو ان سب کے حق میں بھی اس کی شفاعت قبول کر لوں گا۔ (حوالہ بالا، ص:۴۲)

☆......دوسرا عمل:

۱......لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهٗ لَا شَـرِيْكَ لَـهٗ، لَـهُ الْـمُـلْكُ وَلَـهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (سو بار)

۲......پھر ''قُـلْ هُـوَ اللّٰـهُ اَحَدٌ ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ'' (سورۃ الاخلاص سو بار)

۳......''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ''۔ (سو بار)

حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان عرفہ کے دن شام کے وقت قبلہ رو ہو کر یہ (مذکورہ بالا) دعا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں کی جماعت کو مخاطب کر کے) فرمائیں گے: ''اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کا کیا بدلہ ہے؟ اس نے میری پاکی، وحدانیت، بڑائی اور عظمت بیان کی، مجھے پہچانا، اور میری تعریف کی اور میرے نبی پر درود بھیجا۔ (اے) فرشتو! تم گواہ رہو کہ میں نے اس کی مغفرت کی اور اس کی شفاعت خود اس کے اپنے حق میں قبول کی اور اگر میرا یہ بندہ مجھ سے تمام اہلِ عرفہ (حجاج کرام) کے بارے میں سوال کرے تو میں ضرور اس کی شفاعت ان کے حق میں بھی قبول کروں گا۔ (حوالہ بالا، ص۴۲-۴۳)

۸......حج کے دیگر اعمال میں:

مثلاً تلبیہ(لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ) کے بعد،صفا و مروہ(وہ دو پہاڑ جن کے درمیان حاجی سعی کرتے ہیں)،طواف کے دوران حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت،منیٰ کی مسجد خیف میں اور طوافِ حج سے واپسی پر طوافِ وداع سے فارغ ہونے کے بعد۔(سعادۃ الدارین،ص:۱۸٦)

۹......مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت جب مدینہ منورہ کی مبارک آبادی اور وہاں کے باغات وغیرہ پر نظر پڑے۔ (حوالہ بالا،ص:۱۸٦)

۱۰......مدینہ منورہ میں ان مقامات پہ حاضری کے وقت جہاں عہدِ نبوی ﷺ میں کوئی خاص واقعہ پیش آیا ہے،یا آپ ﷺ اس جگہ تشریف لے گئے تھے جیسے مسجد قباء،بدر اور اُحد وغیرہ۔توقع رکھی جاتی ہے کہ عاجز مؤلف کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ (حوالہ بالا،ص:۱۹۵)

۱۱......روضۂ اقدس میں حاضری کے وقت۔ (ردالمحتار،ص۱/۵۱۸)

۱۲......ذکر کے حلقوں اور مجالس میں: (یعنی جہاں اللہ کا ذکر ہو)

کیونکہ ایسی مجلسوں میں کچھ خاص فرشتے اترتے ہیں جو درود شریف کو لکھ کر اپنے پاس محفوظ کر لیتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کو دعا دیتے ہیں۔ (الصلات والبشر،ص:۴۳)

۱۳......قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کے بعد:

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس شخص نے قرآن مجید کی تلاوت کی،اور رب تعالیٰ کی حمد کی (مثلاً الحمد للہ کہا) اور نبی (ﷺ) پر درود بھیجا اور اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا کی تو تحقیق اس نے خیر و بھلائی کو اپنے محل (ملنے کی جگہ) میں تلاش کیا۔

(الصلات والبشر،ص:۴۳،سعادۃ الدارین،ص:۱۹۷)

۱۴......جب کسی محفل میں لوگ جمع ہوں اور نشست برخاست ہونے لگے:

کسی بھی نیک مجلس سے اٹھتے وقت نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کا اہتمام کرنا چاہئے اس لئے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ اپنی مجلس میں مجھ پر درود نہیں بھیجتے (اور مجلس برخاست کر دیتے ہیں) تو وہ اگر چہ

جنت میں داخل ہو جائیں لیکن اس درود نہ بھیجنے پر اجر وثواب (اور جنت میں اونچے درجات) سے محرومی کے باعث حسرت وافسوس کریں گے۔ (الصلات والبشر،ص:۴۴)

۱۵......صبح اور شام کے وقت:

حضرت بکر بن عبد اللہ مازنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دس بار دن کے ابتدائی حصہ میں اور دس بار دن کے آخری حصہ میں درود بھیجے تو قیامت کے دن اُسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔ (حوالہ بالا،ص۶۳)

۱۶......کان بولنے کے وقت:

(کبھی کبھی کان میں ایک آواز پیدا ہو جاتی ہے اس کو کان کا بولنا یا بجنا کہتے ہیں)

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے کان بجنے لگیں تو مجھے یاد کر کے درود پڑھے اور یوں کہے: "ذَكَرَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَنْ ذَكَرَنِيْ." (حوالہ بالا،ص:۴۵)

۱۷......تیمم، غسلِ جنابت اور غسلِ حیض کے بعد۔

۱۸......وضوء کے بعد:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اس شخص کا وضوء (کامل اجر والا) نہیں ہوتا جو مجھ پر درود نہ پڑھے۔" (سعادۃ الدارین،ص:۸۰-۸۱)

۱۹......نماز کے لئے اقامت کہی جانے کے بعد:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اذان کا جواب دے اور پھر جب (اقامت میں) مکبر "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ" کہے تو یہ دعا پڑھے: "اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الصَّادِقَةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَاَبْلِغْهُ دَرَجَةَ الْوَسِيْلَةِ فِى الْجَنَّةِ"

تو محمد ﷺ کی شفاعت کا مستحق ہوگا۔ (حوالہ بالا،ص:۷۸)

۲۰...... جب رات کو تہجد کے لئے اٹھے:

حضرت عبداللہ بن مسعود ﷜ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک طویل حدیث میں) ارشاد فرمایا کہ اور دوسرا وہ شخص جو رات کے کسی حصے میں تنہائی میں اٹھ کر اچھی طرح وضوء کرے اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور بزرگی بیان کرے اور (اپنے) نبی (ﷺ) پر درود بھیجے اور قرآن مجید کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے (بھی) خوش ہوتے ہیں اور (فرشتوں کو مخاطب کر کے) فرماتے ہیں: "میرے بندے کو دیکھو کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہے درانحالیکہ میرے سوا اسے کوئی دیکھ بھی نہیں رہا۔" (نسائی شریف بحوالہ سعادۃ الدارین، ص:۱۸۵)

۲۱...... نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد۔ ۲۲...... ہر قسم کے خطبے میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد (صرف خطیب کے لئے، سامعین دل ہی دل میں درود پڑھیں)۔

۲۳...... جب صدقہ کرنے کی طاقت واستطاعت نہ ہو:

چنانچہ حضرت ابوسعید خدری ﷜ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہ ہو وہ اپنی دعا میں یہ (درود) پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ
عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ"

یہ کلمات کہہ لینا اس کے لئے صدقہ کے برابر ہوگا۔ (حوالہ بالا:۱۸۶)

۲۴...... جنازے کی نماز میں دوسری تکبیر کے بعد۔

۲۵...... سواری پر سوار ہونے کے بعد:

حضرت ابودرداء ﷜ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سواری پر سوار ہونے کے بعد (درود وسلام پر مشتمل) یہ دعا پڑھ لے یعنی:

"بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ ؛ فَاِنَّہٗ لَیْسَ لَہٗ سَمِیٌّ،
سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَاکُنَّالَہٗ مُقْرِنِیْنَ، وَاِنَّااِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ"

تو وہ سواری (زبانِ حال سے) اُسے یہ دعا دیتی ہے: "اے مؤمن! اللہ تجھے برکت دے کہ تُونے میرا بوجھ ہلکا کر دیا، اور (سواری پر بیٹھنے کی دعا پڑھ کر) اپنے رب کی فرمانبرداری کی، اور اپنے ساتھ اچھا معاملہ کیا۔ اللہ تیرے سفر میں برکت دے اور تیرے مقصد کو پورا کرے۔ (القول البدیع، ص:۱۱۳)

۲۶...... جب سفر کے لئے روانہ ہونے لگے۔

۲۷...... جب سفر سے واپس ہونے لگے۔ (الصلات والبشر، ص:۱۴۰)

۲۸...... جب کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کرے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب دو مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے مل کر مصافحہ کرتے ہیں اور نبی (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں تو ان کے ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے پہلے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (القول البدیع، ص:۱۳۲)

۲۹...... حدیث پڑھنے کے دوران:

یعنی حدیث پڑھنے سے پہلے اور حدیث پڑھنے کے بعد۔ (ردالمحتار:۱/۵۱۸)

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کہ اگر حدیث پڑھنے والے کے لئے صرف یہی ایک درود پڑھنے کا فائدہ ہوتا تب بھی کافی تھا (کہ ہر بار درود پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں نازل ہوتی ہے اور جس ذات کی طرف سے ایک رحمت سارے عالم کو کافی ہوتی ہو اس کی دس رحمتوں کے کیا کہنے!) (سعادۃ الدارین، ص:۱۹۹)

۳۰...... استفتاء اور فتوىٰ تحریر کرتے وقت (مفتی حضرات کے لئے)۔

۳۱...... اہم کام یا گفتگو شروع کرتے وقت۔ (حوالہ بالا، ص:۱۹۹)

۳۲...... مصائب و مشکلات اور پریشان کن حالات میں۔

۳۳...... طاعون کی وباء پھوٹنے کے وقت۔

۳۴...... کسی بھی مرض سے شفایابی کے لئے۔ (حوالہ بالا، ص:۲۰۰)

۳۵...... جب کسی معاملہ میں براءت و بے گناہی کے باوجود متہم کیا جائے۔

۳۶...... کسی کو خط لکھتے وقت، بسم اللہ لکھنے کے بعد:

روایت میں ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خط میں درود شریف لکھا اور اُن کے بعد پوری امت اس پر عمل پیرا ہوگئی۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درود والے کلمات جو انہوں نے اپنے ایک گورنر کو خط میں تحریر کیے تھے، یہ ہیں:

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ، مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ خَلِیْفَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اِلٰی خَلِیْفَۃَ بْنِ حَاجِرٍ: سَلَامٌ عَلَیْکَ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَیْکَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ، وَاَسْاَلُہٗ اَنْ یُصَلِّیَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اَمَّا بَعْدُ...... الخ (حوالہ بالا، ص:۲۰۱)

۳۷...... گناہ کی بات صادر ہونے کے فوراً بعد:

اگر کسی سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتے ہوئے حضور اکرم ﷺ پر درود بھیجے، اس لئے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "مجھ پر درود بھیجا کرو، کیونکہ مجھ پر درود تمہارے (گناہوں کے) لئے کفارہ ہے۔" (حوالہ بالا، ص:۲۰۱)

۳۸...... خرید و فروخت کے وقت:

کیونکہ حدیث شریف کے مطابق جس اہم کام کو اللہ کے ذکر اور حضور اکرم ﷺ پر درود بھیج کر سرانجام نہ دیا جائے وہ کام خیر و برکت سے خالی رہتا ہے۔

۳۹...... فصل میں بیج بوتے وقت۔ (حوالہ بالا، ص:۲۰۱)

۴۰...... واعظ کے لئے وعظ شروع کرنے اور مدرس کے لئے سبق شروع کرنے سے پہلے یا علمی گفتگو کرتے وقت۔

۴۱...... سنتِ غیر مؤکدہ اور نفل نمازوں میں پہلے قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بعد۔

۴۲...... وتر کی نماز میں قنوت پڑھنے کے بعد۔ (ردالمحتار شامی: ۱/۵۱۸)

۴۳...... جب کوئی چیز بھول جائے اور اس کو یاد کرنا چاہے۔

۴۴...... سونے کے وقت یعنی جب سونا چاہے تو درود شریف پڑھ لے۔

۴۵......بازار یا کسی دعوت وغیرہ پر جاتے وقت اور جب وہاں سے واپسی ہونے لگے۔
(ردالمحتار شامی:۱/۵۱۸ وسعادۃ الدارین،ص:۲۰۳)

۴۶......فقر وفاقہ سے نجات اور اس سے حفاظت کے لئے۔ (سعادۃ الدارین،ص:۲۰۰)

۴۷......مسجد میں بیٹھے رہنے کی حالت میں۔

۴۸......جب مسجد میں سے گذر ہو یا کسی مسجد پر نظر پڑے۔ (حوالہ بالا،ص:۱۸۴)

۴۹......جب قرآنِ مجید میں آنحضرت ﷺ کا ذکر آئے تو تلاوت سے فارغ ہونے کے بعد۔ (ردالمحتار شامی:۱/۵۱۹)

۵۰......وصیت کرتے وقت (سعادۃ الدارین،ص:۱۸۶)

۵۱......ہر مہم اور مشکل کام کے وقت۔اگر کسی امرِ مہم کے وقت درود شریف پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ درود کی برکت سے اس مہم کو آسان کر دیتا ہے۔ (حوالہ بالا،ص:۲۰۰)

کب اور کہاں درود پڑھنا مکروہ اور ممنوع ہے؟!

۱......ہم بستری کے وقت۔

۲......قضائے حاجت کے وقت یا نجاست یا بدبودار جگہ میں۔

۳......اپنی شے (مبیع) کو مشہور کرنے یا گاہکوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے۔

۴......غلطی کے اظہار کے لئے۔

۵......تعجب کے اظہار کے لئے۔

۶......کسی جانور کو ذبح کرتے وقت۔

۷......چھینک آنے پر۔

۸......کھانے کھاتے یا پانی پیتے وقت۔

(ردالمحتار:۱/۵۱۸-۵۱۹ وسعادۃ الدارین،ص:۲۲۲)

درود شریف پڑھنے کے آداب

۱......اول انسان کولازم ہے کہ بغض وحسد، کینہ اور دشمنی، اور تکبر، خود پسندی اور تعصب سے دل کو پاک وصاف کرے کیونکہ یہ چیزیں انسان کو انسانیت سے نکال کر حیوان بنادیتی ہیں اور گناہ کی طرف مائل کردیتی ہیں۔ نیکیوں کو بالکل جلا ڈالتی ہیں۔

۲......کپڑے، بدن اور مکان طاہر و پاک ہوں۔

۳......مسواک وغیرہ سے دہن یعنی منہ اور دانتوں کے چرک اور لعاب کو خوب صاف کرنا چاہیے۔

۴......باوضو ہو، اگر عذر ہو تو تیمم کرلے تاکہ صفائی ظاہر اور باطن کی ہوجائے۔ بغیر طہارت (وضو اور پاکی) کے درود پڑھنا یا نام پاک آنحضرت ﷺ کا زبان پر لانا سخت بے ادبی ہے۔

۵......قبلہ رو مصلے پر بیٹھ کر درمیانی آواز سے شوق و ذوق کے ساتھ پڑھے۔

۶......مکمل دھیان اور توجہ کے ساتھ پڑھے تاکہ الفاظ کی صحیح ادائیگی ہو اور اس کے معانی اور فضائل سمجھنے میں سہولت ہو۔

۷......دوسرے کو دکھانے اور سنانے کے لئے نہ پڑھے بلکہ فقط اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل، ثواب کے حصول اور آنحضرت ﷺ کی شفاعت کی امید میں پڑھیں۔

۸......جس طرح زبان سے درود شریف پڑھے اسی طرح دل کو بھی اس ورد سے معطر رکھے۔

۹......درود پڑھتے وقت تصور کرے گویا روضۂ مبارک میں جناب رسالت مآب ﷺ کے حضور درود پڑھ رہا ہے اور اس درود کو آنحضرت ﷺ خود بلا واسطہ سماعت فرمار ہے ہیں یا یہ خیال رکھے کہ فرشتوں کے ذریعے درود آپ ﷺ کے حضور پیش کیا جارہا ہے۔

۱۰......خشوع وخضوع اور رقت قلب (دل کی نرمی) کے ساتھ پڑھے۔

۱۱......دل کا تعلق اللہ جل شانہٗ کے ساتھ ہو۔

۱۲......درود پڑھتے وقت کسی سے باتیں نہ کرے۔

۱۳......جس جگہ نجاست یا بدبو ہو وہاں درود نہ پڑھے۔

۱۴......قضاء حاجت، ہنسی ٹھٹھے کے وقت، بے حیائی کے کاموں کے وقت، گناہ کرتے

وقت درود پڑھنے میں کفر کا خوف ہے۔ والعیاذ باللہ

۱۵...... ناچ ورنگ کی محفل میں بھی درود نہ پڑھا جائے۔

۱۶...... پڑھتے وقت عمدہ خوشبو سے خود بھی معطر ہو اور جگہ کو بھی معطر رکھے۔

(ملخصاً از مقدمہ جامع الصلوات، ص: ۳۸-۳۹)

درود شریف پڑھنے کا دلنشین طریقہ

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم ارشاد فرماتے ہیں: ''درود شریف پڑھنے کا ایک دلنشین طریقہ میرے شیخ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح بتایا تھا کہ درود شریف پڑھتے ہوئے یہ سوچے کہ میں روضۂ مبارک میں مواجہہ شریف کے سامنے کھڑا ہوں اور آسمان سے حضور ﷺ پر رحمت کی جو بے شمار بارش ہو رہی ہے اس کے کچھ چھینٹے مجھ پر بھی پڑ رہے ہیں۔ قطب العالم حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ پہلے استغفار پڑھیں یا درود شریف؟ فرمایا کہ پہلے گندے اور میلے کپڑے دھوتے ہو یا عطر لگاتے ہو؟ لہٰذا پہلے روح کو گناہوں کی گندگیوں سے استغفار کے ذریعہ پاک کرلو پھر درود شریف کا عطر لگاؤ۔ (از ولی اللہ بنانے والے چار اعمال، ص: ۳۳)

درود شریف کے احکام و مسائل

۱...... درود شریف کے بہت سے مختلف طریقے اور صیغے منقول ہیں، درود وسلام کے حکم کی تعمیل ہر اس صیغے و طریقے سے ہوسکتی ہے جس میں درود وسلام کے الفاظ ہوں، اور یہ ضروری نہیں کہ وہ الفاظ آنحضرت ﷺ سے بعینہٖ منقول ہوں، بلکہ کسی بھی صحیح و مفہوم کلمات سے درود پڑھ لیا جائے تو اس سے حکم کی تعمیل اور درود وسلام کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے، مگر یہ ظاہر ہے کہ جو الفاظ خود حضور اکرم ﷺ سے منقول ہیں وہ زیادہ بابرکت اور زیادہ ثواب کا سبب ہیں۔ (الصلوات والبشر، ص: ۱۵۰ و معارف القرآن مفتی محمد شفیع صاحبؒ: ۷/۲۲۳)

۲......قعدۂ نماز میں تو قیامت تک درود ابراہیمی ہی پڑھنا مسنون ہے۔یعنی:
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (ردالمحتار شامی:۱/۵۱۲)
اور نماز کے علاوہ جب آنحضرت ﷺ مخاطب ہوں جیسے آپ ﷺ کے عہد مبارک میں تو وہاں خطاب کے الفاظ "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ" اختیار کیے جائیں، آپ ﷺ کی وفات کے بعد روضۂ اقدس کے سامنے جب سلام عرض کیا جائے تو اس میں بھی خطاب والے الفاظ اختیار کرنا مسنون ہے۔اس کے علاوہ جہاں غائبانہ درود وسلام پڑھا جائے تو صحابہ وتابعین اور ائمہ امت سے: صیغۂ غائب کا استعمال کرنا منقول ہے مثلاً "صلی اللہ علیہ وسلم" جیسا کہ عام محدثین کی کتابیں اس سے لبریز ہیں۔ (معارف القرآن:۷/۲۲۳-۲۲۴)
۳......فرض، واجب اور سنتِ مؤکدہ نمازوں کے آخری قعدہ میں درود شریف سنتِ مؤکدہ ہے، اس کے ترک سے سجدۂ سہو تو لازم نہیں ہوتا البتہ سخت گناہ ہوگا۔نوافل میں ہر قعدے کے اندر اور نمازِ جنازہ میں بھی درود شریف مسنون ہے۔ (ردالمحتار شامی:۱/۵۱۸)
۴......جب کوئی آنحضرت ﷺ کا ذکر کرے یا سنے تو اس پر درود شریف واجب ہو جاتا ہے۔ (ردالمحتار:۱/۵۱۶،ط:ایچ ایم سعید)
۵......اگر ایک مجلس میں آپ ﷺ کا ذکر مبارک بار بار آئے تو صرف ایک مرتبہ درود پڑھنے سے واجب ادا ہو جاتا ہے، لیکن مستحب اور افضل یہ ہے کہ جتنی بار ذکر مبارک خود کرے یا کسی سے سنے تو اتنی ہی مرتبہ درود شریف پڑھے۔ (ردالمحتار شامی:۱/۵۱۶-۵۱۷)
۶......جس طرح زبان سے ذکر مبارک کرتے وقت زبانی درود وسلام واجب ہے اسی طرح قلم سے لکھتے وقت درود وسلام کا قلم سے لکھنا بھی واجب ہے، اور اس میں جو لوگ حروف کا اختصار کر کے "صلعم" یا "ؐ" لکھ دیتے ہیں یہ کافی نہیں بلکہ پورا درود وسلام لکھنا چاہیے۔

۷......ذکرِ مبارک کے وقت افضل و اعلیٰ اور مستحب تو یہی ہے کہ صلاۃ اور سلام (مثلاً صلی اللہ علیہ وسلم) دونوں پڑھے اور لکھے جائیں، لیکن اگر کوئی شخص ان میں سے ایک یعنی صرف صلاۃ یا صرف سلام پر اکتفاء کرے تو اکثر فقہاء کے نزدیک کوئی گناہ نہیں۔ علمائے امت کا مسلسل عمل اس پر شاہد ہے کہ وہ دونوں کو جمع کرتے ہیں، اور بعض اوقات ایک پر بھی اکتفاء کر لیتے ہیں۔ (ردالمحتار شامی، مقدمۃ، مطلب افضل صیغ الصلاۃ: ۱۳/۱)

۸......لفظ صلاۃ انبیاء کرام علیہم السلام اور فرشتوں کے سوا کسی کے لئے استعمال کرنا اکثر علماء کے نزدیک جائز نہیں البتہ تبعاً جائز ہے، یعنی آنحضرت ﷺ پر صلاۃ وسلام کے ساتھ آل واصحاب یا تمام مؤمنین کو شریک کر لے اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (مثلاً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلِّمْ)۔ (ردالمحتار شامی: ۷۶۳/۲)

۹......جو حکم لفظِ صلاۃ کا ہے وہی لفظِ سلام کا بھی ہے کہ انبیاءِ کرام علیہم السلام کے علاوہ کسی اور کے لئے اس کا استعمال درست نہیں، البتہ کسی کو مخاطب کرتے وقت بطور تحیہ کے ''السلام علیکم'' کہے، یہ جائز اور مسنون ہے۔ مگر کسی غائب کے نام کے ساتھ ''علیہ السلام'' کہنا اور لکھنا نبی کے علاوہ کسی کے لئے درست نہیں۔ (ردالمحتار شامی: ۵۱۴/۱-۵۱۵)

۱۰......بالغ ہونے کے بعد پوری زندگی میں کم از کم ایک بار درود پڑھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (ردالمحتار شامی: ۵۱۴/۱-۵۱۵)

۱۱......بہتر یہ ہے کہ درود وسلام میں صرف اسمِ مبارک ہی پر اکتفاء نہ کرے بلکہ آپ ﷺ کی مبارک صفات میں سے کوئی صفت بھی ذکر کرے۔ مثلاً یوں کہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ۔ (الصلات والبشر، ص: ۱۰۳)

۱۲......جب آنحضرت ﷺ پر درود بھیجے تو مستحب ہے کہ دیگر انبیاء علیہم السلام کا بھی اجمالاً ذکر کر دے تاکہ ان کے لئے بھی دعا ہو جائے مثلاً: ''مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَ سَلَّمَ۔'' اور جب کسی اور نبی یا رسول پر درود وسلام پڑھے تو اس وقت مستحب یہ ہے کہ ہمارے پیارے رسول ﷺ پر بھی درود وسلام کہے۔

مثلاً: ''حضرت عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ،ان دونوں باتوں کا حکم احادیث میں موجود ہے۔(الصلات والبشر، ص:۵۹)

۱۳......کئی ساری احادیث اور آثار صحابہ میں نبی کریم ﷺ کے لئے ''سید'' کا لفظ استعمال ہوا ہے اس لئے درود وسلام میں ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ ﷺ کے لئے ''سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ'' یا ''سَیِّدِنَا'' وغیرہ الفاظ کا اضافہ مستحب ہے۔(ردالمحتار:۱/۵۱۳-۵۱۴)

۱۴......صلاۃ وسلام میں ایک جگہ خطاب کے اور دوسری جگہ غائب کے الفاظ کہہ لینا بھی درست ہے۔ مثلاً اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔ (سعادۃ الدارین، ص:۵۳)

۱۵......احادیث میں کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے کا حکم ہے، راجح قول کے مطابق ''کثرت'' کی کوئی مقدار مقرر نہیں، اس لئے جتنا ہو سکے مقدور بھر زیادہ سے زیادہ درود پڑھتا رہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ ''کثرت'' کی مقدار کم از کم ۳۵۰ بار دن میں اور ۳۵۰ بار رات میں درود پڑھنا ہے۔ (حوالہ بالا، ص:۵۴)

۱۶......درود وسلام میں صرف نبی کریم ﷺ کے ذکر پر اکتفاء کرنا درست ہے ،البتہ اگر آل واصحاب پر بھی درود بھیج دیا جائے تو یہ علیحدہ سنت اور مستحب ہونے کی وجہ سے زیادہ اجر وثواب کا باعث ہوگا۔ (حوالہ بالا، ص:۵۵)

تمام درودوں میں افضل درود (پندرہ اقوال)

اس سلسلے میں اکابرین اور علمائے کرام سے مختلف اقوال ہیں۔ ہر ایک نے اپنے اپنے ذوق، عقیدت ومحبت اور تحقیق کے مطابق درود شریف کے کسی خاص صیغہ کو افضل قرار دیا ہے۔ ؎ عِبَارَاتُنَا شَتّٰی وَحُسْنُکَ وَاحِدٌ وَکُلٌّ اِلٰی ذَاکَ الْجَمَالِ یُشِیْرُ

۔ہماری تعبیریں مختلف مگر آپ کا حسن وجمال یکتا ہے...... ہر تعبیر اسی حسن وجمال کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔

ذیل میں چند اقوال درج کیے جاتے ہیں:

پہلا قول:

تمام درودوں میں سب سے افضل درود وہ ہے جس کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پوچھنے پر اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ نے اپنی زبانِ مبارک سے خود بیان کیا، اس قسم کے درود عموماً درود ابراہیمی کہلاتے ہیں جو محض کیفیتوں اور الفاظ کی معمولی کمی بیشی کے ساتھ صحیح حدیثوں میں وارد ہوئے ہیں۔ ان میں سے دو صیغے یہ ہیں: (العطور المجموعہ ص:۲۲۱)

(۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (سعادۃ الدارین ص:۲۳۳)

دوسرا قول:

ابوالحسن کرخی رحمۃ اللہ علیہ اس درود کو زیادہ پسند کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْيَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَةِ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ. (الصلات والبشر ص:۱۴۷)

تیسرا قول:

سب سے افضل درود یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى كُلِّ نَبِيٍّ وَمَلَكٍ وَوَلِيٍّ، عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ، وَعَدَدَ كَلِمَاتِ رَبِّنَا التَّامَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ. (الصلات والبشر ص:۱۴۷)

چوتھا قول:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا منتخب درود جو دو طرح منقول ہے:

(۱) وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ ذَاكِرٌ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهٖ غَافِلٌ.
(۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ، وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ. (الصلات والبشر، ص:۱۴۷)

پانچواں قول:

بعض بزرگانِ دین نے اس درود کو افضل قرار دیا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَسَلِّمْ، عَدَدَ خَلْقِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ، وَرِضَا نَفْسِكَ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ. (الصلات والبشر، ص:۱۴۷)

چھٹا قول:

ابراہیم مروزی رحمۃ اللہ علیہ مندرجہ ذیل درود کو افضل قرار دیتے تھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ، وَكُلَّمَا سَهَا عَنْهُ الْغَافِلُوْنَ. (الصلات والبشر، ص:۱۴۷)

ساتواں قول:

امام رافعی رحمۃ اللہ علیہ اس درود کو افضل قرار دیتے تھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (الصلات والبشر، ص:۱۴۸)

آٹھواں قول:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے "کتاب الأذکار" میں اس درود کو افضل قرار دیا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، وَعَلٰى

آلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَابَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (الصلات والبشر،ص:۱۴۸)

نواں قول:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''شرح المہذب'' میں اس درود کو افضل قرار دیا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَاصَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَابَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْد. (الصلات والبشر،ص:۱۴۸-۱۴۹)

دسواں قول:

بعض نیک لوگوں نے اس درود کو افضل بتایا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ. (الصلات والبشر،ص:۱۵۰)

گیارہواں قول:

بعض حضرات نے اس درود کو افضل قرار دیا ہے:

اَللّٰهُمَّ يَارَبَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاهُوَ اَهْلُهٗ. (الصلات والبشر،ص:۱۵۰)

بارہواں قول:

علامہ مرزوقی رحمۃ اللہ علیہ اس درود شریف کو افضل قرار دیتے تھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ. (ردالمحتار:۱/۱۳)

تیرہواں قول:

علامہ صاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس درود کو افضل درودوں میں شمار کیا ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ، ذِی الْخُلُقِ الْعَظِیْمِ، وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ فِیْ کُلِّ لَحْظَۃٍ عَدَدَ کُلِّ حَادِثٍ وَقَدِیْمٍ. (جامع الصلوات،ص:۶۰۸)

چودہواں قول:

قاضی حسین شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس درود کو افضل قرار دیا ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَمُسْتَحِقُّہٗ. (سعادۃ الدارین،ص:۲۳۰)

پندرہواں قول:

علامہ بارزی مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو افضل درود قرار دیا ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ. (سعادۃ الدارین،ص:۲۳۰-۲۳۱)

فائدہ: اصل مقصود درود شریف زیادہ سے زیادہ پڑھنا ہے۔

نیک مقاصد میں کامیابی اور مشکلات کا حل

۱...... چھ لاکھ درودوں کا ثواب والا درود شریف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ.

اس درود پاک کا ایک دفعہ پڑھنا چھ لاکھ دفعہ درود پڑھنے کے برابر ہے۔ (جامع الصلوات،ص:۶۰۸)

۲...... دس ہزار درودوں کا ثواب اور دوزخ سے نجات:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ کَمَا لَانِھَایَۃَ لِکَمَالِکَ عَدَدَ کَمَالِہٖ.

اس درود کا ایک بار پڑھنا دس ہزار درودوں کا ثواب رکھتا ہے اور سات سو(۷۰۰) بار پڑھنا دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے۔ (حوالہ بالا،ص:۶۰،۹)

۳...... نبی کریم ﷺ کا محبوب رہنے کے لئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ صَلَاۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَھُوَ لَھَا اَھْلٌ.

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس درود کا ایک بار پڑھنا گیارہ ہزار بار درود پڑھنے کے برابر ہے اور جو شخص اس کو کثرت سے پڑھتا ہے وہ دربارِ رسالت میں محبوب ہو جاتا ہے۔ (حوالہ بالا،ص:۶۲،۹)

۴...... بے چینی و بے قراری کے خاتمے اور نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَجْرِ صَلَاۃَ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ عَلَیْہِ،وَاَجْرِ یَامَوْلَانَا لُطْفَکَ الْخَفِیَّ فِیْ اَمْرِیْ وَاَرِنِیْ سِرَّجَمِیْلِ صُنْعِکَ فِیْمَا آمُلُہٗ مِنْکَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ

کہا جاتا ہے کہ یہ درود حضور اکرم ﷺ کا تلقین کردہ ہے۔ جو شخص مشکل حالات اور دشوار معاملات میں گھرا ہو وہ روزانہ ایک ہزار بار اس درود کو پڑھے انشاء اللہ جلد مشکلات کا خاتمہ اور امیدوں کو پورا ہوتا ہوا پائے گا۔ (حوالہ بالا،ص:۱۴،۱۷۵)

۵...... چالیس بار ''دلائل الخیرات'' پڑھنے کا ثواب:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِکَ، صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِکَ. (حوالہ بالا،ص:۲۳،۳۱۷)

جو کوئی چالیس بار ''دلائل الخیرات'' پڑھنے کا ثواب حاصل کرنا چاہتا ہو وہ ایک بار اس درود کو پڑھ لے۔ ''دلائل الخیرات'' سینکڑوں درود و سلام کے ایک مجموعہ کا نام ہے۔

۶......ایمان پر خاتمے کے لئے درود شریف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ جَرٰی بِہِ الْقَلَمُ.

جو شخص مغرب کی نماز کے بعد کسی سے گفتگو کیے بغیر اس درود کو پڑھے انشاء اللہ اسے ایمان کی حالت میں موت آئے گی۔ (حوالہ بالا ص:۲۴، ۳۱۸)

۷......ہمیشہ کی مالداری حاصل ہو اور لوگوں میں محبوب ہو جائے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ قَدْرَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاَغْنِنَا وَاحْفَظْنَا وَوَفِّقْنَا لِمَا تَرْضَاہُ، اِصْرِفْ عَنَّا السُّوْءَ، وَارْضَ عَنِ الْحَسَنَیْنِ رَیْحَانَتَیْ خَیْرِ الْاَنَامِ، وَعَنْ سَائِرِ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَئِمَّۃِ الْھُدٰی وَمَصَابِیْحِ الظَّلَامِ، وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ دَارَ السَّلَامِ، یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَا اَللّٰہُ.

جائز مقصد میں بامراد ہونے کے لئے کم از کم سو بار پڑھے، اور اگر کوئی روزانہ ایک ہزار بار پڑھنے کا معمول بنالے تو اللہ تعالیٰ اُسے ہمیشہ کی مالداری نصیب فرمائیں گے اور تمام مخلوقات میں اسے محبوب بنادیں گے اور ہر نقصان دہ امر سے اس کی حفاظت فرمائیں گے۔ (حوالہ بالا ص:۲۴، ۳۱۸)

۸......طاعون جیسی وباؤں سے حفاظت کے لئے:

(۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ دَاءٍ وَدَوَاءٍ، وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ کَثِیْرًا.

جس بستی یا شہر میں طاعون یا کوئی وباء پھیل جائے تو اس کے دفع کرنے اور اس سے حفاظت کے لئے ہر فرض نماز کے بعد تین بار اس درود کو پڑھا جائے اور ہر بار لفظ ''کَثِیْرًا'' کو دو مرتبہ پڑھیں اور تیسری بار ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ'' بھی پڑھ لیں۔ (حوالہ بالا ص:۲۷، ۳۲۳)

(۲)......اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تَعْصِمُنَا

بِهَا مِنَ الْاَهْوَالِ وَالْآفَاتِ، وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ۔
مذکورہ بالا مقصد کے لئے اس درود پاک کا کثرت کے ساتھ پڑھنا بھی مفید ہے۔
(سعادۃ الدارین، ص:۳۰۳)

۹...... ہر سختی اور پریشانی کو دور کرنے کے لئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَنْ تَكْفِيَنِىْ شَرَّ مَا اَخَافُ وَاَحْذَرُ.

رسول خدا ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ہر مشکل اور پریشانی کے دفعیہ کے لئے یہ درود اور دعا سکھائی۔ (حوالہ بالا، ص:۴۸۲)

۱۰...... دعائیں قبول ہونے کے لئے درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةَ الرِّضَا وَارْضَ عَنْ اَصْحَابِهٖ رِضَاءَ الرِّضَا.

اس درود کو اخلاص نیت سے ستر (۷۰) بار پڑھ کر دعا کرنے سے دعا قبول ہو جاتی ہے اور جو مراد مانگی جائے گی دیر سویر ضرور مل کر رہے گی۔

۱۱...... ہر قسم کے مرض سے شفاء دلانے والا درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِهَا، وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِهَا، وَقُوْتِ الْاَرْوَاحِ وَغِذَائِهَا، وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِيَائِهَا، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ.

کسی بھی قسم کے روحانی یا جسمانی مرض سے شفاء کے لئے چار سو (۴۰۰) سے دو ہزار بار تک پڑھا جائے انشاء اللہ شفاء حاصل ہوگی۔ (حوالہ بالا، ص:۲۳۳)

۱۲...... باطنی طہارت کے حصول اور پاکیزہ رہنے کے لئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ.

خوش وخرم رہنے اور دل ودماغ کی تازگی پانے اور پاکیزہ اخلاق ہونے کے لئے بکثرت اس درود کو پڑھے۔ (حوالہ بالا،ص:۲۲۴،۲۲۶)

۱۳......ایک ہزار دن تک ثواب ملتا ہے:

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ.

جو شخص یہ درود پڑھے تو ستر ہزار فرشتے ایک ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے رہیں گے۔ (سعادۃ الدارین بروایت ابن عباسؓ،ص:۲۳۶-۲۳۷)

۱۴......سو ضرورتیں پوری ہوجائیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ.

جو شخص اس درود پاک کو سو دفعہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی سو ضرورتیں پوری فرمائیں گے۔ ستر دنیا میں اور تیس آخرت میں۔ (سعادۃ الدارین،ص:۲۴۴)

۱۵......اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اسی مرتبہ یہ درود شریف پڑھنے سے اسی سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (حوالہ بالا)

فائدہ: اس سلسلے میں درود شریف کے مختلف کلمات وارد ہوئے ہیں سہولت کیمطابق کوئی سا پڑھ لیں۔

۱۶......بندے اور حضور ﷺ کی قبر کے درمیان پردے کھول دینے والا درود:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَاةً تَكُوْنُ لَكَ رِضَاءً وَلِحَقِّهٖ اَدَاءً.

جو شخص روزانہ تینتیس (۳۳) بار یہ درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کی قبر اور آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک کے درمیان پردے کھول دیں گے۔ (حوالہ بالا،ص:۲۴۳-۲۴۵)

۱۷......ہر نیک تمنا پوری ہونے کے لئے درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُكْتَبُ بِهَا السُّطُوْرُ،

وَتُشْرَحُ بِهَا الصُّدُوْرُ، وَتَهُوْنُ بِهَا جَمِيْعُ الْاُمُوْرِ، بِرَحْمَةٍ مِّنْكَ يَاعَزِيْزُيَاغَفُوْرُ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ.

جو شخص چالیس روز تک کثرت کے ساتھ پڑھتا رہے اس کی ہر مشکل آسان ہو جائے گی اور جس نیک مقصد کے لئے پڑھے گا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُس میں بامراد ہوگا۔

(حوالہ بالا، ص:۲۵۲)

۱۸...... فصل کی آسمانی اور زمینی آفات سے حفاظت کے لئے درود شریف:

"اَفَرَاَيْتُمْ مَّاتَحْرُثُوْنَ، ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزَّارِعُوْنَ"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنَا ثَمَرَهٗ، وَجَنِّبْنَا ضَرَرَهٗ، وَاجْعَلْنَا لِاَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ.

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فصل میں بیج بوتے وقت یہ دعا و درود پڑھ لینا چاہیئے۔ اس کی برکت سے فصل ہر طرح کی آفت اور کیڑے سے محفوظ رہے گی۔

(حوالہ بالا، ص:۳۰۱)

۱۹...... بآسانی جان کنی اور آشوبِ چشم کے لئے مفید درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النُّوْرِ الْكَامِلِ، وَعَلٰى سَيِّدِنَا جِبْرِيْلَ الْمُطَوَّقِ بِالنُّوْرِ، رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَاقَرِيْبُ يَامُجِيْبُ يَاسَمِيْعَ الدُّعَاءِ، يَالَطِيْفًا بِمَايَشَاءُ، نَوِّرِ اللّٰهُمَّ عَلَيْنَا قُلُوْبَنَا وَقُبُوْرَنَا وَاَبْصَارَنَا وَبَصَائِرَنَا بِرَحْمَةٍ مِّنْكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

بعض صالحین کا بیان ہے کہ یہ درود شریف آشوبِ چشم اور جان کنی میں آسانی کے لئے نہایت مفید اور مجرب ہے۔ کثرت سے پڑھتا رہے۔ (حوالہ بالا، ص:۳۰۳)

۲۰...... دفع نسیان اور قوتِ حافظہ میں اضافہ کے لئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ كَمَا لَانِهَايَةَ لِكَمَالِكَ وَعَدَدَ كَمَالِهٖ.

مغرب اور عشاء کے درمیان بغیر کسی متعین عدد کے اس درود مبارک کا پڑھتے رہنا دفع نسیان اور قوتِ حافظہ میں اضافہ کے لئے مفید ہے۔ (حوالہ بالا، ۳۰۶)

۲۱......بحران اور کٹھن حالات سے خلاصی کے لئے درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الطَّيِّبِ الطَّاهِرِ، رَحْمَةِ اللّٰهِ لِلْعَالَمِيْنَ، وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ، وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا.

سختی، مصیبت اور بحرانوں سے نجات کے لئے درود شریف زیادہ سے زیادہ پڑھتے رہنا چاہیئے۔ (سعادۃ الدارین، ص: ۳۱۲-۳۱۳)

۲۲......اللہ تعالیٰ کی دوستی، نکاح کے پیغامات، خریداروں کی کثرت اور گمشدہ چیزوں کی واپسی کے لئے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ الْمَكْتُوْبِ مِنْ نُوْرِ وَجْهِکَ الْاَعْلَى الْمُؤَبَّدِ، اَلدَّائِمِ الْبَاقِی الْمُخَلَّدِ، فِیْ قَلْبِ نَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ، وَاَسْاَلُکَ بِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ الْوَاحِدِ بِوَحْدَةِ الْاَحَدِ، اَلْمُتَعَالِیْ عَنْ وَحْدَةِ الْكَمِّ وَالْعَدَدِ، اَلْمُقَدَّسِ عَنْ كُلِّ اَحَدٍ، وَبِحَقِّ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ" اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سِرِّ حَيَاةِ الْوُجُوْدِ، صَلَاةً تُثَبِّتُ فِیْ قَلْبِیَ الْاِيْمَانَ، وَتُحَفِّظُنِی الْقُرْآنَ، وَتُفَهِّمُنِیْ مِنْهُ الْآيَاتِ، وَتَفْتَحُ لِیْ بِهَا نُوْرَ الْجَنَّاتِ وَنُوْرَ النَّعِيْمِ، وَنُوْرَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِکَ الْكَرِيْمِ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ.

یہ درود شریف عظیم الشان فوائد کے حصول کا ذریعہ ہے مثلاً:

(۱) اگر کوئی روزانہ سو مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی ولایت اور دوستی حاصل ہو جائے۔

(۲) مسروقہ چیز، گمشدہ شخص کی واپسی اور قرضہ کی ادائیگی کے لئے روزانہ سات مرتبہ

پڑھ کر اس کا ثواب جناب رسول اللہ ﷺ، آل واصحاب اور تمام اولیائے کرام کی ارواح کو ایصالِ ثواب کر دے انشاء اللہ مقصود حاصل ہوگا۔

(۳) گاہکوں کی کثرت اور حصولِ منافع اور دکان میں برکت کے لئے کسی کاغذ میں لکھ کر دکان میں رکھدے۔

(۴) جس کو نکاح کے لئے رشتہ کی ضرورت ہو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتا رہے انشاء اللہ بکثرت پیغامات آئیں گے۔ (سعادۃ الدارین،ص:۳۱۶)

۲۳......حضورِ اکرم ﷺ سے روحانی تعلق اور تربیت حاصل کرنے کے لئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ۔

روزانہ رات کو سونے سے پہلے ایک بار آیت الکرسی پڑھ کر طاق عدد (مثلاً پانچ، سات، نو یا گیارہ) میں پڑھنے والے کو براہِ راست حضورِ اکرم ﷺ کی تربیت حاصل ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے۔ اور مختلف علوم اور حکمتیں حاصل ہوتی ہیں۔ (حوالہ بالا،ص:۴۲۸)

۲۴......صدقہ کے قائم مقام درود شریف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ، وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

حضورِ اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق جس شخص کے پاس صدقہ دینے کے لئے کوئی چیز نہ ہو وہ یہ درود شریف پڑھا کرے یہ اس کے لئے صدقہ کے قائم مقام ہے۔ (حوالہ بالا،ص:۸۳)

۲۵......مال میں برکت اور زیادتی کے لئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

جس شخص کو یہ منظور ہو کہ میرا مال بڑھ جائے تو اس کو چاہیئے کہ ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھا کرے۔ (اعمالِ قرآنی،ص:۲۲۹)

۲۶......رحمت کے ستر دروازے کھول دینے والا درود شریف:

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ.

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو اس درود کو پڑھتا ہے وہ اپنے اوپر رحمتِ خداوندی کے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔ (الصلات والبشر، ص:۶۲)

۲۷......مجلس کے اندر اور مجلس سے باہر غیبت سے محفوظ رہنے کے لئے:

(۱) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ.

مجلس میں آنے کے بعد اس درود کو پڑھنے والا دوسروں کی غیبت سے محفوظ رہے گا۔

(۲) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ.

جو مجلس سے نکلتے وقت اس درود کو پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو لوگوں کی غیبت سے اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔ (حوالہ بالا ص ۶۲)

۲۸......امتحان میں کامیابی اور قبر کے سوال و جواب میں آسانی کے لئے:

رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّیْ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ اَجَلِّھَا، وَاقْضِ لِیْ
بِجَاھِہٖ حَوَائِجِیْ کُلَّھَا، وَصَلِّ عَلَیْہِ کَمَا اَنْتَ اَھْلُھَا،
وَسَلِّمْ وَشَرِّفْ وَکَرِّمْ دَائِمًا.

اگر کوئی طالبعلم امتحان میں کامیابی کی نیت سے تین مرتبہ ہر نماز کے بعد یہ درود شریف پڑھے تو اسے بفضلِ خداوندی امتحان میں کامیابی حاصل ہو جائے گی۔ انٹرویو سے قبل گیارہ مرتبہ پڑھ کر سینے پر پھونک مارے تو جوابات دینے میں انشاء اللہ آسانی ہوگی۔ اور اگر کوئی شخص ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھ لیا کرے تو اس پر قبر میں منکر نکیر کا جواب آسان ہو جائے، اور عاجز نہ ہو۔ انشاء اللہ (ذریعۃ الوصول، ص:۲۰۲ مع استفادہ از اکابر)

۲۹......قرض کی ادائیگی کے لئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ اَبَدًا اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ، عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ

وَنَبِیِّکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ وَسَلِّمْ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.

اگر کوئی قرضدار اس درود شریف کو روزانہ سو مرتبہ پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے قرض کی ادائیگی کا بندوبست فرما دیں گے۔

۳۰...... بحری سفر کی بخیر و عافیت تکمیل اور ہر مہم اور حادثہ سے حفاظت کے لئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ، صَلَاۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْآفَاتِ، وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ، وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ، وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ، وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ، مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ.

یہ درود شریف بخیر و عافیت بحری سفر کی تکمیل اور کشتی کے غرق ہونے سے حفاظت کا ذریعہ ہے، اس مقصد کے لئے ہزار بار پڑھ لیا جائے۔ جو شخص کسی غم و فکر، کسی حادثہ و مصیبت میں اس کو صدقِ دل سے ہزار بار پڑھے، تو اس سے نجات پائے اور اپنے مقصود کو پہنچے۔
(الصلات والبشر، ص:۱۴۶)

۳۱...... بلڈ پریشر، دل کی گھبراہٹ اور پریشانی کو دور کرنے کے لئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الزَّکِیِّ، صَلَاۃً تُحَلُّ بِھَا الْعُقَدُ وَتُفَکُّ بِھَا الْکُرَبُ.

جو شخص سختی اور پریشانی میں مبتلا ہو اسے چاہئے کہ یہ درود شریف پڑھے اور کثرت کے ساتھ اس کا وِرد کرے، اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی زائل فرما دیں گے۔ بعض اکابر نے فرمایا کہ بلڈ پریشر اور دل کی گھبراہٹ کے لئے فجر اور شام کی نماز کے بعد اکہتر (۷۱) مرتبہ درود شریف پڑھ کر پھونکے اور پانی پر دم کر کے پیئے۔

(جامع الصلوات، ص:۲۰۵، وذریعۃ الوصول، ص:۱۳۸)

۳۲......رزق میں برکت اور بلند رتبوں کے حصول کے لئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلَاۃً کَامِلَۃً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا، عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ، وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْکُرَبُ، وَتُقْضٰی بِهَا الْحَوَائِجُ، وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ، وَیُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْکَرِیْمِ، وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ.

حضرت شیخ محمد تونسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس درود کو ہر روز گیارہ (۱۱) بار پڑھے گا تو گویا آسمان سے رزق اترتا ہے اور زمین سے رزق اُگتا ہے۔

حضرت امام دینوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ہر روز گیارہ (۱۱) بار پڑھنے سے بلند رتبے اور خوب تونگری حاصل ہوگی۔ (از منزل مرتب "مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی صاحب، ص: ۲۳-۲۴)

۳۳......اجر و ثواب کا پیمانہ پورا بھر کر لینا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ اِبْرَاهِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس کو اجر و ثواب کا پورا پیمانہ بھر کر دیا جائے، یہ درود شریف پڑھے۔ (سعادۃ الدارین، ص: ۹۸)

۳۴......مغفرت کا ذریعہ بننے والا درود شریف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَهُ الذَّاکِرُوْنَ، وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی وفات کے بعد ایک شخص نے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو فرمایا کہ اس درود کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور عزت و احترام سے جنت میں لے جانے کا حکم دیا۔ (حوالہ بالا، ص: ۲۴۳)

۳۵......اولاد کی کامیابی اور عزت کے لئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْعَالَمِیْنَ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ، صَلٰوۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ، وَبَارِکْ وَسَلِّمْ کَذٰلِکَ.

اگر صبح و شام سات سات بار اس درود شریف کا وِرد اپنے اوپر لازم کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کی اولاد کو باعزت رکھے گا۔ محض اپنے فضل و کرم سے۔

(ذریعۃ الوصول، ص:۲۰۱)

۳۶......دشمن کے مقابلے میں کامیابی پانے کے لئے:

صَلَّی اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَبِحَمْدِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِہٖ وَرَسُوْلِہٖ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ، وَآلِہٖ، وَبَارِکْ وَسَلِّمْ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ.

اگر ہر فرض نماز کے بعد اس درود شریف کا سات مرتبہ ورد کرے تو کوئی دشمن اس کے مقابلے میں کامیاب نہ ہو، مثلاً شیطان ونفس، جن وانس اور سانپ اور بچھو، حاسدین اور کینہ پرور انسان وغیرہ۔ (ذریعۃ الوصول، ص:۲۰۱)

۳۷......تمام اوقات میں درود شریف بھیجتے رہنا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ اَوَّلِ کَلَامِنَا، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ اَوْسَطِ کَلَامِنَا، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ آخِرِ کَلَامِنَا.

شیخ الاسلام ابوالعباس بونی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص دن اور رات میں تین تین مرتبہ یہ درود شریف بھیجے گا تو گویا وہ دن یا رات کے تمام اوقات میں درود شریف بھیجتا رہا۔ (ذریعۃ الوصول، ص:۲۳۷)

۳۸......دنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے سات عظیم الشان فائدے والا درود شریف:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی

الْاَوَّلِیْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی النَّبِیِّیْنَ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ، وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ، اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالشَّرَفَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ، اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ وَلَمْ اَرَهُ، فَلَاتَحْرِمْنِیْ فِی الْجِنَانِ رُؤْیَتَهٗ، وَارْزُقْنِیْ مَحَبَّتَهٗ، وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِهٖ، وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِهٖ شَرَابًا مَّرِیْئًا سَائِغًا هَنِیْئًا لَّانَظْمَأُ فِیْهِ بَعْدَهَا اَبَدًا، اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ، اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِنِّیْ تَحِیَّةً وَسَلَامًا، اَللّٰهُمَّ وَکَمَا اٰمَنْتُ بِهٖ وَلَمْ اَرَهُ فَلَاتَحْرِمْنِیْ فِی الْجِنَانِ رُؤْیَتَهٗ، بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

فائدہ: اگر نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد اس درود شریف کا تین تین بار ورد کیا کرے تو کتاب ''حسن التوسل'' میں اس کے سات فائدے ذکر کیے گئے ہیں: (۱) گناہ معاف ہوں۔ (۲) درجات بلند ہوں۔ (۳) غم واندوہ سے خلاصی نصیب ہو۔ (۴) آنحضرت ﷺ کی محبت نصیب ہو۔ (۵) ایمان والی موت نصیب ہو۔ (۶) دشمنوں کے مقابلے میں مدد ہو۔ (۷) اور جنت میں حضورِ اکرم ﷺ کی رفاقت نصیب ہو اور اگر شبِ جمعہ میں گیارہ مرتبہ ورد کرے تو بہت نفع ہو۔ (حوالہ بالا، ص: ۱۹۱-۱۹۳)

۳۹..... قبر وحشر کے معاملات میں آسانی اور آنکھوں کی تکلیف کے لئے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ، وَالرَّحْمَةِ لِلْعَالَمِیْنَ ظُهُوْرُهٗ، عَدَدَ مَنْ مَضٰی مِنْ خَلْقِکَ وَمَنْ بَقِیَ، وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَمَنْ شَقِیَ، صَلَاةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِیْطُ بِالْحَدِّ، صَلَاةً لَّاغَایَةَ

لَهَا وَلَاانْتِهَاءَ، وَلَاامَدَ لَهَا وَلَاانْقِضَاءَ، صَلَوَاتِکَ الَّتِیْ صَلَّیْتَ عَلَیْهِ، صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِکَ، وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ کَذٰلِکَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِکَ.

اس درود شریف کا ایک بار پڑھنا دس ہزار کے برابر ہے، اور دس بار پڑھنا ایک لاکھ کے برابر ہے، اگر صبح شام تین تین بار ورد کرے تو قبر و حشر میں تمام معاملات آسان ہو جائیں گے، اور اگر ہر نماز کے بعد تین بار پڑھ کر انگلیوں پر دم کر کے دونوں آنکھوں پر پھیرے تو نظر تیز ہو اور آنکھوں کی تکلیف کے لئے جو کسی دوائی سے ٹھیک نہ ہو، سات بار پڑھ کر دم کرے تو درود شریف کی برکت سے صحت بلیغ نصیب ہو، اور اگر شب جمعہ میں ہزار بار پڑھے تو حضرت سرور دو عالم ﷺ کے جمال کی خواب میں زیارت کرے۔

(حوالہ بالا ص: ۱۹۳-۱۹۴)

۴۰...... ہر قسم کی آفات و بلیات، چور اور ڈاکو اور قتل و غارت سے حفاظت کے لئے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْهِ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُصَلّٰی عَلَیْهِ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ یُصَلّٰی عَلَیْهِ.

اس درود شریف کا نام حصن حصین (یعنی مضبوط قلعہ) ہے، اور اس کو مضبوط قلعہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو پڑھنے والا ہر قسم کی آفات و بلیات، مصائب اور مشکلات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ نیز چوروں، ڈاکوؤں اور قتل و غارت سے امن میں آ جاتا ہے۔

صبح و شام کم از کم دس دس دفعہ اس کا ورد ضرور کریں، انشاء اللہ تعالیٰ خود کو ایک مضبوط قلعہ کے حصار میں پائیں گے۔ اور یہ درود شریف آپ کو دار الامان (پناہ گاہ) کی حیثیت سے پناہ میں رکھے گا۔ (حوالہ بالا ص: ۲۰۷-۲۱۰)

۴۱...... حضور اکرم ﷺ کا سلام حاصل کرنے کے لئے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ، وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ، وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ، وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، بِحَقِّ کُلِّ آیَۃٍ اَنْزَلْتَھَا فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ، اَبْلِغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا.

حدیث شریف کے مطابق جو شخص رات کو سونے سے پہلے ایک مرتبہ سورۃ الملک پڑھنے کے بعد چار بار یہ درود شریف پڑھے تو ایک فرشتہ اس کی طرف سے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام پہنچاتا ہے جس پر آپ ﷺ فرماتے ہیں:

"وعلی فلان بن فلان (یعنی پڑھنے والے کا نام لیکر فرماتے ہیں) السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"۔ (الصلات والبشر، ص۵۴-۵۵)

خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کا طریقہ اور ہدایات

کوئی شخص اس وقت تک کامل الایمان نہیں ہوسکتا جب تک اُسے نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ گرامی سے محبت نہ ہو جائے اور محبت بھی اس درجہ کی کہ آپ ﷺ اُسے اپنے ماں باپ اور بیوی بچوں بلکہ اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہو جائیں۔

ظاہر ہے کہ جس کو آنحضرت ﷺ کی ذاتِ گرامی سے اس حد تک محبت ہوگی اُسے آپ ﷺ کی زیارت کا اشتیاق بھی ضرور ہوگا اگرچہ اپنی جان و مال اور کل کائنات کی قربانی ہی کیوں نہ دینا پڑے۔

مگر سوال یہ ہے کہ پیارے رسول ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو کر اپنی ایک دیرینہ آرزو کو کس طرح پورا کیا جائے؟

ہمارے خیال میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل کرنے کیلئے فرائض کی پابندی، سنت رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور پیروی، قول و عمل میں ضروری اور

واجب امور کا لحاظ رکھنے اور رسول اللہ ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجنے سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں بشرطیکہ اخلاص اور صبر کے ساتھ یہ اعمال اختیار کئے جائیں۔

ان سب باتوں کے باوجود اگر حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل نہ ہو تو بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل وکرم ہے کہ اس نے اپنے ذکر کرنے، قرآن مجید کی تلاوت اور پیارے رسول ﷺ پر درود بھیجنے کی اور مزید یہ کہ حضور ﷺ کی زیارت کا شوق اور حصول کی خاطر اسباب اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائی، اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے ممکن ہے کسی خاص شخص کو آپ ﷺ کی زیارت نصیب نہ ہونے میں اُس شخص کے متعلق کوئی مصلحت اور فائدہ کی بات پوشیدہ ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اور آپ کو آخرت سے قبل دنیا میں بھی دلی جذب و شوق کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے سرفراز فرمائے۔ آمین

حضور ﷺ کی زیارت کے لئے چوبیس (۲۴) وظائف

بعض احادیث میں اور حضرات اولیائے کرام اور بزرگانِ دین سے درود شریف کے ایسے بہت سارے وظائف منقول ہیں کہ جن کو اختیار کرنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے رسول ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب فرماتے ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ پورے یقین، اخلاص اور محبت وعقیدت کے ساتھ کیے جائیں۔ ذیل میں ایسے ہی چند وظائف بیان کیے جاتے ہیں:

پہلا وظیفہ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ،
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْسَادِ،
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِ.

جو شخص اس درود شریف کو پڑھنے کی پابندی کرے اس کو سرورِ دوعالم ﷺ کی زیارت وملاقات نصیب ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ (سعادۃ الدارین، ص ۴۴۳)

دوسرا وظیفہ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ،
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ،
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ.

جو شخص آنحضرت ﷺ کی خواب میں زیارت کرنا چاہتا ہو وہ یہ درود شریف اور اس کے ساتھ وظیفہ نمبر اوالا درود شریف طاق عدد میں پڑھا کرے، انشاء اللہ زیارت سے مشرف ہوگا۔ (الصلات والبشر، ص ۱۴۶-۱۴۷)

تیسرا وظیفہ:

علامہ یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہو وہ اسلامی مہینے کی پہلی شب جمعہ کو نماز عشاء سے پہلے غسل کر کے اچھے سفید اور پاک وصاف کپڑے پہنے۔ نماز عشاء کے بعد دو دو رکعت کر کے بارہ رکعات نفل نماز پڑھے اور ہر رکعت میں ایک ایک مرتبہ سورۃ الفاتحہ اور سورۃ المزمل پڑھے۔ نفل نمازوں سے فارغ ہو کر ایک ہزار بار درود شریف اور ایک ہزار بار استغفار (مثلاً اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ) پڑھے اُسے آنحضرت ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ (سعادۃ الدارین، ص ۴۴۴)

چوتھا وظیفہ: رات کو سونے سے پہلے سورۃ الفیل ایک ہزار مرتبہ اور درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر سو جائے تو انشاء اللہ خواب میں زیارت سے مشرف ہوگا۔

پانچواں وظیفہ:

شب جمعہ میں نماز عشاء کے بعد ایک ہزار مرتبہ سورۃ الکوثر اور ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے زیارت کے حصول کی دعا کرتا ہوا سو جائے تو انشاء اللہ زیارت نصیب ہوگی۔ (حوالہ بالا، ص ۴۴۵)

چھٹا وظیفہ:

بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ جو شخص حضور اکرم ﷺ کے چہرۂ انور کی زیارت

کرنا چاہتا ہو وہ رات کو سونے سے پہلے وضو کرے اور پاک صاف بستر پر بیٹھ کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ ملا کر سورۃ الشمس، سورۃ اللیل، اور سورۃ التین سات دن تک پڑھتا رہے اور اس دوران کثرت کے ساتھ درود شریف اور یہ دعا پڑھے یعنی:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَالْحِلِّ وَالْحَرَامِ، وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، اِقْرَأْ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ مِنَّا السَّلَامَ. (حوالہ بالا، ص:۴۴۶)

ساتواں وظیفہ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَمِقْدَارِهٖ.

ایک شخص اس درود کو روزانہ سولہ ہزار مرتبہ پڑھا کرتا تھا اور اکثر حضور ﷺ کی زیارت سے فیضیاب ہوا کرتا تھا۔ (حوالہ بالا، ص:۴۴۶)

آٹھواں وظیفہ:

جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہٖ پڑھے اور نماز عصر کے بعد ایک ہزار مرتبہ ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ.'' پڑھے انشاء اللہ زیارت سے مشرف ہوگا۔ (حوالہ بالا، ص:۴۴۷)

نواں وظیفہ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ.

جو شخص روزانہ اہتمام کے ساتھ رات یا دن میں پانچ سو ۵۰۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لے اسے اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک کہ نبی کریم ﷺ کی زیارت نہ کر لے۔ (حوالہ بالا، ص:۴۴۷)

دسواں وظیفہ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ.

کتاب ''بستان الفقراء'' میں حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ جو شخص جمعہ

کے روز یہ درود شریف پڑھے گا اُسے اُس رات اللہ تعالیٰ کی یا اپنے نبی یعنی خود حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی، یا پھر جنت میں اپنا مقام دیکھ لے گا۔ بہت سارے مشائخ نے اس کا تجربہ بھی کیا اور اپنے مطلوب کو پایا۔ (حوالہ بالا، ص:۴۴۷)

گیارہواں وظیفہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص شب جمعہ کو دو رکعت (نفل) پڑھے اور ان میں سے ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی اور پندرہ بار سورۃ الاخلاص اور نماز کے آخر میں (التحیات پڑھنے کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے یا سلام پھیرنے کے بعد) ایک ہزار بار یہ درود شریف پڑھے تو وہ اگلا جمعہ آنے سے پہلے خواب میں میری زیارت کرے گا، اور جس نے میری زیارت کر لی اس کے لئے جنت ہے اور اس کے اگلے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (حوالہ بالا، ص:۴۴۷)

بارہواں وظیفہ:

شیخ مصطفیٰ ہندی رحمۃ اللہ علیہ اللہ کے تقرب اور نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت اور آپ ﷺ کی روحانی تربیت حاصل کرنے کے لئے فرماتے تھے کہ رات کو سونے سے پہلے ایک بار آیت الکرسی پڑھ کر یہ درود شریف کثرت کے ساتھ پڑھتا رہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ.

یہ عمل بھی مجرب ہے۔ (حوالہ بالا، ص:۴۴۸)

تیرہواں وظیفہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْجَامِعِ لِاَسْرَارِکَ، وَالدَّالِّ عَلَیْکَ، وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ.

جو کوئی خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت اور ملاقات کرنا چاہتا ہو اس کے

لئے یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھنا مجرب عمل ہے۔ (حوالہ بالا، ص ۴۴۸)

چودھواں وظیفہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

یہ درود ابراہیمی کے مشہور کلمات ہیں، پیر یا جمعہ کی رات ایک ہزار بار اس درود پاک کا ورد نبی کریم ﷺ کی زیارت کے لئے قوی ذریعہ ہے۔ (حوالہ بالا، ص:۴۴۹)

پندرہواں وظیفہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَاتِحِ
لِمَا اُغْلِقَ، وَالْخَاتِمِ لِمَاسَبَقَ، وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ،
وَالْھَادِیْ اِلٰی صِرَاطِکَ الْمُسْتَقِیْمِ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ حَقَّ قَدْرِہٖ وَمِقْدَارِہِ الْعَظِیْمِ.

یہ درود شریف حضرت محمد بکری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے۔ شیخ صاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی جمعرات، جمعہ یا پیر کی رات چار رکعت نفل نماز پڑھے، پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ القدر، دوسری میں سورۃ الزلزال، تیسری میں سورۃ الکافرون اور چوتھی میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس ایک ایک بار پڑھے، پھر اچھی سی خوشبو لگا کر یہ درود شریف ایک ہزار بار پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اُسے نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ (حوالہ بالا، ص:۴۴۹)

سولہواں وظیفہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْقُرَشِیِّ
بَحْرِ اَنْوَارِکَ، وَمَعْدِنِ اَسْرَارِکَ، وَعَیْنِ عِنَایَتِکَ،

وَلِسَانِ حُجَّتِکَ، وَخَیْرِ خَلْقِکَ، وَاَحَبِّ الْخَلْقِ اِلَیْکَ، عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ خَتَمْتَ بِہِ الْاَنْبِیَاءَ وَالْمُرْسَلِیْنَ، وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ. سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ، وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

یہ درود شریف سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے۔ جو شخص بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) بار اسے پڑھے گا انشاءاللہ نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ (حوالہ بالا، ص:۴۵۰)

سترہواں وظیفہ:

جو شخص نبی کریم ﷺ کی زیارت سے فیض یاب ہونے کے لئے رات کو سونے سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ ایک مرتبہ اور سورۃ الضحیٰ پچیس ۲۵ بار اور سورۃ الم نشرح پچیس ۲۵ بار پڑھے اور نماز کے بعد بستر پر لیٹ جائے اور نیند آنے تک درود و سلام پڑھتا رہے، اُسے نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔

(حوالہ بالا، ص:۴۵۱)

اٹھارہواں وظیفہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ قَدْرَ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" وَاَغْنِنَا وَاحْفَظْنَا وَوَفِّقْنَا لِمَا تَرْضَاہُ، وَاصْرِفْ عَنَّا السُّوْءَ، وَارْضَ عَنِ الْحَسَنَیْنِ رَیْحَانَتَیْ خَیْرِ الْاَنَامِ، وَعَنْ سَائِرِ آلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْکِرَامِ، وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ دَارَ السَّلَامِ، یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَااَللّٰہُ.

ایک ہزار مرتبہ پڑھنا نبی کریم ﷺ کی زیارت کا ذریعہ ہے۔ (حوالہ بالا، ص ۳۲۴)

انیسواں وظیفہ:

مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وسلم)

جو کوئی روزانہ رات کو سوتے وقت بائیس ۲۲ مرتبہ اسم گرامی کو پڑھے گا، اسے کثرت کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ (حوالہ بالا، ص:۴۵۱)

بیسواں وظیفہ:

(۱) نَعَمْ سَرٰی طَیْفُ مَنْ اَهْوٰی فَاَرَّقَنِیْ وَالْحُبُّ یَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

(۲) یَالَائِمِیْ فِی الْهَوَی الْعُذْرِیِّ مَعْذِرَةً مِنِّیْ اِلَیْکَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

(۳) مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

ترجمہ:- (۱)...... ہاں میں جس سے محبت کرتا ہوں اُس کی تصویر خیالی، خواب کے عالم میں سامنے آئی جس کی وجہ سے میں جاگ گیا، اور محبت لذتوں اور رنج کے درمیان حائل ہوجاتی ہے (یعنی محبت لذت و سرور کو رنج و الم سے بدل دیتی ہے)۔

(۲)...... اے سچی محبت پر مجھے ملامت کرنے والے، مجھے معذور سمجھو اور اگر تم نے انصاف کیا ہوتا تو مجھے ملامت نہ کرتے۔

(۳)...... اے میرے مالک! درود و سلام بھیج ہمیشہ ہمیشہ اپنے محبوب پر جو آپ کی ساری مخلوق میں بہتر ہیں۔ (ترجمہ از بردۃ المدیح)

یہ اشعار "قصیدہ بردہ" کے ہیں، سوتے وقت نیند کے غالب ہوجانے تک ان اشعار کا پڑھتے رہنا بھی مجرب ہے، آخری بند درود و سلام پر مشتمل ہے۔ ("اکسیر اعمال"، ص:۹۳)

اکیسواں وظیفہ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ.

شب جمعہ میں دو رکعت نفل نماز پڑھے اور ہر رکعت میں ایک بار سورۃ الفاتحہ اور گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار "قل ھو اللہ احد" یعنی سورۃ الاخلاص اور سلام پھیرنے کے بعد سو بار درود شریف پڑھے، انشاء اللہ تین جمعے نہ گزرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی۔

بائیسواں وظیفہ:

صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ.

جو شخص دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد پچیس ۲۵ بار سورۃ الاخلاص (قل ھواللہ احد) اور سلام پھیرنے کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے، زیارت کی دولت نصیب ہوگی۔ (از "خواص درود شریف" ملحقہ بہ اعمال قرآنی، ص: ۲۳۰)

تیئیسواں وظیفہ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ.

طہارت اور پاک حالت میں باوضو ہوکر کثرت کے ساتھ اس درود شریف کا ورد زیارت نبوی ﷺ کے لئے مجرب ہے۔

چوبیسواں وظیفہ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ .

شب جمعہ میں دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ الاخلاص گیارہ بار پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد اس درود پاک کا ورد کرتے کرتے سو جائے۔ انشاءاللہ زیارت سے مشرف ہوگا۔

("وسیلہ زیارت" مؤلفہ مولانا نور محمد رحمۃ اللہ علیہ، اعظم گڑھ، ص: ۱۵)

حالتِ بیداری میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت

شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے چند بزرگوں کی حکایات لکھی ہے کہ ان کو بار بار رسول اللہ کی زیارت بیداری میں کھلی آنکھوں ہوئی ہے۔ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ صاحب جلالین کو پینتیس ۳۵ مرتبہ یہ دولتِ عظمٰی بیداری میں نصیب ہوئی، ان بزرگوں سے اس کا سبب پوچھا گیا تو بتلایا کہ درود شریف کی کثرت اس کا سبب ہے۔

(از "خواص درود شریف" ملحقہ بہ اعمال قرآنی، ص: ۲۳۰)

یومیہ درود وسلام کا وظیفہ

عارف ربانی شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "جامع الصلوات" سے ستتر ۷۷ درود وسلام کا حسین گلدستہ پیش کیا جاتا ہے، جو سب کے سب نہایت بابرکت اور روحانی طور پر مؤثر ہیں، اس لئے اگر روزانہ گیارہ گیارہ کر کے ان درود وسلام کو اپنے معمولات یومیہ میں شامل کرلیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قوی امید ہے کہ پڑھنے والے کی زندگی صرف مزیدار ہی نہیں بلکہ بالطف ہو جائے گی، روحانی سکون حاصل ہوگا اور انشاء اللہ اس کی برکت سے شریعت عادت بن جائے گی اور دونوں جہان کی راحت نصیب ہوگی۔

بہتر ہے کہ روزانہ درود وسلام پڑھنے سے قبل اس آیت مبارکہ کی ایک بار تلاوت فرمالیں:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (سورہ احزاب، آیت:۵۶)

پہلا دن:

۱ ......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. (ص:۳۸)

۲ ......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلَيْهِ كَمَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُصَلّٰى عَلَيْهِ. (ص:۳۸)

۳......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَكُوْنُ لَكَ رِضَاءً وَلِحَقِّهٖ اَدَاءً، وَاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ،

وَاجْزِهِ عَنَّا مَاهُوَ اَهْلُهُ، وَاجْزِهِ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَاجَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ، وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ، يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.(ص:٣٩)

۴......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ، وَعَلٰى جَسَدِهِ فِى الْاَجْسَادِ، وَعَلٰى قَبْرِهِ فِى الْقُبُوْرِ، جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَاَهْلُهُ.(ص:٣٩)

۵......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ. (ص:٣٠)

۶......اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآدَمَ وَنُوْحٍ وَاِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَابَيْنَهُمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ. (ص:٣٣)

۷......اَللّٰهُمَّ يَادَائِمَ الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ، يَابَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالْعَطِيَّةِ، يَاصَاحِبَ الْمَوَاهِبِ السَّنِيَّةِ،صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرٰى سَجِيَّةً، (وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ ذَوِى الْفَضَائِلِ الْعَلِيَّةِ) وَاغْفِرْلَنَا يَاذَا الْعُلَا فِىْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ. (ص:٣٧مع اضافه ازمؤلف)

۸......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِهِ فِى الْاَجْسَادِ، وَعَلٰى رُوْحِهِ فِى الْاَرْوَاحِ، وَعَلٰى مَوْقِفِهِ فِى الْمَوَاقِفِ، وَعَلٰى مَشْهَدِهِ فِى الْمَشَاهِدِ، وَعَلٰى ذِكْرِهِ اِذَا ذُكِرَ صَلَاةً مِنَّا عَلٰى نَبِيِّنَا. (ص: ۵۲)

۹......اَللّٰهُمَّ اَبْلِغْهُ عَنَّا السَّلَامَ كُلَّمَا ذُكِرَ السَّلَامُ، وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. (ص:۵۲)

۱۰......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَوْلَادِهِ، وَاَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَاَصْهَارِهِ، وَاَنْصَارِهِ وَاَشْيَاعِهِ

وَمُحِبِّیۡهِ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَیۡنَا مَعَهُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ یَااَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ. (ص:۵۳)

۱۱......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنۡ صَلّٰی عَلَیۡهِ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنۡ لَّمۡ یُصَلِّ عَلَیۡهِ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرۡتَ بِالصَّلَاةِ عَلَیۡهِ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنۡ یُّصَلّٰی عَلَیۡهِ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تَنۡبَغِی الصَّلَاةُ عَلَیۡهِ. (ص:۵۴)

دوسرا دن:

۱۲......صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَهُ الذَّاکِرُوۡنَ، وَغَفَلَ عَنۡ ذِکۡرِهِ الۡغَافِلُوۡنَ. (ص:۵۴)

۱۳......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوۡحِ مُحَمَّدٍ فِی الۡاَرۡوَاحِ، وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِهٖ فِی الۡاَجۡسَادِ، وَاجۡعَلۡ شَرَائِفَ صَلَوَاتِکَ، وَنَوَامِیَ بَرَکَاتِکَ، وَرَاۡفَةَ تَحَنُّنِکَ، وَرِضۡوَانَکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبۡدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوۡلِکَ، وَسَلِّمۡ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡرًا. (ص:۵۸، ۵۹)

۱۴......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الۡاَوَّلِیۡنَ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الۡاٰخِرِیۡنَ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی النَّبِیِّیۡنَ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الۡمُرۡسَلِیۡنَ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰی اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ (ص:۵۹)

۱۵......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنۡجِیۡنَا بِهَا مِنۡ جَمِیۡعِ الۡاَهۡوَالِ وَالۡاٰفَاتِ، وَتَقۡضِیۡ لَنَا بِهَا جَمِیۡعَ الۡحَاجَاتِ، وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنۡ جَمِیۡعِ السَّیِّئَاتِ، وَتَرۡفَعُنَا بِهَا عِنۡدَکَ اَعۡلَی الدَّرَجَاتِ، وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقۡصَی الۡغَایَاتِ، مِنۡ جَمِیۡعِ الۡخَیۡرَاتِ فِی الۡحَیَاةِ وَبَعۡدَ الۡمَمَاتِ. (ص:۵۹، ۶۰)

۱۶......اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً کَامِلَةً وَسَلِّمۡ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا

مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ، وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ، وَتُقْضٰی بِهِ الْحَوَائِجُ، وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ، وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِیْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ. (ص:۶۰)

۱۷ ...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ. (ص:۶۰)

۱۸ ...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الرَّؤُفِ الرَّحِيْمِ، ذِی الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ، وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ، فِیْ كُلِّ لَحْظَةٍ عَدَدَ كُلِّ حَادِثٍ وَقَدِيْمٍ. (ص:۶۰)

۱۹ ...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ. (ص:۶۱)

۲۰ ...... اَللّٰهُمَّ جَدِّدْ وَجَرِّدْ فِیْ هٰذَا الْوَقْتِ وَفِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ مِنْ صَلَوَاتِكَ التَّامَّاتِ، وَتَحِيَّاتِكَ الزَّاكِيَاتِ، وَرِضْوَانِكَ الْاَكْبَرِ الْاَتَمِّ الْاَدْوَمِ، اِلٰی اَكْمَلِ عَبْدٍ لَكَ فِیْ هٰذَا الْعَالَمِ. (ص:۶۱-۶۲)

۲۱ ...... اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْهُ بِیْ لِيَذْكُرَنِیْ عِنْدَكَ بِمَا اَنْتَ اَعْلَمُ اَنَّهٗ نَافِعٌ لِّیْ عَاجِلًا وَّ آجِلًا عَلٰى قَدْرِ مَعْرِفَتِهٖ بِكَ، وَمَكَانَتِهٖ لَدَيْكَ، لَاعَلٰى مِقْدَارِ عِلْمِیْ، وَمُنْتَهٰی فَهْمِیْ، اِنَّكَ بِكُلِّ فَضْلٍ جَدِيْرٌ، وَعَلٰى مَاتَشَاءُ قَدِيْرٌ. وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. (ص:۶۲)

۲۲ ...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ صَلَاةً اَنْتَ لَهَا

اَهْــلٌ وَهُــوَ لَهَـــا اَهْـــلٌ۔ (ص:۶۲)

تیسرا دن:

۲۳ ......اَللّٰهُـمَّ صَـلِّ عَـلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔ (ص:۷۳)

۲۴ ......اَللّٰهُـمَّ صَـلِّ عَـلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ صَلَاةَ اَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِيْـنَ عَلَيْـهِ، وَاَجْرِ يَـارَبِّ لُطْفَكَ الْخَفِيَّ فِيْ اَمْرِيْ وَالْـمُسْـلِمِيْنَ۔ (ص:۷۳)

۲۵ ......اَللّٰهُـمَّ صَـلِّ عَـلٰى سَيِّدِنَـا مُحَمَّدٍ رَسُوْلِكَ الْاَمِيْنِ وَعَـلٰى آلِـهٖ، كَمَـا لَانِهَـايَةَ لِكَمَـالِكَ وَعَدَدَ كَمَـالِهٖ وَسَلِّمْ وَبَـارِكْ۔ (ص:۷۳)

۲۶ ......اَللّٰهُـمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ، وَالرَّحْـمَةِ لِـلْعَالَمِيْنَ ظُهُوْرُهٗ، عَدَدَ مَنْ مَضٰى مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِيَ، وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَمَنْ شَقِيَ، صَلَاةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِيْطُ بِالْـحَدِّ، صَلَاةً لَاغَـايَةَ لَهَـا وَلَاانْتِهَـاءَ، وَلَااَمَدَ لَهَا وَلَاانْقِضَاءَ، صَلَاةً دَائِـمَةً بِـدَوَامِكَ، بَـاقِيَةً بِبَقَـائِكَ، لَامُنْتَهٰى لَهَـا دُوْنَ عِلْمِكَ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا مِثْلَ ذٰلِكَ۔ (ص:۷۸)

۲۷ ......اَللّٰهُـمَّ صَـلِّ عَـلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔ (ص:۷۸)

۲۸ ......اَللّٰهُـمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَحُلُّ بِهَا عُقْدَتِيْ، وَتُفَرِّجُ بِهَا كُرْبَتِيْ، وَتُنْقِذُنِيْ بِهَا مِنْ وَحْلَتِيْ، وَتُقِيْلُ بِهَا عَثْـرَتِيْ، وَتَـقْـضِـيْ بِهَـا حَـاجَتِـيْ، وَعَـلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

۲۹ ......اَللّٰهُـمَّ صَـلِّ وَسَـلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى

آلِهٖ عَدَدَ كَمَالِ اللّٰهِ وَكَمَا يَلِيْقُ بِكَمَالِهٖ. (ص:۲۰)

۳۰......اَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا اُشْرِکُ بِهٖ شَيْئًا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْکَ بِاَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی کُلِّهَا، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، سُبْحَانَکَ، اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (ص:۸۱)

۳۱......اَللّٰهُمَّ يَارَبَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْزِ مُحَمَّدًا مَاهُوَ اَهْلُهٗ. (ص:۸۱)

۳۲......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَايَبْقٰی مِنْ صَلَاتِکَ شَیْءٌ، وَارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰی لَاتَبْقٰی مِنْ رَحْمَتِکَ شَیْءٌ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَايَبْقٰی مِنْ بَرَكَاتِکَ شَیْءٌ. (ص:۸۲)

۳۳......اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْمِحَنِ وَالْاِحَنِ، وَالْاَهْوَالِ وَالْبَلِيَّاتِ، وَتُسَلِّمُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْفِتَنِ وَالْاَسْقَامِ وَالْآفَاتِ وَالْعَاهَاتِ، وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْعُيُوْبِ وَالسَّيِّئَاتِ، وَتَغْفِرُلَنَا بِهَا جَمِيْعَ الذُّنُوْبَاتِ، وَتَمْحُوْ بِهَا عَنَّا جَمِيْعَ الْخَطِيْئَاتِ، وَتَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ مَا نَطْلُبُهٗ مِنَ الْحَاجَاتِ، وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ، وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَی الْغَايَاتِ، مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِی الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ. (ص:۸۳)

چوتھا دن:

۳۴......يَارَبِّ يَااَللّٰهُ مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ لِیْ فِیْ مُدَّةِ حَيَاتِیْ وَبَعْدَ مَمَاتِیْ اَضْعَافَ اَضْعَافِ ذٰلِکَ اَلْفَ اَلْفِ صَلَاةٍ وَسَلَامٍ مَضْرُوْبَيْنِ فِیْ مِثْلِ ذٰلِکَ، وَاَمْثَالَ اَمْثَالِ

ذٰلِکَ، عَلٰی عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَالرَّسُوْلِ الْعَرَبِیِّ، وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ،وَذُرِّیَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ، وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْیَاعِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَمَوَالِیْهِ وَخُدَّامِهٖ وَحُجَّابِهٖ.

اِلٰهِی اجْعَلْ کُلَّ صَلَاةٍ مِنْ ذٰلِکَ تَفُوْقُ وَتَفْضُلُ صَلَاةَ اَهْلِ الْمُصَلِّیْنَ عَلَیْهِ مِنْ اَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَاَهْلِ الْاَرْضِیْنَ اَجْمَعِیْنَ، کَفَضْلِهِ الَّذِیْ فَضَّلْتَهٗ عَلٰی کَافَّةِ خَلْقِکَ یَااَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَیَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ، وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ. (ص:۸۳،۸۵)

۳۵......اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهٖ کَمَا لَانِهَایَةَ لِکَمَالِکَ عَدَدَ کَمَالِهٖ. (ص:۲۰)

۳۶......اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهٖ عَدَدَ اِنْعَامِ اللّٰهِ وَاِفْضَالِهٖ. (ص:۲۱)

۳۷......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُکْتَبُ بِهَا السُّطُوْرُ، وَتُشْرَحُ بِهَا الصُّدُوْرُ، وَتَهُوْنُ بِهَا الْاُمُوْرُ، بِرَحْمَةٍ مِنْکَ یَاعَزِیْزُ یَاغَفُوْرُ، وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ. (ص:۱۲۰)

۳۸......اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَی الذَّاتِ الْمُکَمَّلَةِ، وَالرَّحْمَةِ الْمُنَزَّلَةِ، عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَحَبِیْبِکَ وَصَفِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَجِیْرَانِهٖ، عَدَدَ مَاذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ، وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ الْغَافِلُوْنَ. (ص:۱۲۰)

۳۹......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَمَنْ وَالَاهُ، عَدَدَ مَا تَعْلَمُهٗ مِنْ بَدْءِ الْاَمْرِ اِلٰی مُنْتَهَاهُ، وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ.

۴۰......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ

وَخَلِيْلِكَ، صَلاةً اَرْقٰى بِهَا مَرَاقِيَ الْإِخْلَاصِ، وَاَنَالُ بِهَا غَايَةَ الْإِخْتِصَاصِ، وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا، عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ، وَاَحْصَاهُ كِتَابُكَ، كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ، وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ. (ص:۱۲۰-۱۲۱)

۴۱......اَللّٰهُمَّ صَلِّ اَبَدًا، اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَلٰى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا، وَزِدْهُ شَرَفًا وَتَكْرِيْمًا، وَاَنْزِلْهُ الْمُنْزَلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۴۲......اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ، وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ؛ فَاِنَّكَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ. (ص:۱۲۳)

۴۳......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، وَعَلٰى كُلِّ نَبِيٍّ وَمَلَكٍ وَوَلِيٍّ، عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ، وَعَدَدَ كَلِمَاتِ رَبِّنَا التَّامَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ. (ص:۱۲۳)

۴۴......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، وَعَلٰى آلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَسَلِّمْ، عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ، وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ. (ص:۱۲۳)

پانچواں دن:

۴۵......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا، بِقَدْرِ عَظَمَةِ ذَاتِكَ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ وَحِيْنٍ. (ص:۱۴۲)

۴۶......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ صَلَاةً تَزِنُ الْاَرَضِيْنَ وَالسَّمَاوَاتِ، عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِكَ، وَعَدَدَ جَوَاهِرِ

اَفْرَادِ كُرَةِ الْعَالَمِ، وَاَضْعَافَ اَضْعَافِ ذٰلِكَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ

۴۷.....اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ صَلَاةَ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِيْنَ عَلَيْهِ، وَاَجْرِ يَامَوْلَانَا لُطْفَكَ الْخَفِيَّ فِيْ اَمْرِيْ، وَاَرِنِيْ سِرَّ جَمِيْلِ صُنْعِكَ فِيْمَا آمُلُهٗ مِنْكَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

۴۸.....اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَامُحَمَّدِ نِ الْفَاتِحِ الطَّيِّبِ الطَّاهِرِ رَحْمَةِ اللّٰهِ لِلْعَالَمِيْنَ، وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ، وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا.

۴۹.....اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ. (ص:۱۷۵)

۵۰.....اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ، عَدَدَ مَااَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ، وَجَرٰى بِهٖ قَلَمُكَ، وَنَفَذَ بِهٖ حُكْمُكَ فِيْ خَلْقِكَ، وَاَجْرِ يَامَوْلَانَا لُطْفَكَ فِيْ اُمُوْرِنَا وَالْمُسْلِمِيْنَ.

۵۱.....اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، عَدَدَ الْقُرْآنِ حَرْفًا حَرْفًا، وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ حَرْفٍ اَلْفًااَلْفًا، وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ اَلْفٍ ضِعْفًا ضِعْفًا.

۵۲.....اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ، عَدَدَ الثَّرٰى وَالْوَرٰى، وَعَدَدَ مَاكَانَ وَمَايَكُوْنُ وَمَاهُوَكَائِنٌ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (ص:۱۷۳-۱۸۱)

۵۳.....اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ الرِّمَالِ ذَرَّةً ذَرَّةً، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ كُلِّ ذَرَّةٍ اَلْفَ مَرَّةٍ. (ص:۱۸۱)

۵۴.....اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النُّوْرِ الْكَامِلِ، وَعَلٰى سَيِّدِنَا جِبْرِيْلَ الْمُطَوَّقِ بِالنُّوْرِ، رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَا

قَرِيبٌ يَامُجِيبُ يَاسَمِيعَ الدُّعَاءِ، نَوِّرِ اللّٰهُمَّ عَلَيْنَا قُلُوبَنَا وَقُبُورَنَا وَاَبْصَارَنَا وَبَصَائِرَنَا، بِرَحْمَةٍ مِنْكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. (ص: ۱۸۱)

چھٹا دن:

۵۵ ...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ، صَلَاةً تُحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ، وَتُفَكُّ بِهَا الْكُرَبُ. (ص: ۲۰۵)

۵۶ ...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا اتَّصَلَتِ الْعُيُوْنُ بِالنَّظَرِ، وَتَزَخْرَفَتِ الْاَرْضُوْنَ بِالْمَطَرِ، وَحَجَّ حَاجٌّ وَاعْتَمَرَ، وَلَبّٰى وَحَلَقَ وَنَحَرَ، وَطَافَ بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ وَقَبَّلَ الْحَجَرَ. (ص: ۱۷۵)

۵۷ ...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَةً لِكُلِّ الْاُمَمِ. (ص: ۲۰۳)

۵۸ ...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُخْتَارِ لِلسِّيَادَةِ وَالرِّسَالَةِ قَبْلَ خَلْقِ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ. (ص: ۲۰۳)

۵۹ ...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِىْ صَلّٰى عَلَيْهِ رَبُّنَا فِىْ مُحْكَمِ كِتَابِهٖ، وَاَمَرَ اَنْ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُسَلَّمَ. (ص: ۲۰۳)

۶۰ ...... صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ، مَاانْهَلَّتِ الدِّيَمُ، وَمَاجَرَّتْ عَلَى الْمُذْنِبِيْنَ اَذْيَالُ الْكَرَمِ، وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا وَشَرَّفَ وَكَرَّمَ. (ص: ۲۰۳-۲۰۵)

۶۱ ...... يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ، يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، وَاَحْيِ قَلْبِىْ وَاَمِتْ نَفْسِىْ، حَتّٰى اَحْيَابِكَ حَيَاةً طَيِّبَةً فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ.

۶۲ ...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

اَجْمَعِیْنَ، صَلَاۃً دَائِمَۃً بَاقِیَۃً اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ، حَتّٰی نَجِدُھَا وِقَایَۃً لَنَا مِنْ نَارِ الْجَحِیْمِ، وَمُوْصِلَۃً لِاَوَّلِنَا وَآخِرِنَا مَعْشَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلٰی دَارِ النَّعِیْمِ، وَرُؤْیَۃِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ یَا عَظِیْمُ. (ص:۲۹۹)

۶۳ ...... اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ، صَلَاۃً تَلِیْقُ بِجَمَالِہٖ وَجَلَالِہٖ وَکَمَالِہٖ، وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ، وَاَذِقْنَا بِالصَّلَاۃِ عَلَیْہِ لَذَّۃَ وِصَالِہٖ.

۶۴ ...... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِھَا، وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِھَا، وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِھَا، وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ. (ص:۳۰۱،۳۰۶)

۶۵ ...... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَافِی السَّمٰوَاتِ وَمَافِی الْاَرْضِ وَمَابَیْنَھُمَا، وَاَجْرِ یَارَبِّ لُطْفَکَ الْخَفِیَّ فِیْ اُمُوْرِنَا وَالْمُسْلِمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ.

۶۶ ...... اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اِخْوَانِہٖ وَآلِہٖ، صَلَاۃً وَسَلَامًا نَقْرَعُ بِھِمَا اَبْوَابَ جِنَانِکَ، وَنَسْتَجْلِبُ بِھِمَا اَسْبَابَ رِضْوَانِکَ، وَنُؤَدِّیْ بِھِمَا بَعْضَ حَقِّہٖ عَلَیْنَا، بِفَضْلِکَ وَاِحْسَانِکَ. آمِیْن (ص:۳۰۶،۳۱۴)

ساتواں دن:

۶۷ ...... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِکُلِّ صَلَاۃٍ تُحِبُّ اَنْ یُصَلّٰی بِھَا عَلَیْہِ، فِیْ کُلِّ وَقْتٍ یُحِبُّ اَنْ یُصَلّٰی بِہٖ عَلَیْہِ. اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِکُلِّ سَلَامٍ تُحِبُّ اَنْ یُسَلَّمَ بِہٖ عَلَیْہِ، فِیْ کُلِّ وَقْتٍ یُحِبُّ اَنْ یُسَلَّمَ بِہٖ عَلَیْہِ، صَلَاۃً وَسَلَامًا دَائِمَیْنِ بِدَوَامِکَ، عَدَدَ مَاعَلِمْتَ، وَزِنَۃَ مَاعَلِمْتَ، وَمِلْءَ مَاعَلِمْتَ،

وَمِـدَادَ كَـلِـمَـاتِكَ، وَاَضْـعَـافَ اَضْعَافِ ذٰلِكَ. اَللّٰهُمَّ لَكَ الْـحَـمْـدُ وَلَكَ الشُّـكْـرُ كَـذٰلِكَ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ، وَعَـلٰـى آلِـهٖ وَصَـحْبِهٖ وَاِخْوَانِهٖ. (ص:۳۱۵)

۶۸ ......اَلـلّٰهُمَّ صَلِّ عَـلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ، عَدَدَ مَافِيْ عِلْمِكَ، صَلَاةً دَائِمَةً بِـدَوَامِ مُـلْـكِكَ. (ص:۳۱۷-۳۱۸)

۶۹ ......اَللّٰـهُـمَّ صَـلِّ عَـلٰـى سَـيِّـدِنَـا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَـلِّمْ، بِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ جَرٰى بِهِ الْقَلَمُ. (ص:۳۱۸)

۷۰......اَللّٰـهُـمَّ صَـلِّ وَسَـلِّـمْ عَـلٰـى سَيِّـدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِـهٖ قَدْرَ "لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" وَاَغْنِنَا وَاحْفَظْنَا وَوَفِّقْنَا لِمَا تَرْضَاهُ، وَاصْرِفْ عَـنَّـا الـسُّـوْءَ، وَارْضَ عَـنِ الْـحَـسَـنَيْنِ رَيْحَانَتَيْ خَيْرِ الْاَنَامِ، وَعَنْ سَـائِـرِ آلِـهٖ وَاَصْـحَـابِـهٖ اَئِمَّةِ الْهُدٰى وَمَصَابِيْحِ الظَّلَامِ، وَاَدْخِلْنَا الْـجَـنَّـةَ دَارَ السَّلَامِ، يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ يَااَللّٰهُ. (ص:۳۱۸)

۷۱......اَللّٰـهُـمَّ صَـلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ صَلَاةً تَعْدِلُ جَمِيْعَ صَلَوَاتِ اَهْلِ مَحَبَّتِكَ، وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِـهٖ سَلَامًـا يَـعْـدِلُ سَلَامَهُمْ. (ص:۳۱۹)

۷۲......اَللّٰـهُـمَّ صَـلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، صَلَاةً اَنَـالُ بِـبَـرَكَـتِهَا الـتَّـسْـلِـيْـمَ فِيْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَـارِكْ عَـلٰـى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً اُدْرِكُ بِبَرَكَتِهَا الْاِخْلَاصَ فِيْ سَـائِـرِ الْاَعْـمَـالِ. اَلـلّٰـهُـمَّ صَـلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُـحَـمَّـدٍ صَلَاةً تُـصْـلِـحُ بِبَرَكَتِهَا الْاَقْوَالَ وَالْاَفْعَالَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَـلِّـمْ وَبَـارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً اَحْفَظُ بِهَا مِنْ جَمِيْعِ

السَّيِّئَاتِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ، صَلَاةً اُعْصَمُ بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الشَّهَوَاتِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً اُعَاذُ بِهَا مِنْ کُلِّ الْغَفَلَاتِ.

(ص:۳۲۵-۳۲۶)

۷۳......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ دَاءٍ وَدَوَاءٍ، وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ کَثِیْرًا.

۷۴......اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ، صَلَاةً تَکُوْنُ عَلَی اللّٰهِ بَابًا مَشْهُوْدًا، وَعَنْ اَعْدَائِهٖ حِجَابًا مَسْدُوْدًا، وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ. (ص:۳۳۳)

۷۵......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَهَبُ لَنَا اَکْمَلَ الْمُرَادِ وَفَوْقَ الْمُرَادِ، فِیْ دَارِ الدُّنْیَا وَدَارِ الْمَعَادِ، وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ، وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَاعَلِمْتَ، وَزِنَةَ مَاعَلِمْتَ، وَمِلْءَ مَاعَلِمْتَ. (ص:۳۳۵)

۷۶......اَللّٰهُمَّ یَامَنْ بِیَدِهٖ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَمَنْ یَقُوْلُ لِلشَّیْءِ کُنْ فَیَکُوْنُ، اَسْاَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُعَافِیَنِیْ مِنَ الدَّیْنِ، وَتُغْنِیَنِیْ مِنَ الْفَقْرِ، وَاَنْ تَرْزُقَنِیْ رِزْقًا حَلَالًا وَاسِعًا مُبَارَکًا فِیْهِ، وَصَلِّ اللّٰهُمَّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَسَلِّمْ.

۷۷......صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَزَوْجَاتِهٖ، مُنْتَهٰی مَرْضَاةِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَرْضَاتِهٖ. (ص:۳۵۱)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ،
وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

مدینہ منورہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضری اور اس کے آداب

روضۂ اقدس کی زیارت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور اس کے بعد میری قبر کی زیارت کی میری وفات کے بعد تو وہ (زیارت کی سعادت حاصل کرنے میں) انہی لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے میری حیات میں میری زیارت کی۔ (بیہقی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (ابن خزیمہ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے بد سلوکی کی۔ (ابن عدی بسند حسن)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اس کو سنتا ہوں۔ (بیہقی)

فائدہ:......رسول اللہ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور یہ بات اہل سنت کے عقائد میں سے ہے، اس لئے آپ ﷺ کے جو امتی قبر مبارک پر حاضر ہو کر سلام عرض کرتے ہیں آپ ﷺ ان کا سلام سنتے ہیں اور سلام کا جواب بھی دیتے ہیں، ایسی صورت میں وفات کے بعد آپ ﷺ کی قبر مبارک پر حاضر ہونا اور سلام عرض کرنا ایک طرح بالمشافہ (یعنی آمنے سامنے) سلام پیش کرنے کے برابر ہے جو بلاشبہ ایسی عظیم سعادت ہے جس کو تمام آداب کے ساتھ حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ وفقنا اللہ لزیارۃ الحبیب المصطفی ﷺ

عظیم سعادت:

حج کے بعد سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت سید الانبیاء رحمۃ للعالمین ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت ہے، رسول اکرم ﷺ کی محبت و عظمت وہ چیز ہے جس کے

بغیر ایمان درست نہیں رہ سکتا، لہٰذا مقدس سرزمین میں پہنچنے کے بعد اب روضۂ اقدس کے سامنے خود حاضر ہو کر درود و سلام پڑھنے کی سعادت اور اس پر ملنے والے بے شمار ثمرات و برکات حاصل کریں، جو دور سے درود و سلام پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتے۔

جن خواتین و حضرات پر حج فرض ہو ان کے لئے پہلے حج کر لینا اور زیارت مدینہ کے لئے بعد میں جانا بہتر ہے، اور جن پر حج فرض نہ ہو انہیں اختیار ہے کہ چاہے پہلے مدینہ منورہ حاضر ہوں اور بعد میں حج کریں یا حج پہلے کریں اور مدینہ منورہ بعد میں حاضر ہوں۔

جب رُخِ طیبہ سفر ہو:

(۱)...... جب مدینہ منورہ کا سفر شروع کریں تو حضور اقدس ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت کی نیت کریں اور یوں نیت کریں:

''اے اللہ میں سرکار دو عالم ﷺ کے مزار مبارک کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ کا سفر شروع کرتا ہوں، اے اللہ اسے قبول فرمالیجئے۔'' آمین

(۲)...... مدینہ منورہ جاتے وقت احرام کی ضرورت نہیں ہے البتہ واپسی پر اگر مکہ مکرمہ آنا ہو تو احرام باندھنا ہوگا اس لئے احرام کی متعلقہ ضروری اشیاء ساتھ رکھیں۔

(۳)...... سفرِ مدینہ میں سنتوں پر عمل کرنے کا بہت ہی خیال رکھیں اس کے لئے مولانا عبدالحکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''علیکم بسنتی'' یا حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کی تالیف ''پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں'' بطورِ خاص مطالعہ میں رکھیں۔

(۴)...... اس سفر میں ذوق و شوق اور پورے دھیان اور توجہ کے ساتھ کثرت سے درود شریف پڑھیں، نماز والا درود شریف سب سے افضل ہے۔

جب مدینہ منورہ کی آبادی اور مکانات نظر آئیں تو اپنے شوقِ دید (یعنی زیارت کے جذبے) کو اور زیادہ کریں اور خوب درود و سلام پڑھتے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہوں۔

مسجد نبوی ﷺ میں حاضری:

(۱)...... جب سبز گنبد پر نظر پڑے تو عاشقانہ نظروں سے دیکھیں۔ ہو سکے تو

آتشِ عشق کو اور تیز کرنے کے لئے یہ اشعار بھی پڑھ لیں:

ڈھونڈتی تھی گنبدِ خضریٰ کو تو دیکھ وہ ہے اے نگاہِ بے قرار
ہوشیار اے جانِ مضطر ہوشیار آگیا شاہِ مدینہ کا دیار

(۲)......معلم کے یہاں سامان رکھ کر غسل کرلیں تو بہتر ہے ورنہ وضو کریں، اچھا لباس پہنیں اور خوشبو لگائیں اور مسجد نبوی کی طرف ادب و احترام کے ساتھ چلیں، نفلی صدقہ کریں۔

(۳)......"باب جبرئیل" معلوم ہو تو پہلی مرتبہ اس سے داخل ہونا افضل ہے یا "باب السلام" سے، ورنہ جس دروازے سے داخل ہوں درست ہے۔ داخل ہوتے وقت یہ کہیں: "بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ، وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ"۔

اور دایاں قدم مسجد کے اندر رکھیں اور نفلی اعتکاف کی نیت کرنے کو غنیمت سمجھیں۔

(۴)......سیدھے "ریاض الجنۃ" آجائیں اگر با آسانی آسکیں ورنہ جہاں جگہ مل جائے اور مکروہ وقت نہ ہو تو وہاں دو رکعت نماز نفل "تحیۃ المسجد" پڑھیں۔

(۵)......پھر محراب النبی ﷺ کے پاس آئیں اگر با آسانی آسکیں، یہاں حضور اکرم ﷺ کا مبارک منبر تھا، اس جگہ شکرانہ کی نفلیں پڑھیں اور نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا دل سے شکر کریں کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے یہاں تک پہنچا دیا اور دعا کریں کہ میں اب سلام عرض کرنے جا رہا ہوں میرا سلام قبول ہو جائے۔

روضۂ اقدس پر سلام:

(۱)......اب بڑے ادب و احترام کے ساتھ اور اپنی نالائقی اور روسیاہی کے استحضار کے ساتھ روضۂ اقدس کی طرف چلیں، جب آپ جالیوں کے سامنے جہاں جالیوں میں چاندی کی تختی لگی ہوئی ہے، پہنچ جائیں تو اس جگہ بالکل سامنے ان جالیوں میں تین گول سوراخ نظر آئیں گے۔ پہلے سوراخ پر آنے کا مطلب یہ ہے کہ اس جگہ سے حضور اکرم ﷺ کا چہرۂ انور سامنے ہے۔۱

۱ اس جگہ عربی میں "ھنا السلام علی رسول اللہ ﷺ" لکھا ہوا ہے، خیال رکھیے۔

(۲)...... یہ سوچیں کہ جو مقام عرشِ اعظم سے افضل ہے آپ وہاں کھڑے ہوئے ہیں ۔علماء فرماتے ہیں کہ جس جگہ آپ ﷺ کا جسم مبارک ہے زمین کا وہ ٹکڑا عرشِ اعظم سے افضل ہے۔

یَاخَیْرَمَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُہٗ   فَطَابَ مِنْ طِیْبِھِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ
نَفْسِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ   فِیْہِ الْعَفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ

اے زائرِ درگاہِ نبی ! جائے ادب ہے
آئے نہ تیرے دل کے دھڑکنے کی صدا
آہستہ قدم نیچی نگاہ، پست صدا ہو
خوابیدہ یہاں روحِ رسولِ عربی ﷺ ہے

(۳)...... جالیوں سے اندازاً تین چار ہاتھ کے فاصلے پرادب سے کھڑے ہو جائیں، ہاتھ سیدھے کریں ،نظر نیچی کریں ،اور دھیان نبی کریم ﷺ کی طرف لگائیں، اور درمیانی آواز سے جو نہ تو بالکل بلند ہو نہ بالکل آہستہ،ادب کے ساتھ رسولِ کریم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کریں اور کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اور یوں سمجھیں کہ میرا سلام رسولِ خدا ﷺ نے سن لیا ہے اور آپ ﷺ سلام کا جواب دیتے ہیں لہٰذا میرے سلام کا جواب بھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

(۴)......اب پورے ادب واحترام اور دھیان کے ساتھ جس قدر ہو سکے درود و سلام پڑھیں جونسا درود شریف چاہیں آپ پڑھ سکتے ہیں ،مگر ہمارے بزرگوں نے روضۂ اقدس پر اس طرح درود و سلام پڑھنے کو لکھا ہے:

اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ.

آپ یہ الفاظ بار بار بھی دھرا سکتے ہیں ،تاہم یہ الفاظ دل سے ادا کریں اور پوری

طرح دھیان حضور اکرم ﷺ کی طرف رہے اور نماز میں جو درود شریف پڑھا جاتا ہے وہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

(۵)......درود وسلام پڑھ کر یوں کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے:

"وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ" (نساء: آیت نمبر ۶۴)

جن لوگوں نے اپنے اوپر ظلم کیا یعنی گناہ کیا "جَاءُ وْکَ" اے نبی! اگر وہ آپ کے پاس آتے، یہاں کہیں کہ اے اللہ! میں نے اپنے اوپر ظلم کیا لیکن میں آپ کے نبی ﷺ کے پاس آ گیا آپ کی توفیق و کرم سے۔"فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ" اور وہ اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے تو اللہ تعالیٰ! میں اس آیت پر عمل کر رہا ہوں اور آپ سے معافی چاہ رہا ہوں۔ "وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ" اور ان کے لئے ہمارا رسول بھی معافی چاہتا ہو، "لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا" تو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ کرنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔

یہاں کہیں: اے اللہ کے رسول ﷺ! دو کام میرے اختیار میں تھے، آپ ﷺ کے پاس آنا اور مغفرت مانگنا، تو میں اللہ تعالیٰ کی توفیق و کرم سے آپ ﷺ کے پاس آ گیا اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ رہا ہوں۔ اے اللہ کے رسول! اب آگے آپ کا کام ہے کہ میرے لئے آپ مغفرت مانگئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ" پس میرے لئے مغفرت مانگنا آپ ﷺ کے اختیار میں ہے اور آپ ﷺ کریم ہیں۔

؎ یا رب تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کہ ما ایم میان دو کریم

یا اللہ تعالیٰ! آپ کریم ہیں آپ کا رسول بھی کریم ہے، سینکڑوں بار شکر ہے کہ ہم دو کریموں کے درمیان ہیں اور دو کریم کے درمیان جس کی کشتی ہو گی وہ انشاء اللہ تعالیٰ کیسے ڈوبے گی؟

پھر عرض کریں کہ اے نبی کریم ﷺ، اے رحمت للعالمین ﷺ، آپ سارے جہاں کے لئے رحمت ہیں اور میں آپ کا ادنیٰ امتی ہوں، ادنیٰ امتی ہونے کی حیثیت سے آپ سے درخواست کرتا ہوں کیونکہ آپ کریم (مہربان) ہیں کہ اپنا دستِ کرم میری طرف

بڑھایئے اور میرے لیے مغفرت مانگ کر ''وَاسْتَغْفَرَلَهُمُ الرَّسُوْلُ'' کا جز پورا کر دیجئے، اس کے بعد خوب دیر تک اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہیں، لیکن ہاتھ اٹھا کر نہیں، ہاتھ گرائے ہوئے ہوں، کیونکہ لوگوں کو غلط فہمی ہوگی کہ نعوذ باللہ حضور اکرم ﷺ سے دعا مانگ رہا ہے، اگر ہاتھ اٹھانا ہو تو کعبہ شریف کی طرف منہ کر لیں۔

(۶)...... اس کے بعد دائیں طرف جالیوں میں جو دوسرا سوراخ ہے اس کے سامنے کھڑے ہو کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ يَاسَيِّدَنَا
اَبَابَكْرِ نِ الصِّدِّيْقَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْکَ وَعَنَّا

''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اے ہمارے سردار ابوبکر صدیق! اللہ تعالیٰ آپ سے اور ہم سے راضی ہو جائیں۔'' [اس جگہ عربی میں ''هذا السلام على ابى بكر الصديق'' لکھا ہوا ہے، خیال رکھیے]

(۷)...... اس کے بعد پھر ذرا دائیں طرف ہٹ کر تیسرے سوراخ کے سامنے کھڑے ہو کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس طرح سلام پیش کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
سَيِّدَنَا عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْکَ وَعَنَّا

''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اے امیر المؤمنین ہمارے سردار حضرت عمر فاروق! اللہ تعالیٰ آپ سے اور ہم سے راضی ہو جائے۔'' [اس جگہ عربی میں ''هذا السلام على ابى بكر الصديق'' لکھا ہوا ہے]

(۸)...... اس کے بعد پھر الٹے ہاتھ اسی پہلے سوراخ کے سامنے آ جائیں جس میں رسول خدا ﷺ ہیں اور نمبر چار پر لکھے ہوئے درود و سلام یا نماز والا درود شریف ذوق و شوق سے پڑھیں اور جن لوگوں نے آپ سے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کو کہا ہے ان کا سلام اپنی زبان میں اس طرح پہنچا دیں مثلاً ''یا رسول اللہ! سید کمال الدین اور سید فیضان الرحمٰن نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے آپ ان کا سلام قبول فرمالیں اور وہ آپ سے شفاعت کے امیدوار ہیں''۔ اگر نام یاد نہ آئیں تو اس طرح عرض کر دیں:

''یارسول اللہ! بہت سے لوگوں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے ان سب کا سلام قبول فرمالیجئے''۔

پھر اس جگہ سے ہٹ کر ایسی جگہ چلے جائیں کہ آپ کے قبلہ رو ہونے میں روضۂ اقدس ﷺ کی طرف پیٹھ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے خوب رو رو کر اپنے اور اپنے والدین، اساتذہ، مشائخ، بزرگانِ دین، اہل وعیال، ملنے جلنے والوں، دعا کرانے والوں اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کریں۔ ہوسکے تو یہ دعا بھی مانگ لیجئے، ان شاء اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوگا اور دعائیں بھی قبول ہونگیں۔

اَللّٰھُمَ اغْفِرْلِیْ وَاغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! مجھے بخش دیں اور پوری امتِ محمد یہ ﷺ کو بخش دیں۔

اَللّٰھُمَ ارْحَمْنِیْ وَارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! مجھ پر رحم فرمادیں اور پوری امتِ محمد یہ ﷺ پر رحم فرمادیں۔

اَللّٰھُمَ اھْدِنِیْ وَاھْدِ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اے اللہ تعالیٰ! مجھے ہدایت دیجئے اور پوری امتِ محمد یہ ﷺ کو ہدایت دیجئے۔

اَللّٰھُمَ عَافِنِیْ وَعَافِ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اے اللہ تعالیٰ! مجھے عافیت سے رکھیے اور پوری امتِ محمد یہ ﷺ کو عافیت سے رکھیے۔

بس اسی کو سلام کہتے ہیں۔ جب سلام عرض کرنا ہو تو اسی طرح عرض کیا کریں۔

(۱۰)...... جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے کثرت سے روضۂ اقدس کے سامنے حاضر ہو کر سلام عرض کیا کریں، خصوصاً پانچوں نمازوں کے بعد، اگر کسی وقت حاضری کا موقع نہ ہو تو پھر آپ مسجدِ نبوی ﷺ میں کسی بھی جگہ سے سلام عرض کر سکتے ہیں، مگر اس کی وہ فضیلت نہیں جو سامنے حاضر ہو کر سلام عرض کرنے میں ہے۔

مسجدِ نبوی ﷺ کے باہر سے جب کبھی روضۂ اقدس کے سامنے سے گذریں تو تھوڑی دیر ٹھہر کر مختصر سلام عرض کر کے آگے بڑھیں۔

خواتین کا سلام

(۱)......خواتین کو روضۂ اقدس کی زیارت اور سلام عرض کرنا چاہیئے، اور طریقہ سلام عرض کرنے کا اوپر لکھا گیا ہے، خواتین بھی اس کے مطابق سلام عرض کریں، البتہ (اگر حکومت کی طرف سے ممانعت نہ ہو تو) ان کے لئے رات کے وقت حاضر ہو کر سلام عرض کرنا بہتر ہے، اور جب زیادہ ہجوم ہو تو کچھ فاصلہ ہی سے سلام عرض کیا کریں۔

(۲)......اگر کسی خاتون کو ماہواری آ رہی ہو یا وہ نفاس کی حالت میں ہو تو گھر پر قیام کرے۔ سلام عرض کرنے مسجدِ نبوی میں نہ آئے، البتہ اگر مسجد کے باہر "باب السلام" کے پاس یا کسی اور دروازے کے پاس کھڑی ہو کر سلام عرض کرنا چاہے تو کر سکتی ہے اور جب پاک ہو جائے تو روضۂ مبارک پر سلام عرض کرنے کے لیے چلی جائے۔

(۳)......مدینہ منورہ میں بھی خواتین کو گھر ہی میں نماز پڑھنا افضل ہے کیونکہ انہیں گھر میں نماز ادا کرنے سے مسجد نبوی کی جماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔ لیکن اگر خواتین مسجد میں سلام کرنے آئیں اور نماز کا وقت آنے پر مسجد نبوی کی جماعت میں شامل ہو کر نماز ادا کر لیں تو ان کی نماز ہو جائے گی۔

چالیس نمازیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور کوئی نماز اس کی فوت نہ ہو، اس کے لئے دوزخ اور عذاب و نفاق سے براءت لکھی جائے گی۔ (مسند احمد)

اس حدیثِ پاک سے مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کی برکت سے نمازی کو دوزخ کے عذاب اور نفاق سے بری فرما دیتے ہیں۔ اس لئے مسجدِ نبوی کی نمازوں کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے اور چالیس نمازیں ادا کر کے عظیم فضیلت حاصل کرنی چاہیئے۔ لیکن مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنا

فرض یا واجب نہیں ہے اور یہ نمازیں حج کا کوئی حصہ نہیں ہیں، اگر کوئی شخص چالیس نمازیں مسجد نبوی میں ادا نہ کرسکے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور اس کے حج وعمرہ میں کوئی کمی نہیں۔

فائدہ: خواتین کے لئے مدینہ منورہ میں بھی گھر میں چالیس نمازیں پڑھنا افضل ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ انہیں گھر میں چالیس نمازیں پڑھنے کا ثواب بھی مل جائے گا اس لئے خواتین مسجد نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی فکر نہ کریں اپنے گھروں میں نمازیں ادا کریں۔ ہاں کبھی نماز کے وقت میں مسجد میں ہوں اور مسجد کی جماعت میں شامل ہو جائیں تو ان کی نماز ہو جائے گی۔

اور اگر ماہواری کے عذر کی بناء پر خواتین چالیس نمازیں اپنے گھر میں بھی پوری نہ کرسکیں تو بھی کچھ مضائقہ نہیں بلکہ اس قدرتی اور غیر اختیاری معذوری سے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ خواتین کو محروم نہیں فرمائیں گے۔ خواتین ہر نماز کے وقت وضوء کرکے گھر ہی میں مصلے پر بیٹھ کر تھوڑا بہت ذکر کرلیا کریں یہی انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہے اور ضروری یہ بھی نہیں۔

مختصر دستور العمل

جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے اس کو بہت ہی غنیمت جانیں اور جہاں تک ہوسکے اپنے اوقات کو ذکر وعبادت میں لگانے کی کوشش کریں، اس سلسلے میں ان امور کا اہتمام بہت مفید ہے۔

۱...... روضۂ اقدس ﷺ پر حاضر ہو کر کثرت سے سلام پڑھیں، کم از کم ہر نماز کے بعد حاضری دیں اور سلام پیش کیا کریں۔

۲...... کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں اور ذکر وتلاوت اور دیگر تسبیحات کا اہتمام رکھیں۔

۳...... ''ریاض الجنۃ'' میں جتنا موقع مل سکے نوافل اور دعائیں کرتے رہیں اور خاص خاص ستونوں کے پاس نفل اور دعا کی کثرت کریں۔ اشراق، چاشت، اوابین، تہجد اور صلوٰۃ التسبیح روزانہ پڑھیں۔ مگر مکروہ اوقات میں ہرگز نوافل مت پڑھیں۔

۴......روضہ مبارک کے قریب چھ مشہور بابرکت ستون یہ ہیں: (۱) اسطوانۃ السریر۔ (۲) اسطوانۃ الحرس۔ (۳) اسطوانۃ الوفود۔ (۴) اسطوانۃ توبۃ ابی لبابہؓ۔ (۵) اسطوانۃ عائشۃ۔ (۶) اسطوانۃ المخلقۃ۔ روضہ مبارک کے قریب اصحاب صفہ کا وہ چبوترہ بھی ہے جہاں بیٹھ کر سرور دو عالم ﷺ اپنے صحابہ کو دین و دانش کی باتیں سکھایا کرتے تھے۔

۵......کبھی کبھی حسبِ سہولت مدینہ منورہ کی زیارات پر ہو آیا کریں اور مکمل پردہ کے ساتھ جنت البقیع چلے جایا کریں اور وہاں ایصالِ ثواب اور دعاءِ مغفرت کریں اور ان کے وسیلے سے اپنے لئے دعا مانگیں۔

۶......اہلِ مدینہ اور مدینہ منورہ کی چیزوں کی برائی نہ کریں۔ وہاں کے لوگوں کا بھی ادب کریں، اگر کوئی آپ سے بدتمیزی کردے، دھکا مار دے یا کوئی اور تکلیف پہنچ جائے اُف نہ کریں کیونکہ وہ درباری لوگ ہیں اور آپ مہمانِ سرکار ہیں، وہ اہلِ دربار ہیں لہٰذا ان کو چاہیئے کہ وہ اپنے مہمانِ سرکار کا اکرام کریں مگر آپ اہلِ دربار کا احترام کریں۔ اپنی اپنی ڈیوٹی اپنے پاس رکھیں، اگر ان سے کوتاہی ہو جائے تو آپ اہلِ دربار کے ادب میں کمی مت کریں اور ان کے بارے میں زبان کو خاموش رکھیں۔

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک شخص نے یہ کہہ دیا کہ یہاں کا دہی کھٹا ہے اور ہمارے ہندوستان کا دہی میٹھا ہے، اسی رات حضور اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ چھوڑ دو، فوراً واپس جاؤ تمہیں ہندوستان کا دہی اچھا لگتا ہے، ہمارے شہر کا دہی اچھا نہیں لگتا تو کیوں یہاں پر آیا نالائق؟ بہت روئے مگر کام نہیں بنا۔ بے ادبی بڑی خطرناک چیز ہے اس لئے وہاں کی کسی چیز کو کچھ مت کہیں، جتنے لوگ ہیں وہاں ان کو اکرام اور پیار کی نظر سے دیکھیں۔

۷......خرید و فروخت میں بھی مدینہ والوں کی امداد کی نیت رکھیں تاکہ ثواب ملے۔

۸......مدینہ منورہ میں تمام گناہوں سے بے حد بچیں خصوصاً فضول باتیں، بدنگاہی، غیبت چغلی اور لڑائی جھگڑے سے خاص طور پر بچیں۔

مدینہ منورہ سے واپسی

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو اور مکروہ وقت بھی نہ ہو تو مسجدِ نبوی ﷺ میں دو رکعت نفل پڑھیں اور پھر روضۂ اقدس کے سامنے الوداعی سلام عرض کرنے جائیں۔ اس کا وہی طریقہ ہے جو سلام عرض کرنے کا پہلے لکھا گیا ہے۔ سلام عرض کرتے وقت رونا آئے تو رو پڑیں اور اس جدائی پر آنسو بہائیں کہ خدا جانے پھر کب اس مقدس در کی حاضری نصیب ہوگی اور دعا کریں: ''یا اللہ تعالیٰ! ہمارے سفر کو آسان فرما اور عافیت وسلامتی کے ساتھ اپنے اہل وعیال میں پہنچا اور دوبارہ حاضری نصیب فرما اور اس حاضری کو میری آخری حاضری نہ بنانا بلکہ عافیت کے ساتھ بار بار عطا فرماتے رہنا۔'' آمین

فائدہ:

مدینہ منورہ کی موت کے بارے میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو استطاعت ہو کہ وہ مدینے میں مرے وہ مدینے آکر مرجائے، اس لئے کہ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔ (ترمذی شریف)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اکثر یہ دعا کیا کرتے:

"اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ، وَمَوْتًا فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِکَ"

''اے اللہ! مجھے اپنے راستے کی شہادت اور اپنے پیارے رسول ﷺ کے مقدس شہر میں مرنا نصیب کر'' چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کی دعا قبول ہوئی، نمازِ فجر ادا کرتے ہوئے اللہ کے راستے کے زخم کھائے اور مدینہ منورہ ہی میں وفات پائی۔ [تاریخ الخلفاء للسیوطیؒ، ص:۱۳۳]

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

؎ کہاں ہے میری قسمت یہ حاضری مدینہ
میں جاگتا ہوں یا رب یا خواب دیکھتا ہوں

؎ اے ساکنانِ مدینہ مجھ کو بھی یاد رکھنا

اِک دور اوفتادہ فریاد کررہا ہے

دل تڑپتا ہے میرا سینے میں
ہائے پہنچوں گا کب مدینے میں
قلب جس کا نہ ہو مدینے میں
اس کا جینا ہے کوئی جینے میں

(استفادہ از" حج وعمرہ" مؤلفہ حضرت مولانا عبدالرؤف سکھروی صاحب دامت برکاتہم "حرمین شریفین میں حاضری کے آداب" مؤلفہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم العالیہ مع اضافہ از مؤلف)

روضۂ اقدس میں حاضری کے موقع پر پڑھے جانے والے درود وسلام

ذیل میں "جامع الصلوات" اور "الصلات والبشر" و دیگر کتب کی مدد سے اکابر اور بزرگانِ دین سے منقول منتخب درود و سلام پیش کیے جارہے ہیں جن کا روضۂ اقدس پہ حاضری کے موقع پر پڑھنا اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کرنا باعثِ خیر و برکت اور عند اللہ تقرب اور حضور اکرم ﷺ سے محبت وعقیدت میں اضافے کا ذریعہ ثابت ہوگا انشاءاللہ۔

حضور اکرم ﷺ کی خدمتِ مبارکہ میں

۱......اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ الصَّلَوَاتِ، وَاَسْمَى الْبَرَكَاتِ، وَاَزْكَى التَّحِيَّاتِ، فِيْ جَمِيْعِ الْاَوْقَاتِ، عَلٰى اَشْرَفِ الْمَخْلُوْقَاتِ، سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ اَكْمَلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتِ، وَسَلِّمْ عَلَيْهِ يَارَبَّنَا اَزْكَى التَّحِيَّاتِ، فِيْ جَمِيْعِ الْحَضَرَاتِ وَاللَّحَظَاتِ.

۲......اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَفْضَلَ وَاَزْكٰى وَاَنْمٰى وَاَعْلٰى صَلَاةٍ صَلَّاهَا عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَنْبِيَائِهٖ وَاَصْفِيَائِهٖ، اَشْهَدُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّكَ بَلَّغْتَ مَا اُرْسِلْتَ بِهٖ، وَنَصَحْتَ اُمَّتَكَ، وَعَبَدْتَ

رَبَّکَ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ وَکُنْتَ کَمَا نَعَتَکَ اللّٰهُ فِیْ کِتَابِهٖ "لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ" فَصَلَوَاتُ اللّٰهِ وَمَلَائِکَتِهٖ وَاَنْبِیَائِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِهٖ وَسَمَاوَاتِهٖ وَاَرْضِهٖ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ.

۳......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ، صَلَاةً شَارِحَةً لِصَدْرِهٖ مُوْجِبَةً لِسُرُوْرِهٖ، وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْلِیَاءِ، صَلَاةً بِعَدَدِ النُّوْرِ وَظُهُوْرِهٖ.

۴......سَلَامُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَرَحْمَتُهٗ وَبَرَکَاتُهٗ عَلٰی جَمِیْعِ عَوَالِمِکَ الْمُمْتَدَّةِ کُلِّهَا، ثُمَّ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَلِیْلَهٗ، ثُمَّ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَهٗ، ثُمَّ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَهٗ، ثُمَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ کَصَلَاةِ اِبْرَاهِیْمَ مِنْ حَیْثُ شَرِیْعَتُکَ، وَکَصَلَاةِ مَلَائِکَتِهٖ مِنْ حَیْثُ حَقِیْقَتُکَ، وَکَصَلَاتِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی مِنْ حَیْثُ حَقُّهٗ وَرَحْمَانِیَّتُهٗ، ثُمَّ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ جَاوَزَ فِی السَّمَاوَاتِ الْعُلَا، مَقَامَاتِ الرُّسُلِ وَالْاَنْبِیَاءِ، وَزَادَ رِفْعَةً وَاسْتَعْلٰی، عَلٰی ذَوَاتِ الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی، وَبَلَغَ الْغَایَةَ الْقُصْوٰی، وَالْمَقْصُوْدَ الَّذِیْ عَجَزَتْ عَنْهُ قُوَّةُ اُوْلِی النُّهٰی، ثُمَّ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ ظَهَرَ بِالْکَمَالَاتِ، وَبُشِّرَ بِهٖ فِیْ عَالَمِ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتِ.

۵......اَللّٰهُمَّ صَلِّ سَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً اُعَاذُ بِهَا مِنْ کُلِّ الْغَفَلَاتِ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَانَبِیَّ اللّٰهِ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللّٰهِ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَاصَفِیَّ اللّٰهِ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَاصَفْوَةَ اللّٰهِ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ

يَاعَبْدَ اللّٰهِ، اَلصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدِىْ يَاذَا الْمَحْبُوْبُ لِاَهْلِ الْحُبِّ، اَلصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدِىْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ، صَلاةً وَسَلامًا يَكُوْنَانِ بِقَدْرِ عَظَمَةِ الذَّاتِ، وَآلِكَ وَصَحْبِكَ وَالزَّوْجَاتِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَمَالِ حَضَرَاتِكَ وَجَمِيْلِ مَصْنُوْعَاتِكَ۔

٦ ......عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ صَلَوَاتِ اللّٰهِ وَتَسْلِيْمَاتِهٖ، وَتَحِيَّاتِهٖ وَبَرَكَاتِهٖ، فِىْ كُلِّ لَحْظَةٍ مَايُمَاثِلُ فَضْلَكَ الْعَظِيْمَ، وَيُعَادِلُ قَدْرَكَ الْفَخِيْمَ، وَيَجْمَعُ لَكَ فَضَائِلَ جَمِيْعِ اَنْوَاعِ الصَّلاةِ وَالتَّسْلِيْمِ۔

٧......اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَانَبِىَّ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَاخِيَرَةَ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهٖ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَاخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَاقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَابَشِيْرُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَانَذِيْرُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَسَائِرِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْضَلَ مَاجَزٰى نَبِيًّا وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ كُلَّمَاذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ، وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ فِى الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ، اَكْمَلَ وَاَفْضَلَ وَاَطْيَبَ مَاصَلّٰى عَلٰى اَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ،

كَمَا اسْتَنْقَذْنَا بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ، وَبَصَّرَنَا بِكَ مِنَ الْعَمٰى وَالْجَهَالَةِ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَاَمِيْنُهٗ وَخِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ، وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ، وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ، وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ، اَللّٰهُمَّ آتِهٖ نِهَايَةَ مَايَنْبَغِيْ اَنْ يَسْاَلَهُ السَّائِلُوْنَ، وَخُصَّهُ بِالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَالْوَسِيْلَةِ وَالْفَضِيْلَةِ، وَبُغَايَةَ مَايَنْبَغِيْ اَنْ يَاْمُلَهُ الْآمِلُوْنَ.

حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی خدمت میں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَاصَاحِبَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَااَبَابَكْرٍ وَيَاعُمَرُ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، فَجَزَاكُمَا اللّٰهُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ اَفْضَلَ مَاجَزٰى بِهٖ وَزِيْرَىْ نَبِيٍّ فِيْ حَيَاتِهٖ، وَعَلٰى حُسْنِ خِلَافَتِهٖ فِيْ اُمَّتِهٖ بَعْدَ وَفَاتِهٖ، فَجَزَاكُمَا اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ مُرَافَقَتَهٗ فِيْ جَنَّتِهٖ، وَاِيَّانَا مَعَكُمَا بِرَحْمَتِهٖ، اِنَّهٗ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ.

بعد نذرانۂ درود و سلام اللہ تعالیٰ سے دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ رَسُوْلَكَ وَاَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ، وَاُشْهِدُ الْمَلَائِكَةَ النَّازِلِيْنَ عَلٰى هٰذِهِ الرَّوْضَةِ الْكَرِيْمَةِ وَالْعَاكِفِيْنَ، اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ كُلَّ مَاجَاءَ بِهٖ مِنْ اَمْرٍ وَنَهْيٍ وَخَبَرٍ عَمَّا كَانَ وَمَايَكُوْنُ فَهُوَ حَقٌّ لَاكَذِبَ فِيْهِ وَلَاامْتِرَاءَ. وَاِنِّيْ مُقِرٌّ لَكَ يَااِلٰهِيْ، بِجِنَايَتِيْ وَمَعْصِيَتِيْ فِي الْخَطْرَةِ وَالْفِكْرَةِ وَالْاِرَادَةِ وَالْغَفْلَةِ، وَمَا اسْتَاْثَرْتَ عَنِّيْ مِمَّا اِذَا شِئْتَ اَخَذْتَ بِهٖ، وَاِذَا شِئْتَ عَفَوْتَ عَنْهُ، مِمَّاهُوَ مُتَضَمِّنٌ لِلْكُفْرِ وَالنِّفَاقِ وَالْبِدْعَةِ

اَوِ الضَّلَالِ اَوِ الْمَعْصِيَةِ اَوْ سُوْءِ الْاَدَبِ مَعَکَ، وَمَعَ رَسُوْلِکَ وَمَعَ اَنْبِيَائِکَ وَاَوْلِيَائِکَ مِنَ الْمَلَائِکَةِ وَالْجِنِّ وَالْاِنْسِ، وَمَا خَلَقْتَ مِنْ شَیْءٍ فِیْ مُلْکِکَ، فَقَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ بِجَمِيْعِ ذٰلِکَ، فَاغْفِرْلِیْ، وَامْنُنْ عَلَیَّ بِالَّذِیْ مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰی اَوْلِيَائِکَ؛ فَاِنَّکَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ. (جامع الصلوات، متفرق مقامات، والصلات والبشر، ص: ۱۲۸-۱۳۸)

فائدہ:

(۱) ابن ابی فدیک رحمۃ اللہ علیہ اپنی مروی احادیث میں نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کے روضۂ مبارک میں حاضر ہو کر درج ذیل آیت اور درود ۷۰ مرتبہ پڑھتا ہے ایک فرشتہ اس کا نام لے کر پکار کر جواب دیتا ہے:

"اے فلاں شخص: اللہ تجھ پر بھی رحمت نازل کرے اور تیری ہر حاجت پوری ہو۔"

وہ آیت اور درود یہ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِکَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (سورہ احزاب، آیت: ۵۶)
"صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْکَ يَامُحَمَّدُ".

(۲) حضور ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد آپ ﷺ کی چہیتی صاحبزادی اماں جان سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا قبر مبارک پر حاضر ہوئیں اور انتہائی غم واندوہ کے عالم میں قبر شریف کی مٹی اٹھا کر اپنے مبارک چہرہ پر ملیں، اور رو رو کر یہ اشعار پڑھتی رہیں:

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَ
اَنْ لَّايَشُمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِيَا
صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَی الْاَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

(الصلات والبشر، ص: ۱۳۵-۱۳۶)

اردو کے چند منتخب اشعار

(روضۂ اقدس پہ انہیں پڑھیں اور حضور اکرم ﷺ کے ساتھ اپنی محبت کو جلا بخشیں)

۱......اے رسولِ امیں ، خاتم المرسلیں ! تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقیں ! تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے ، جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے

اے ازل کے حسیں ! اے ابد کے حسیں ! تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

چار یاروں ؓ کی شان جلی ہے بھلی ہے یہ صدیق ؓ ، فاروق ؓ ، عثمان ؓ علی ؓ

شاہد عدل ہیں یہ ترے جانشیں ! تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

(از کلام حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

۲......امیدیں اور ہیں لاکھوں لیکن بڑی امید ہے یہ

کہ ہو سگانِ مدینہ میں مرا نام شمار

جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں

مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مور و مار

جو یہ نصیب نہ ہو اور کہاں نصیب میرے

کہ میں ہوں اور سگانِ حرم کی تیرے قطار

اُڑا کے باد میری مُشتِ خاک کو پسِ مرگ

کرے حضور ﷺ کے روضہ کے آس پاس نثار

(از کلام حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ)

۳......اے ختم رسل کتنے بشر آپ کے صدقے

ہر شر سے ہوئے پاک ، بنے رشک نگینہ

اے صلِ علیٰ آپ کا فیضانِ رسالت

جو مثلِ حجر تھا وہ ہوا مثلِ نگینہ

جو ڈوبنے والا تھا ضلالت کے بھنور میں
اب رہبرِ امت ہے وہ گمراہ سفینہ
۴......مدینہ میں مرنا مقدر میں ہو
خدا سے دعا یہ بھی کرتے ہیں ہم

یہ نالائقوں پر ہے رب کا کرم
محمد ﷺ کی نگری میں رہتے ہیں ہم
شفاعت محمد ﷺ کی بھی ہو نصیب
دعا رات دن یہ بھی کرتے ہیں ہم
مدینہ میں ہر سال ہو حاضری
خدا سے یہ فریاد کرتے ہیں ہم
(از کلام حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم)

مختصر نقوشِ سیرت

۞......ولادتِ باسعادت سے ۵۰ یا ۵۵ دن قبل اصحابِ فیل کا واقعہ پیش آیا جو مصری عالم و محقق محمود پاشا کی تحقیق کے مطابق ۵۷۱ء اور بقول علامہ ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ ۵۷۰ء میں رونما ہوا۔

۞......اس واقعے کے ۵۰ یا ۵۵ دن بعد صبح صادق کے وقت دوشنبہ بتاریخ ۹،۸ یا ۱۲ ربیع الاول کو حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کے ہاں حضرت آمنہ کے بطنِ مبارک سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم شکم مادر ہی میں تھے کہ آپ کے والد حضرت عبداللہ کا انتقال ہو گیا۔

۞......ولادتِ باسعادت کے ساتویں دن عبدالمطلب نے آپ کا عقیقہ کیا اور محمد نام رکھا اور والدہ ماجدہ نے احمد نام رکھا۔

❁ ......ولادت کے بعد آپ کی والدہ ماجدہ نے ۳،۴ روز تک دودھ پلایا۔

❁ ......ثوبیہؓ کے بعد حلیمہ سعدیہؓ نے آپ کو دودھ پلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں قبیلہ سعد میں اپنی طفولیت کے چار سال گزارے۔

❁ ......جب آپ کی عمر دو، ڈھائی سال کی ہوئی تو دو فرشتے آئے اور انہوں نے آپ ﷺ کے سینہ مبارک کو چاک کیا اور اس کو حکمت و انوارات سے بھر دیا، یہ شق صدر کا پہلا واقعہ تھا۔

❁ ......جب آپ کی عمر چھ سال کی ہوئی تو والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کا ابواء (مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے) میں انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دادا عبدالمطلب کی کفالت میں آ گئے۔

❁ ......دو سال آپ دادا کی کفالت میں رہے، جب آپ کی عمر آٹھ سال دو مہینے دس دن ہوئی تو عبدالمطلب کا انتقال ہو گیا اور آپ اپنے چچا ابو طالب کی کفالت میں آ گئے۔

❁ ......دس سال کی عمر میں دوسری مرتبہ شق صدر ہوا۔

❁ ......بارہ سال کی عمر میں پہلی دفعہ اپنے چچا ابو طالب کے ہمراہ شام کی طرف بغرضِ تجارت سفر کے لئے روانہ ہوئے۔

❁ ......عمر مبارک چودہ، پندرہ یا بیس سال کی تھی کہ قریش اور بنی قیس کے درمیان حربِ فجار کا واقعہ پیش آیا، آپ ﷺ نے اس کو قریب سے دیکھا لیکن جنگ میں حصہ نہیں لیا۔

❁ ......اسی سال ذیقعدہ میں حلف الفضول کا واقعہ پیش آیا، آپ نے امن وامان کے اس معاہدے میں شرکت فرمائی۔

❁ ......جب عمر کچھ اور زیادہ ہوئی تو ذریعہ معاش کی طرف توجہ کرنا ضروری سمجھا اور مکہ میں چند قیراط کے عوض اجیاد نامی مقام پر بکریاں چرانے کا پیشہ اختیار فرمایا۔

[مسجدِ حرام کی موجودہ توسیع میں ''باب اجیاد'' اسی محلہ کی جانب واقع ہے]

❁ ......۲۵ سال کی عمر میں حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کا مالِ تجارت لے کر ان کے غلام میسرہ کے ہمراہ شام کا دوسرا سفر فرمایا، جس میں آپ کو خوب نفع ہوا۔ آپ کی صداقت

اور شرافت سے متاثر ہوکر حضرت خدیجہؓ نے آپ کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا، آپ نے اسے قبول فرمالیا اور ان سے نکاح کرلیا۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۵ سال اور حضرت خدیجہ کی عمر ۴۰ سال تھی۔ مہر ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی مقرر ہوئی (جو پانچ سو درھم شرعی بنتے ہیں)۔

❁ ......۳۰ سال کی عمر میں بڑی صاحبزادی حضرت زینبؓ کی ولادت ہوئی۔ ۳۳ سال کی عمر میں دوسری صاحبزادی حضرت رقیہؓ پیدا ہوئیں۔

❁ ......۳۵ برس کی عمر میں قریش نے کعبہ کو از سرِ نو تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دستِ مبارک سے حجرِ اسود رکھنے کا شرف حاصل ہوا۔

❁ ......جب آپ کی عمر چالیس برس ایک دن کی ہوئی تو ظاہری طور پر باضابطہ آپ کو خلعت نبوت کے ساتھ سرفراز کیا گیا اس موقعہ پر شق صدر کا تیسرا واقعہ بھی پیش آیا اور قرآن مجید کی پانچ آیتیں نازل ہوئیں۔

❁ ......ابتداءً دو رکعتیں صبح کی اور دو رکعتیں عصر کی اسی وقت فرض ہوئیں۔

❁ ...... نبوت ملنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خفیہ طور پر لوگوں میں تبلیغ شروع کی، چنانچہ سب سے پہلے مردوں میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے، عورتوں میں زوجہ مطہرہ سیدہ خدیجہؓ نے اور بچوں میں حضرت علیؓ نے اور غلاموں میں حضرت زید بن حارثہؓ نے اسلام قبول کیا۔

❁ ......نیز ۱ نبوی ہی کے آغاز میں حضرت فاطمہؓ پیدا ہوئیں۔

❁ ......تین سال کے بعد علانیہ طور پر دین کی دعوت دینا شروع کی، چنانچہ آپ ﷺ کوہِ صفا پر تشریف لے گئے اور قریش والوں کو نام بنام پکار کر اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔

❁ ......کفارِ مکہ نے اسلام کی پھیلتی ہوئی دعوت اور مسلمانوں کی تعداد میں روز بروز ہونے والے اضافے کو روکنے کی کوشش شروع کردی اور مسلمانوں کی ایذاء رسانی میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ جب کفار کے مظالم بڑھتے چلے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ پہلی مرتبہ ۵ نبوی میں ۱۲ مردوں اور ۴ عورتوں نے اور اسی سال دوسری مرتبہ ۸۳ مردوں اور ۱۸ عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

❁......یکم محرم الحرام ۷ نبوی کو قریش نے بنی عبد المطلب اور بنی ہاشم سے مقاطعہ (اقتصادی بائیکاٹ) کیا اور ایک پہاڑ کی گھاٹی میں آپ ﷺ اور آپ کے رفقاء نیز ابولہب کے سوا باقی تمام بنی ہاشم کو مقید کر دیا گیا، تین سال تک آپ اور آپ کے تمام رفقاء اسی گھاٹی میں مقید رہے۔

❁...... ۱۰ نبوی کو قدرتی طور پر دیمک نے مقاطعہ کے عہد نامے کو کھالیا۔اس طرح شعب ابی طالب سے رہائی ملی۔

❁...... ۱۰ نبوی ہی میں شعب ابی طالب سے رہائی کے کچھ عرصہ بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کا انتقال ہوا گیا اس کے تین دن بعد آپ کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا بھی انتقال ہو گیا۔اس سال کو ''عام الحزن'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

❁......اسی سال ماہِ شوال میں آپ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ طائف کا سفر کیا اور وہاں کے سرداروں کو دین اسلام قبول کرنے کی دعوت دی مگر ان لوگوں نے دعوت قبول کرنے کے بجائے آپ کو فوراً اپنے شہر سے نکل جانے کا حکم دیا اور شہر کے اوباش لڑکوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا۔ان لڑکوں نے آپ کو اتنے پتھر مارے کہ آپ کا جسم مبارک لہولہان ہو گیا۔

❁......جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے واپس تشریف لائے تو بچوں کی تربیت اور پرورش تبلیغ اسلام میں رکاوٹ پیدا کرنے لگی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ داری انتظامات کی خاطر اسی سال حضرت سودہ بنت زمعہ سے نکاح فرمایا۔ایک قول کے مطابق اسی سال ۱۰ حضرت عائشہؓ سے بھی نکاح فرمایا۔

❁......رجب ۱۱ نبوی کو معراج کا واقعہ پیش آیا شق صدر کا چوتھا واقعہ بھی پیش آیا اور پانچ نمازیں فرض ہوئیں۔ایک قول کے مطابق شوال ۱۱ نبوی کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔

❁...... ۱۱ نبوی موسم حج میں ۶ یا ۸ انصاری صحابہ ﷡ مشرف بہ اسلام ہوئے۔

❁...... ۱۲ نبوی کو موسمِ حج میں ۱۲ انصاری صحابہ مدینہ منورہ سے تشریف لائے اور منیٰ

میں جمرہ عقبہ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی۔اسے بیعت عقبہ اولیٰ کہا جاتا ہے۔

۞......اگلے سال ۱۳ نبوی کو حج کے موقع پر ۷۳ مرد اور ۲ عورتیں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آئے اور عقبہ میں آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کی اسے بیعتِ عقبہ ثانیہ کہا جاتا ہے۔

۞......بیعتِ عقبہ ثانیہ کے متصل بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔

۞......یکم ربیع الاول ۱ھ بروز جمعرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ سے بغرضِ ہجرت مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

۞......راستے میں تین دن غارِ ثور میں روپوش رہے، تین دن کے بعد دوشنبہ یعنی پیر کی رات غارِ ثور سے نکل کر مدینہ منورہ سے قریب مقام قبا میں قیام کیا۔۱۴ دن وہیں رہے اور مسجدِ تقویٰ (یعنی مسجدِ قباء) کی بنیاد ڈالی جو اسلام میں سب سے پہلی مسجد ہے۔

۞......بروز جمعہ قباء سے رخصت ہو کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے، راستے میں بنی سالم بن عوف کے محلہ میں پہلی دفعہ جمعہ کی نماز ادا فرمائی اور اسی روز مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

۞......ابتداء میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر میں تقریباً سات ماہ تک قیام فرمایا۔

۞...... ۱ھ ہی میں مسجدِ نبوی اور اس کے ساتھ دو حجرے تعمیر کروائے اور حضرت ابو ایوبؓ کے گھر سے ان حجروں میں منتقل ہو گئے۔

۞......اسی سال ماہِ شوال میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مدینہ منورہ میں رخصتی ہوئی۔ نیز اسی سال مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات یعنی بھائی چارگی بھی قائم کی۔

۞......اسی سال میثاقِ مدینہ کی تاریخی دستاویز تیار ہوئی اور مسلمانوں اور یہودِ مدینہ کے درمیان امن وامان کا معاہدہ طے پایا۔

۞......اسی سال جہاد کا حکم نازل ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲ سریہ روانہ فرمائے:

۱......سریۂ حمزہؓ ماہِ رمضان میں۔ ۲......سریۂ عبیدۃ ابن الحارث ماہِ شوال میں۔

۞...... ۲ھ میں تحویلِ قبلہ کا حکم نازل ہوا اور مسلمان بیت المقدس کی طرف رخ کرنے کے بجائے بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے لگے۔

۞......اسی سال ماہِ صفر میں غزوۂ ابواء، ماہِ ربیع الاول میں غزوۂ بواط، جمادی الاولیٰ میں غزوۂ عشیرہ اور جمادی الثانیہ میں غزوۂ سفوان واقع ہوا۔

۞......رجب ۲ھ سریہ (فوجی دستہ) عبد اللہ بن جحشؓ کو مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان نخلستان کے علاقے کی طرف روانہ فرمایا نیز سریۂ عمیر اور سریۂ سالم بھی روانہ فرمائے، نیز سریۂ زید بن حارثہؓ بھی روانہ فرمایا۔

۞......۱۷ رمضان المبارک ۲ھ میں اسلام کا سب سے پہلا عظیم الشان معرکہ غزوۂ بدر کا واقعہ رونما ہوا جس میں ۷۰ کافر قتل اور ۷۰ گرفتار ہوئے، مسلمانوں میں سے ۱۴ اصحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے اور یہ معرکہ جمعہ کے دن پیش آیا، بدر سے واپسی پر غزوہ بنی قینقاع پیش آیا۔

۞......اسی سال رمضان المبارک ہی میں حضرت رقیہؓ کا انتقال ہوا۔

۞......غزوۂ بدر سے واپسی پر پہلی مرتبہ عید الفطر کی نماز ادا کی گئی۔ رمضان کے روزے اور صدقۂ فطر بھی اسی سال واجب ہوئے نیز عید الاضحیٰ کی نماز اور قربانی بھی اسی سال واجب ہوئی۔

۞......اسی سال ماہِ ذوالحجہ میں حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کا حضرت علیؓ کے ساتھ نکاح ہوا۔

۞...... ۳ھ میں دو غزوے ہوئے: ۱......غزوۂ اُحد۔ ۲......۱۶ شوال بروز اتوار کو غزوۂ حمراء الاسد۔

اور دو سریے روانہ فرمائے: ۱......محمد بن مسلمہؓ۔ ۲......سریۂ زید بن ثابتؓ۔

۞......اسی سال ماہِ شعبان میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے عقدِ نکاح فرمایا نیز حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت بھی اسی سال ماہِ رمضان میں ہوئی۔

۞...... ۴ھ میں تین غزوے پیش آئے: ۱......غزوۂ بنی نضیر۔ ۲......غزوۂ بدر صغریٰ۔ ۳......غزوہ ذات الرقاع۔

اور چار سریے روانہ فرمائے :۱۔سریہ ابوسلمہ (یکم محرم)۔ ۲۔سریہ عبد اللہ بن انیس (ماہِ محرم الحرام)۔ ۳۔سریۂ منذر۔ ۴۔سریۂ مرثد۔

❁......اسی سال حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا اور ماہِ شوال میں حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے عقدِ نکاح فرمایا۔

❁......اسی سال ماہِ شعبان میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی۔

❁...... ۵ ھ میں غزوات پیش آئے :۱......ماہِ ربیع الاول میں دومۃ الجندل۔

۲......غزوۂ مریسیع ماہِ شعبان میں۔ ۳......غزوۂ خندق (غزوۂ احزاب)۔

❁......ایک قول کے مطابق اسی سال حج بھی فرض ہوا۔

❁......ماہِ جمادی الاولیٰ میں حضرت عبد اللہ بن عثمانؓ یعنی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے کا انتقال ہوا۔

❁......ماہِ شوال کے آخر میں حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ حضرت امّ رومان رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔

❁......حضرت زینب بنت جحشؓ اور حضرت جویریہ بنت الحارثؓ سے عقدِ نکاح فرمایا۔

❁...... ۶ ھ میں تین غزوات پیش آئے :۱......غزوۂ بنی لحیان۔

۲......غزوۂ غابہ (ذی قرد)۔ ۳......غزوۂ حدیبیہ ماہِ ذیقعدہ میں۔

اور گیارہ سریے روانہ فرمائے :۱......سریۂ محمد بن مسلمہؓ۔ ۲......سریۂ عکاشہؓ۔

۳......سریۂ زید بن حارثہؓ۔ ۴......سریۂ عبد الرحمٰن بن عوفؓ۔ ۵......سریۂ علیؓ۔

۶......سریۂ زید بن حارثہؓ۔ ۷......سریۂ عبد الرحمٰن بن عتیک۔ ۸......سریۂ عبد اللہ بن رواحہؓ

۹......سریۂ کرز بن جابرؓ۔ ۱۰......سریۂ عمرو الضمریؓ۔ ۱۱......سریۂ محمد بن مسلمہؓ۔

❁......اسی سال سلاطینِ عالم کے نام دعوتی خطوط ارسال کیے گئے۔

❁......ماہِ محرم الحرام ۷ ھ میں غزوۂ خیبر کا واقعہ رونما ہوا۔

❁......پانچ سریے روانہ فرمائے :۱......سریۂ ابوبکرؓ۔ ۲......سریۂ بشیر بن سعدؓ۔

۳......سریہ غالب بن عبداللہؓ۔ ۴......سریہ بشیر بن سعید یا سعدؓ۔ ۵......سریہ عمرؓ۔

......صلح حدیبیہ کے معاہدے کے تحت اس سال عمرۃ القضاء ادا کیا۔

......اسی سال سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا ماہِ صفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقدِ نکاح میں آئیں، اسی طرح حضرت امّ حبیبہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما کو بھی اسی سال ماہِ صفر میں آپ علیہ السلام کے عقدِ نکاح میں آنے کا شرف حاصل ہوا۔

......مہاجرینِ حبشہ بھی اسی سال غزوۂ خیبر کے موقع پر مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے۔

...... ۸ھ میں تین غزوات پیش آئے: ۱......فتح مکہ ماہِ رمضان المبارک میں۔

۲......غزوۂ حنین ماہِ شوال میں۔ ۳......غزوۂ طائف ماہِ شوال میں۔

اور دس سریے روانہ فرمائے: ۱......سریہ غالبؓ بجانب بنی ملوح۔ ۲......سریہ غالبؓ بجانب فدک۔ ۳......سریہ شجاعؓ۔ ۴......سریہ کعبؓ۔ ۵......سریہ عمرو بن العاصؓ۔

۶......سریہ ابوعبیدہ بن الجراحؓ۔ ۷......سریہ ابوقتادہؓ۔ ۸......سریہ خالدؓ۔

۹......سریہ طفیل بن عمرو دوسیؓ۔ ۱۰......غزوۂ موتہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے عظیم الشان اہتمام کیا تھا اس لئے اس کو غزوہ کہتے ہیں، ویسے یہ سریہ ہے غزوہ نہیں ہے)۔

......اسی سال ماہِ ذیقعدہ میں غزوۂ طائف سے واپسی کے موقع پر جعرانہ کے مقام سے احرام باندھ کر عمرہ کے لئے تشریف لے گئے۔

......اسی سال رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کا انتقال ہوا۔

......اسی سال ۸ ذی الحجہ کو رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیمؓ کی ولادت ہوئی۔

...... ۹ھ میں صرف ایک غزوہ واقع ہوا یعنی غزوۂ تبوک ماہِ رجب میں یہ آنحضرت ﷺ کا آخری غزوہ تھا، نیز اسی سال چار سریے بھی روانہ فرمائے: ۱......سریہ علقمہؓ۔

۲......سریہ علیؓ۔ ۳......سریہ عکاشہؓ۔ ۴......سریہ قطبہ بن عامرؓ۔

......اسی سال ماہِ شعبان میں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت امّ کلثومؓ کا انتقال ہوا۔

......ذیقعدہ ۹ھ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیرِ حج بنا کر مکہ معظمہ روانہ فرمایا۔

۞ ......راجح قول کے مطابق رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیمؑ کا انتقال بھی اسی سال میں ہوا۔

۞ ......اسی سال اکثر قبائل کے وفود حاضرِ خدمت ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

۞ ...... ۱۰ھ:۔اس میں دوسریے روانہ فرمائے :۱......سریۂ خالد بن ولیدؓ بجانب نجران ۲......سریۂ علیؓ بجانب یمن۔

۞ ......اسی سال ۲۵ ذیقعدہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لئے مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے اور ۴ ذی الحجہ بروز اتوار مکہ معظمہ میں داخل ہوئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی عظیم الشان جماعت بھی ہمراہ تھی جس کی تعداد ایک لاکھ سے زائد منقول ہے۔

۞ ......۹ ذی الحجہ کو عرفات تشریف لے جا کر ایک مفصل اور بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا جو نصائح اور حِکَم سے بھرا ہوا تھا اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری خطبہ اور پیغام تھا۔

۞ ......۱۵ روز مکہ مکرمہ میں قیام فرما کر مدینہ منورہ واپس تشریف لے آئے۔

۞ ......واپسی کے بعد ۲۶ صفر ۱۱ھ بروز پیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی سرکردگی میں ایک عظیم الشان سریہ تیار فرمایا جس میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ جیسے اکابر صحابہ بھی شامل تھے۔

۞ ......۲۸ صفر ۱۱ھ بروز بدھ کی رات قبرستان بقیع غرقد میں تشریف لیجا کر اہلِ قبور کے لئے دعاءِ مغفرت کی۔

۞ ......قبرستان سے واپسی کے بعد سر مبارک میں درد شروع ہوا جو مرض کی شکل اختیار کر گیا۔

۞ ......رفتہ رفتہ جب مرض بڑھتا گیا اور مسجد تک بھی تشریف لانے میں دقت ہونے لگی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی امامت کا حکم دیا۔ یوں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کی حیاتِ طیبہ میں تقریباً ۱۷ نمازیں پڑھائیں۔

۞ ......بروز دوشنبہ (پیر) بوقت دوپہر بتاریخ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ اس عالمِ فانی سے رحلت فرما کر رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے، مشہور قول یہی ہے۔

- ......بعض حضرات نے یکم ربیع الاول کو تاریخ وفات قرار دیا ہے۔
- ......حافظ ابن حجر عسقلانی نے تاریخ وفات ۲ ربیع الاول کو راجح قرار دیا ہے۔
- ......صحیح بخاری کی روایت کے مطابق اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک تریسٹھ ۶۳ برس تھی۔

انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون.

(نوٹ: مذکورہ بالا مضمون فتح الباری، سیرت ابن ہشام، سیرت المصطفیٰ، زرقانی، اُوجز السیر وغیرہ مستند کتب سیرت سے ماخوذ ہے، طوالت کے خوف سے ہر پیراگراف پر الگ سے حوالہ نہیں دیا گیا)۔

محبتِ رسولؐ اور صحابہ کرام ؓ کی زندگی کے حسین نقوش

اس عشق کی منزل میں قدم سوچ کے رکھنا کہ دریائے محبت کے کنارے نہیں ہوتے

صحابہ کرامؓ، تابعینؒ کے حضور ﷺ کے ساتھ عشق و وفا کے جو بے مثال مظاہرے سامنے آئے ہیں تو ناظر بے ساختہ فیصلہ دینے پر مجبور ہوتا ہے کہ محبت رسول ﷺ اگر مسلمان اب بھی قلب و جگر میں ترجیحی بنیادوں سے داخل کریں تو انشاء اللہ اتباع رسول ﷺ کو مشعل راہ بنانا ناگزیر ہو جاتا ہے، احکام الٰہی اور سیرت نبوی ﷺ کی پیروی محب رسول ﷺ کے رگ و ریشہ میں سما جاتے ہیں، مسلمان اپنی آخرت سنوارنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور آج کے دور کے مسلمان کے دل میں بھی وہ قوت رونما ہو جاتی ہے جس سے جہاں بینی اور جہاں بانی کے مراحل استقبال کے لئے بے تاب ہوتے ہیں۔ اسی کو علامہ اقبالؒ نے فرمایا ہے:

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

حضور اکرم ﷺ کی ذات گرامی سے محبت کے جو بے مثل نقوش صحابہ کرام ؓ کی مقدس زندگی میں دیکھے جاتے ہیں، اس کے طفیل ہی تو ان کو دنیا میں اقتدار اور آخرت میں عزت و وقار ملا۔ یہ ان کی محبت مصطفوی ﷺ کا کمال تھا کہ مشکل سے مشکل حالات میں

اور کٹھن سے کٹھن اوقات میں بھی اتباعِ رسول ﷺ سے ان کو کوئی طاقت ایک ذرہ بھی پیچھے نہ ہٹا سکی۔ ہمالیہ جیسے پہاڑ تو اپنی جگہ سے ہل جانے کا احتمال رکھتے ہیں، لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایسے ثابت قدم رہے کہ ان کے پاؤں میں ذرہ بھر لغزش کا تصور بھی تلاش کرنا ناممکنات میں سے ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی زندگی کے ہر پہلو میں اپنے محبوب پیغمبر کے نقوشِ پا ڈھونڈتے اور اسی کو مشعلِ راہ بنا کر جادۂ پیما رہتے، یہاں تک کہ:

لحد میں عشق رخ شاہ کا داغ لے کے چلے اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

(ماخوذ از "محبت نبوی ﷺ کے تقاضے")

محبت کا پیمانہ حکیم الامتؒ کی نظر میں

آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: "لا یؤمن أحدکم حتی أکون أحب إلیه من والده ولده والناس اجمعین."

دنیا کے کسی رشتہ دار کو مسلمان مؤمن، حضور علیہ السلام پر ترجیح دے سکتا ہی نہیں۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور عرض کی حضرت والا ایک اشکال ہے، وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص مؤمن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اس کے لئے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں، اس کے باپ سے بھی اور اس کی اولاد سے بھی اور تمام انسانوں سے بھی، حالانکہ مجھے اپنے والد صاحب سے زیادہ محبت ہے، حضور علیہ السلام سے اتنی محبت نہیں، لہٰذا میں مسلمان نہیں ہوا۔

حضرت تھانویؒ نے فرمایا: نہیں، آپ کے دل میں باپ کی محبت سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی محبت ہے۔ کہنے لگا نہیں! میں تو اپنے باپ کی محبت زیادہ محسوس کرتا ہوں۔

اتنے میں حضرت تھانویؒ نے عشق و محبت میں مستغرق ہو کر آپ ﷺ کے شمائل و خصائل مبارکہ کا ذکر شروع کیا تو پورا مجمع جھوم اٹھا اور سب سے زیادہ یہ شخص محظوظ ہو رہا تھا کہ اچانک حضرت تھانویؒ نے اسے مخاطب کر کے فرمایا: خیر اس کو تو فی الحال چھوڑتے ہیں، آپ کے والد بہت اچھے آدمی تھے، کیوں نہ تھوڑا سا ان کا ذکر ہو جائے؟ تو وہ فوراً بولا: حضرت یہ

آپ نے کیا غضب کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ مقدس ہو رہا تھا اور آپ نے میرے والد کا ذکر شروع کر دیا۔ حضرت تھانویؒ نے مسکرا کر فرمایا: تم تو کہہ رہے تھے کہ مجھے اپنے باپ سے زیادہ محبت ہے، اگر تمہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبت باپ سے ہوتی تو آنحضرت ﷺ کے ذکر کے بجائے اپنے باپ کا تذکرہ سن کر خوش ہوتے، حضور ﷺ کے تذکرہ خیر کو چھوڑنے پر غیرت نہ کھاتے۔ (ماخوذ از محبت نبوی ﷺ کے تقاضے)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عقیدتِ رسول ﷺ

آپ رضی اللہ عنہ کو سرکارِ دو عالم ﷺ بہت گہرا تعلق اور عشق تھا، ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ بصرہ میں ایک شخص ہے جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ بہت مشابہت رکھتا ہے، آپؓ نے فوراً وہاں کے گورنر کو خط لکھا کہ تم فوراً اُسے عزت و اکرام کے ساتھ یہاں روانہ کر دو۔ چنانچہ اس کو عزت و اکرام کے ساتھ لایا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اس کا استقبال کیا، اس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور اس کو انعامات اور خلعت سے نوازا۔

(ماخوذ از محبت نبوی ﷺ کے تقاضے)

"میں مُحمَّد ہوں" (ﷺ)

ہمارے نبی، ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی وابی وامی) سب سے اوّل، سب سے آگے، سب سے بڑے، سب سے اعلیٰ، سب سے افضل، سب سے اونچے، دنیا و آخرت کی ساری سعادتیں، فضائل، خوبیاں، محاسن، کمالات...... اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع فرما دیئے۔

میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی وابی وامی) نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے امتی ہونگے...... میں سب سے پہلے اٹھوں گا، سب سے پہلے شفاعت کروں گا...... میں سب کا سردار ہوں...... میں اولین و آخرین میں سب سے زیادہ

مکرم ہوں...... میں انبیاء کا قائد و امام ہوں...... جب سب خاموش ہو جائیں گے اس وقت میں سب کے لئے اپنے اللہ سے بات کروں گا...... جب سب مایوس ہو جائیں گے اس وقت میں سب کو بشارت دوں گا...... میں سب سے پہلے جا کر جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا، جنت کا محافظ پوچھے گا کون؟...... میں کہوں گا:

''میں مُحَمَّد ہوں''

وہ دروازے کھولتے ہوئے کہے گا، ہاں! مجھے یہی حکم ہوا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کیلئے دروازہ نہ کھولوں۔ (مشکوٰۃ المصابیح، بحوالہ اسم محمد ﷺ)

نویدِ شفا مل گئی

طبیعت تھی میری بہت مضمحل — کسی کام میں بھی نہ لگتا تھا دل
بہت مضطرب تھا بہت بے حواس — کہ مجھ کو زمانہ نہ آیا تھا راس
مرے دل میں احساسِ غم رم گیا — غبار آئینہ پر بہت جم گیا
یوں ہی کٹ رہی تھی مری زندگی — کہ اک دن نویدِ شفا مل گئی
مجھے زندگی کا سلام آگیا — زباں پر محمد ﷺ کا نام آگیا
محمد ﷺ قرارِ دلِ بیکساں — کہ نامِ محمد ﷺ ہے آرامِ جاں
محمد ﷺ کہ حامد بھی، محمود بھی — محمد ﷺ کہ شاہد بھی، مشہود بھی
محمد ﷺ سراج و محمد ﷺ منیر — محمد ﷺ بشیر و محمد ﷺ نذیر
محمد ﷺ حکیم و محمد ﷺ کلام — محمد ﷺ پہ لاکھوں درود و سلام

(ماخوذ از کتاب ''اسم محمد ﷺ'')

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم

الحمدللہ! ۲۳ جمادی الثانی ۱۴۳۳ھ بمطابق اپریل ۲۰۱۲ء بروز اتوار مسجدِ نبوی ﷺ میں روضۂ اقدس کے قریب بیٹھ کر اس کتاب کی تصحیح و نظر ثانی کا کام مکمل ہوا۔

چند دیگر تالیفات وتصنیفات

۱......اسلامی تعلیمات (عقائد،عبادات، جہادو ہجرت،معاشرتی آداب،اخلاق حسنہ کا بیان)۔

۲......بچوں کے اسلامی نام (مع) تربیت اولاد کے رہنما اصول۔

۳......امام ابوحنیفہؒ کی عبقری شخصیت۔

۴...... درس آثار السنن شرح اردو آثار السنن۔

۵......راہنمائے علم حدیث وارد و خلاصہ "نخبۃ الفکر" (برائے درجہ سابعہ وتخصص فی الحدیث)۔

۶......انوارات تحریری شرح اردو مقامات تحریری۔ ۷......درس مرقات وایسا غوجی۔

۸......تفہیم قطبی (سوال وجواب کے انداز میں برائے درجہ رابعہ)۔

۹......مسائل قدوری (مختصر توضیح وتشریح مختصر القدوری)۔

۱۰......تحفۃ الانشاء شرح معلم الانشاء (مع) عربی مضمون نگاری کیسے سیکھیں؟

۱۱......عربی مضمون نگاری کیسے سیکھیں؟

۱۲......خلاصہ فلکیات (درجہ سادسہ کے طلباء کے لئے صرف ۱۹ صفحات میں)۔

۱۳......راہنمائے علم میراث وخلاصہ سراجی (سوال وجواب کے انداز میں، صرف ۱۶ صفحات)۔

۱۴......خلاصہ العروض والقوافی (مختصر توضیح وتشریح متن الکافی برائے درجہ سادسہ، ۱۶ صفحات)۔

۱۵......خلاصہ جات (فلکیات، سراجی، متن الکافی)۔